ما شاء اللہ کان لا قوۃ الا باللہ
بعون اللہ اکبر این رسالہ مشتمل بر احوال حضرت خیر البشر
لآلی فاخرہ
ترجمہ
عقد جواہر
حسب فرمایش مؤلف علام باہتمام احقر الانام عاجز محمد عبد الصمد عفی عنہ الاثام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

واضح ہو کہ یہ بیان لطیف میلاد شریف سرور کائنات افضل موجودات
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلک دُرِ غرر کہ مسامع سامعین والا گہر کو
جسکا اصغا برکت آمای زیبا و خوشنما ہے۔ اور محبان ذکر محبوب کبریا کے قلوب
دیانت اسلوب کو جسکی پرتو سماعت زیادت قوت روحانیہ وجذبہ محبت سے
روشن فرما و ضیا افزا ہو یعنی لآلی ازہر ترجمہ عقد جوہر ہدیہ نیاز
غریبان نواز حضور فیض گنجور والا گہر عالی نظر فلک عتبہ ملک رتبہ شمس الامرا
کہف الفقرا کیوان رفعت ناہید کنت خدا پردہ والا شکوہ مریم عصمت سارا عفت
کرم گستر مسافر پرور آصف شان فیاضۂ جہان زائرۂ حرمین شریفین مقبولۂ بارگاہ
رب کونین مد ظلہم الجمم خدم جناب معلی القاب نواب عالی حشم فیض النسا بیگم صاحبہ
زینت بخش موضع پچھم گانون پرگنہ ہنابا ضلع بترہ ہے گر قبول افتد زہی عز و شرف
آفرینندۂ ارض و سما آفتاب عالمتاب اُنکو دولت و اقبال کا اوج ترقی لازوال
بحشمت و اجلال و عطیات و نوال روزافزون ہموارہ تابان و درخشان رکھے

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بعون اللہ اکبر این رسالہ مشتملہ بر احوال حضرت خیر البشر اعنی

لآلی ازہر

ترجمہ

عقد الجواہر

حسب فرمایش مؤلف علام باہتمام احقر الانام عاجز محمد عبد الصمد عفی عنہ الآثام

مطبع رضائی احمدی واقع کانپور محلہ پٹکاپور مطبوع گردید ۱۳۰۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الحمد لمن هو صاحب الوحدانية والقديمية
سب تعریف ثابت ہے واسطے اُسکے جو وہ صاحب ہر صفت کا ایک ہونے کی اور قدیم ہونے کی
والصمدية خالق السموات والارض
اور بے نیاز ہونے کی پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمینوں کا اور
ومن فيهن فلا اله سواه تنزه ذاته
جو کچھ انہیں میں ہے اُنکا پس نہیں ہے کوئی معبود بندگی کے لائق سوائے اُسکے پاک ہے ذات اُسکی
العلية وصفاته القدسية عن
بلند اور صفات اُسکی پاک ہیں
الاضداد والانداد والاشراك و
ضدوں سے اور ہمسروں سے اور شریکوں سے اور
الاشباه والصلوة والسلام على رسوله
مشابہوں سے اور درود اور سلام نازل ہو جیو اوپر رسول اُسکے کے

مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ ۞ الَّذِي اصْطَنَعَهُ

کہ نام پاک آپ کا محمد ہے بہترین خلائق سے یہ وہ محمد ہیں کہ جنکو چن لیا

اللّٰهُ مِنْ بَيْنِ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَاصْطَفَاهُ وَأَرْسَلَهُ

اللہ تعالیٰ نے درمیان سے تمام نبیوں کے اور قبول کرلیا آپکو اور بھیجا اللہ تعالیٰ نے

إِلَى النَّاسِ لِهِدَايَةِ الْوَاضِحَةِ

آپکو طرف لوگوں کے واسطے راہ دکھانے ظاہر اور

الْجَلِيَّةِ ۞ فَطُوبَى لِمَنْ أَطَاعَهُ وَوَالَاهُ

روشن کے پس خوشی ہے بہت اس شخص کو جسنے اطاعت کی آپ کی اور دوست رکھا آپکو

وَجَعَلَ أُمَّتَهُ بِجَمِيعِ الْأُمَمِ خَيْرًا وَ

اور کردیا امت کو آپ کے تمام امتوں سے بہتر اور

مُصْطَفِيَةً ۞ وَمَنَّ عَلَيْهَا بِالْآلَاءِ وَالْكَرَمِ

برگزیدہ اور احسان رکھا اوپر اس امت مرحومہ کے نعمتوں سے اور بزرگی سے

بِفَضْلٍ لَا انْتِهَاءَ ۞ وَارْفَعْ فِي الْخَلَائِقِ

ایسے فضل سے کہ نہیں ہے انتہا اسکی اور بلند کردیا حق تعالیٰ نے ساری مخلوقات میں

ذِكْرَ وِلَادَتِهِ الشَّرِيفَةِ ۞ ذِكْرًا

ذکر پیدا ہونے بزرگ کا آپ کے ذکر بیان

حَسَنًا مُبَارَكًا تَنْدَفِعُ بِهِ الْبَلَايَا

بہت اچھا نہایت خوب برکت والا کہ دفع ہوتی ہیں بسبب اس بیان

عَمَّنْ قَرَأَهُ وَسَمِعَهُ وَتَحْصُلُ بِهِ الْبَرَكَاتُ

ولادت شریف کے ساری بلائیں اس شخص سے جسنے پڑھا اسکو اور سنا اسکو اور حاصل ہوتی ہیں اس شخص کو

وَجَعَلَ دِينَهُ قَوِيًّا نَاسِخًا لِلْأَدْيَانِ

اور کردیا اللہ نے دین کو آپ کے قوی رد کرنے والا سارے دینوں

الماضية × اليه ارسل بعض السلاطين

گذرے ہوے کا طرف آپ کے بھیجے بعض نے پادشاہون مین سے

تحائفا واهداه × وعلى اله و

تحفے اور نذر کیا آپ کی اور درود وسلام نازل ہوجیو اوپر آل اور

اصحابه الذين جاهدوا لاقامة

اصحاب آپ کے جن لوگون نے کوشش کین واسطے قائم کرنے

دينه بعون الله وقوته القوية

دین آپ کے مدد سے اللہ کے اور قوت قوی سے آپ کے

وبذلوا مساعيهم في الاكناف

اور خرچ کیا اُنھون نے کوششون کو اپنی چھ جہت مین

الستة حسبة لله × اما بعد

تمام دنیا کی کفایت کی رو سے واسطے اللہ کے

حمد اور صلوٰۃ کے بندہ گنہگار امیدوار مغفرت پروردگار ابو المعالی سید شمس الدین احمد بلیغ غفر اللہ لہ ولوالدیہ شہر میسور کا رہنے والا ہے اور سنہ ۱۲۹۰ ہجری سے مضاف ضلع بریسال تھانہ گورندی موضع قاضی قصبہ مین سکونت پذیر ہے۔ ظاہرا یہ مقتضاے آب و دانے کا سبب ہے حسینی نسب حنفی مذہب ہے چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ محمدیہ مشرب ہے دست پروردہ قبلۂ ارباب توحید + کعبۂ اصحاب تجرید + حاجی حرمین شریفین مقبول بارگاہ خالق کونین جناب فیضمآب مولانا ولانا حافظ احمد بن علی جونپوری دامت برکاتہ وفیوضاتہ کا ہے۔ علماے راسخین اور محبوب

رب العلمین کے ذکر میلاد شریف کے شائقین کیخدمت بابرکت مین عرض کرتا ہی کہ احقر نے کتاب تحیۃ الاسلام کی تصنیف سے جب فراغت پائی۔ دل مین یہ بات سمائی کہ اب کونسا ایسا کام کیا جائے جسمین مسلمان بھائیون کو فائدہ پونہچائے۔ رات دن یہی فکر پیش نہاد خاطر تھی۔ اسی تردد مین طبیعت فاتر تھی۔ اتفاقاً ایک نسخہ جسکا نام عقد جوہر معروف بمولود برزنجی ہی ہاتھ آیا۔ دیکھنے سے آنکھون مین خنکی آئی زبان نے ذائقہ پایا۔ سبحان اللہ عجب کتاب ہی۔ فردلاجواب ہی خاص عربی مقفّٰی عبارت ہی ہر لفظ معدن فصاحت ہی ہر فقرہ مخزن بلاغت ہی۔ اول سے آخر تک ایک بھی ضعیف نہین سب صحیح روایتین ہین۔ رسول خدا کا بیان ہی سچی حکایتین ہین کسی روایت مین کسی عالم محقق کا اختلاف نہین۔ مصنف راوی کا سب قول ہی کچھ لاف وگزاف نہین۔ عالم محقق فاضل محدث اہل سیر باخبر اس سے ماہر ہی۔ یہ بات مخفی نہین ظاہر ہی۔ عالم باعمل فاضل بے بدل خادم حدیث رسول اللہ۔ علامۂ دہر فضیلت دستگاہ جعفر بن حسین مدنی بن عبدالکریم برزنجی رحمہم اللہ کی سخن سنجی ہی۔ یہ انھین کی تصنیف منیف مولود برزنجی ہی۔ جسکی خوبی وحسن مرغوبی ایک عالم مین مشہور ہی۔ نزدیک ہی نہین دور دور سے بارگاہ الٰہی مین یہ کتاب ایسی مقبول آئی۔ کہ مکۂ معظمہ اور مدینۂ منورہ مین بھی رواج پائی۔ حرمین شریفین کے بڑے بڑے عالم اکثر اسکو پڑھتے ہین پڑھاتے ہین۔

حالت شوق و ذوق مین نہایت درجہ مزے پاتے ہین لطف اُٹھاتے ہین بلکہ شہر [illegible]
اور اُسکے اطراف مین اور ہندوستان مین بھی یہی کتاب پڑھی جاتی ہے۔ عربی سمجھنے
والونکے دلونکو عجب لذت چکھاتی ہے۔ اس لیے دل مین گذرا کہ اگر ترجمہ مع فوائد ہو جاے
تو البتہ عام لوگون کو فائدے حاصل ہون اور خواص کے بھی کام آئے۔ اگرچہ اس احقر
بے بضاعت کو اسقدر لیاقت نہین کہ کوئی کتاب تصنیف کرے۔ اور اتنی طاقت نہین
کہ کوئی نسخہ ترجمہ یا تالیف کرے۔ مگر مطابق مضمون اس بیت کے ع ہر کاریکہ ہمت
بستہ گردد + اگر خارے بود گلدستہ گردد + بقدر استعداد [illegible] اچھا سمجھا کہ فائدے پہنچانا
سعادت دارین جانکے اس کار دشوار مین ہمت کی کمر باندھی سنہ ۱۲[illegible] ہجری ماہ محرم الحرام
مین ترجمے سے فراغت پائی۔ الحمد للہ والمنۃ للہ دل کی مراد بر آئی۔ نام اسکا لآلی ازہر
ترجمہ عقد جوہر رکھا گیا۔ الٰہی یہ کتاب مقبول ہو پڑھنے والونکو پورا فائدہ حصول ہو فقط

بزرگون سے مجھکو یہ امید ہے — ہنرور سے یہ طمع جاوید ہے
کہ گر اسمین غلطی جہان کچھ بھی پائین — کرم سے وہان کلک صحت پھرائین
نظر اپنی خوش خصلتون پر کرین — خطا پر نہ انگشت طعنہ دھرین
ہر اک عیب اپنے کرم سے چھپائین — زبان پر نہ تشنیع کا حرف لائین
نہ دعوی مجھے ہے کسی بات کا — نہین ہے لیاقت کا مجھ مین پتا
نہ اہل ہنر مین ہنرمند ہون — خطاؤن سے اپنے ہون مین سرنگون
لہذا بصد عجز یہ ناپسند — بزرگون سے ہے عفو کا مستمند

...رے عذر میرا جو کوئی پذیر　　جزا اوسکو دیوے گا ربِ قدیر

...ہی غرض اس سے جو اِسکو پڑھے　　حصول منافع جو اِس سے کرے

...بلیغ و ترم کے بھی حق مین دعا　　کرے نیک دل سے بصدق و صفا

...خدا سے مرادین وہ پاوین تمام　　بحق محمد علیہ السلام

سلام کا خلاقِ اہل النہیٰ　　علیٰ منبع الخیرِ کہف الوریٰ

سلام علیٰ آلہِ الطاہرین　　سلام علیٰ صحبہٖ اجمعین

ومن اللہ التوفیق وہو خیر الرفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق

یہان پر ہی دیباچہ کا اختتام
ہی آغازِ میلادِ خیر الانام

غزل

مرحبا صلِ علیٰ مولود کی محفل ہے آج　　دولتِ بے حد و پایان دین کی حاصل ہے آج

بزمِ میلادِ نبیؐ مین جو کوئی داخل ہے آج　　رحمتِ باری تعالیٰ بس اُسے شامل ہے آج

صدق سے جو ہوا اس بزمِ اقدس مین ...یک　　جیتے جی گویا وہ جنت مین ہوا داخل ہے آج

...کے بل سے جو چلا آویگا شوق دل کے ساتھ　　مین یہ سمجھونگا کہ وہ ایمان مین کامل ہے آج

باطہارت باادب داخل ہو اگر مومنو　　بے ادب آوے یہان ہرگز نہین قابل ہے آج

رحمتِ عالم کے مولد کے بیان بزم مین　　خالقِ عالم کی رحمت مبدم نازل ہے آج

نور کے طبقون کو لیکر ہوئے ہین حاضر ملک　　موردِ انوارِ حق میلاد کی محفل ہے آج

گلشنِ فردوس ہی یہ بزمِ میلادِ رسول ﷺ — مثلِ بلبل نغمہ خوانِ نعت میرا دل ہے آج

وصفِ پاکِ احمدی ﷺ سننے کو آتی ہین ملک — اسلیئے رتبہ فرشتوں سے مرا کامل ہے آج

عرش سے لے فرش تک صلِ علیٰ کی دھوم ہے — رحمت و برکت خدا کی بزم مین نازل ہے آج

اس مکان کے دیکھنے کو آئیگا تا ایک سال — مجلسِ میلاد مین جو جو ملک داخل ہے آج

مومنو ہر دم درودِ پاک تم پڑھتے رہو — ہے وہ کم قسمت زیادہ اس سے جو غافل ہے آج

زخم کے ہر لب سے نکلیگا بھی ہر لحظہ درود — تیغ حُبِ احمدی ﷺ کا جو کوئی گھائل ہے آج

اک برس پورا نہوگا پائیگا دلکی مراد — حضرتِ حق سے کوئی جس چیز کا سائل ہے آج

روضۂ پاکِ مدینہ کی تمنا مین بلیغ — غنچے کے مانند وابستہ یہ میرا دل ہے آج

سَلَامٌ مِّنْ خَزَائِنِ لُطْفِ رَبِّيْ — عَلٰی مَنْ عِنْدَهٗ رُوْحِيْ وَقَلْبِيْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہون مین لکھنا اس کتاب کو نام سے اللہ جل جلالہ وعز شانہ کے جو بلند ذات والا ہی - اُس حال مین کہ اُترنا چاہنے والا ہون فیض برکتون کا اُن نعمتون پر جو اُس پروردگار تعالی نے عنایت کین او رعطا فرمائین جیسے اعتقاد صحیح اور دین اسلام اور ایمان اور اتباع شریعت اور حدیث اور قرآن مجید اور مال حلال اور اولاد صالح اور رضامندی مان باپ کی اور تعریف کرتا ہون مین اُسی اللہ کی اور یاد کرتا ہون مین اُسکو تعریفون کے ساتھ جو اُنکے اُترنے کی ساری جگہ اچھی طرح بہنے والی ہین یعنے وہ تعریفین اللہ کی جو ہر ایک کے دل کو پسند آوین اور خوش معلوم ہون - اُس حال مین کہ سوار ہونیوالا ہون اُسکے اچھے شکر کی خوشگوار سواریون پر یعنے تعریفین اللہ کی کرتا ہون اور اُسکا شکر بھی کرتا ہون - فائدہ دوہرتبہ حمد کرنے کا یہ سبب ہی کہ پہلے سے مراد حمد ہی اور دوسرے سے مراد شکر ہی + اور یہ بھی ہی کہ پہلے حمد سے مراد خاص اسم ذات کے ساتھ اور دوسرے سے مراد اسماے صفات کے ساتھ ہی - اور درود بھیجتا ہون اور سلام بھیجتا ہون مین اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حقیقت مین نور پاک ہین تعریف کیے گئے ساتھ پیشوا ہونے اور سب سے پہلے پیدا ہونیکے جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ یعنے پہلے جس چیز کو پیدا کیا اللہ نے وہ نور ہی میرا ایسی نور نقل کرنیوالا اور بدلتا رہنے والا ہی درجہ بدرجہ انبیا علیہم السلام کی بزرگ پیشانیون مین یعنے وہ نور موفور السرور ہر نبی کی پیشانی مین امانت کے طور پر رہا کیا اور ایک پیشانی سے دوسری پیشانی مین نقل کرتا ہوا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے

والد ماجد عبد اللہ کی پیشانی تک اوترتا چلا آیا۔ اور بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی اسی
اسکی الیسی رضامندی کی جو خاص ہو وے اہل بیت پاک کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اور عام
ہو وے یعنے شامل ہو وے وہ رضامندی انکے مصاحبون کو جو دوست اور احباب مین آل و
اصحاب کے اول مین ہون خواہ آخر مین آوے شامل ہو وے وہ رضامندی انکے تابعین او تبع
تابعین اور مجتہدین کو اور شامل ہو وے وہ رضامندی انکی پیروی کرنیوالے مقلدین کو
اللہ خوش اور راضی رہے ان سے فائدہ یخص کے لفظ مین تخصیص خاص
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے لیے ہو اور یکے لیے نہین اور یعم کے لفظ مین
نسبت ہی طرف صحابہ کرام کے۔ اسواسطے فرق کیا ہی یخص اور یعم مین اور یہ دونون کلمے
نہایت فصیح اور بلیغ مین زیادتی فضیلت کے جیسا کہ اہل بیت کی شان مین حقتعالی
فرماتا ہو انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم
تطہیرا یعنے یہی بات ہی کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تاکہ دور کرے تم سے پلیدی اس گہر والو کی
اور پاک کرے تمکو نقصانون سے خوب پاک کرنا تاکہ حاصل ہو وے تمکو کمالات حکمنہ ساری
یہ خطاب ہی ازواج کو اور داخل ہین حضرت کے سب گہر والے اور صحابہ کرام کی شان مین
فرماتا ہی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم
یعنے محمد بھیجا ہوا اللہ کا ہی اور جو لوگ ساتھ اسکے ہین سخت ہین کافرون پر رحم دل ہین
درمیان اپنے۔ اور چاہتا ہون مین حق تعالی سے توفیق ہدایت اور راہ پانے کی
واسطے چلنے اوپر شریعت کے جو کہ اٹکین روشن اور ظاہر ہین جنپر اسکے نیک بندے

چلتے ہین۔ اور چاہتا ہون مین اللہ سے محافظت اور نگہبانی بہکنے سے جگہون مین خطا کی اور اسکی گمراہی کی کہ وہ نفس کی پیروی اور شیطان کا بہکانا ہے اس سے پناہ مانگتا ہون فائدہ شریعت کے راستے وہ ہین جو امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کی تقلید اور پیروی سے حاصل ہوتے ہین یا وہ راستے معرفت اور طریقت اور حقیقت کے ہین جیسے چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ محمدیہ یہ سب راستے ہین سلامتی کے جو بیان کیے گئے اور انہین کی طرف اشارہ ہے آیہ کریمہ کا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے

يَهْدِي بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهِ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

یعنے ہدایت کرتا ہے ساتھ اسکے اللہ اس شخص کو جو پیروی کرتا ہے رضامندی اسکی کی طرف راستون نجات اور سلامتی کے اور نکالتا ہے انکو تاریکیون سے طرف روشنی کے ساتھ حکم اپنے کے اور ہدایت کرتا ہے انکو طرف راہ سیدھی کے اور پھیلاتا ہون مین قصہ بیان کرنے سے پیدائش بزرگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی چادرون کو کہ بہت اچھی اور بہت عمدہ عبقر کی بوٹے دار ہین۔ اس حال مین کہ پرونے والا ہون بیان نسب شریف کے لڑی موتیون کی جسکی آرائش پاکیزہ ہین نسبت اسکے فائدہ عبقری بہت اچھے اور عمدہ کپڑے کو کہتے ہین جو عجیب اور غریب پایا جاتا ہے وہ جو آیت کریمہ سورہ رحمن مین ہے

مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ یعنے تکیہ لگائے ہوئے اوپر قالینون کے کہ سبز ہین اور نفیس و نادر ہین۔ اسکا اسی طرف اشارہ ہے اور عرب کے جنگل مین ایک موضع ہے

وہان جن بہت بستے ہین اُسے عبقر کہتے ہین اور وہان کی اکثر چیزین نہایت عمدہ ہوتی ہین
اسیوجہ سے عرب کا محاورہ ہی کہ جو چیز اچھی عمدہ دیکھتے ہین تو تعجب کی راہ سے اُسکو عبقر کیطرف
نسبت کر کے عبقری کہتے ہین خلاصہ یہ ہی کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
پیدایش کا حال بیان کرتا ہون کہ یہ ذکر بہت عمدہ ہے اور خوب اچھا ہے اور آپکے
کی اجداد شریف کے نام بیان کرتا ہون کیونکہ سلسلہ نسب شریف کا موتیونکی
لڑی سے افضل اور خوشنما ہے جیسے ظاہر مین موتی پہننے سے کان خوشنما معلوم
ہوتے ہین اچھے نظر آتے ہین ویسے ہی صاحب قدر کو نسب شریف
کے نام کان مین پڑنے سے خوش معلوم ہوتے ہین + اور مدد چاہتا ہون
ساتھ نور اللہ تعالے کے اور اُس کی قوت زبردست سے - کیونکہ البتہ
نہین ہو سکتا بچاؤ گناہ سے اور نہ طاقت ہے نیک کام کرنے کی مگر
مدد سے اللہ کی

خوشبو کرای خدا تو مزار اُس ہمام کی
خوشبوی پاکیزہ سے درود و سلام کی

فائدہ پہلا مضمون تمام ہونے کے بعد اور دوسرا مضمون شروع ہونے کے قبل اس
شعر کا پڑھنا عرب کے مولود خوانون کی عادت ہے

سَلَامٌ سَلَامٌ سَلَامٌ
عَلٰے اَفْضَلِ اللّٰهِ صَدْرِ الْاَنَامْ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب شریف کا بیان

پس کہتا ہون مین کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے ہین عبد اللہ کے وہ بیٹے ہین
عبد المطلب کے اور نام اُنکا ہی شیبۃ الحمد۔ اب جاننا چاہیے کہ جتنے نیک کام
ہین سب اللہ جل شانہ کی مدد اور اُسکی عنایت سے ہوا کرتے ہین۔ اور بُرا بیان
نفس کی شامت اور شیطانی وسوسے سے ہوا کرتی ہین۔ اور شیب بڑھاپے
کو کہتے ہین۔ مطلب یہ ہی کہ حضرت عبد المطلب بڑھاپے مین حمد الٰہی یادہ کرتے تھے
بسبب خوشی ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے مین اللہ تعالے نے
انکو ایسا پوتا دیا جو سردار ہی کل عالم کا اور اُس بیٹے کی اولاد ہوئی جس جوان بیٹے کا
بڑھاپے مین داغ اُٹھایا اور صبر اور شکر کرتے رہے اور حمد الٰہی بجا لائے اسی
سبب سے شیبۃ الحمد خطاب ہی یعنے بڑھاپے مین حمد الٰہی کرنیوالا وہ بیٹے ہین ہاشم
کے اور نام انکا عمرو ہی اور وہ بیٹے ہین عبد مناف کے اور نام انکا مغیرہ ہی وہ بیٹے
ہین قصی کے اور نام انکا مجمع ہی۔ نام انکا قصی کرکے رکھا گیا اسواسطے کہ وہ دور دور
ملکون مین بنی قضاعہ کے سفر کر آئے تھے جو شخص کہ دور دور ملکون مین پھر آیا ہو اور
دور دراز کے شہرون کی سیر کر آیا ہو اُسکو محاورہ عرب مین قصی کہتے ہین یہانا
کہ پھر لایا انکو اللہ تعالے نے طرف حرم پاک شریف کے پھر وہ نگہبانی کرتے رہے
اُس جگہ کی۔ یعنے حرم کعبہ کے قصی نگہبان رہے وہان کی چوکیداری کرتے رہے
حرم شریف کے خادم کہلائے اس سبب سے انکو بہت کچھ فیوض اور برکات حاصل

ہوے اللہ تعالے نے انکو بڑی بزرگی دی تھی اور بہت عالی مرتبہ دیا تھا
اور وہ بیٹے ہین کلاب کے اور نام انکا حکیم ہے فائدہ حق سبحانہ وتعالی شانہ نے
کلاب ابن مرہ کو ہر طرح کی حکمت دین اور دنیا کی سکھلائی تھی تدبیر معاش کی اور نیک
کام کرنا اور نیک خصلت اور توکل اللہ پر ہنا انکو حاصل تھا۔ اور حقیقت عباد
کی اللہ کی طرف سے جیسا کہ حق ہے اسکو وہ خوب جانتے تھے اس سبب سے انکا لقب
حکیم ہوا۔ اور بعضے محققین کہتے ہین کہ نام انکا مہذب اور عروہ اور حکیم تینون نام
تھے اور لقب انکا کلاب تھا اس وجہ سے کہ انکے بڑے بوڑھے اور بزرگ ان کو
بسبب محبت کے اس لقب سے پکارتے تھے لہذا یہی نام انکا کلاب مشہور ہو گیا انتہی
وہ بیٹے ہین مرہ کے وہ بیٹے ہین کعب کے وہ بیٹے ہین لوی کے وہ بیٹے ہین
غالب کے وہ بیٹے ہین فہر کے اور نام انکا قریش ہے اور طرف انھین کے نسبت کے
ہین قبائل قریش کی یعنے جو گروہ قریشیون کے عرب مین مشہور ہین وہ سب کے
سب انھین کی اولاد مین ہین جنکا نام فہر ہے۔ اور جو اوپر انکے پشتین گذری ہین
انکا لقب کنانہ ہے جیسا کہ رجوع کی طرف اسکے بہت سے علماے محققین نے اور بیان
ہی اسکو فائدہ وہ لوگ کنانہ بن خزیمہ کی اولاد مین ہین مگر صاحب صراح
اور صاحب قاموس کہتے ہین کہ قریش لقب نضر بن کنانہ کا ہے اور نضر کی اولاد مین
وہ سب قریشی ہین فقط انھین دو صاحبون کا اسمین اختلاف ہے باقی اور سب متفق
ہین فہر بیٹے مالک کے اور وہ بیٹے نضر کے وہ بیٹے کنانہ کے وہ بیٹے خزیمہ کے

وہ بیٹے مدرکہ کے وہ بیٹے الیاس کے یہ وہی الیاس ہین جنھون نے سب سے پہلے قربانی
بھیجی میدان مین طرف حرم شریف کے - اور سُنی آنحضورؐ نے اپنی پشت سے آواز نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ ذکر کیا آپ نے اللہ تعالی کا اور لبیک فرمایا فائدہ لبیک یہ کلمہ ہے
بڑی عاجزی کا جیسے کوئی غلام اپنے آقا سے کہے کہ مین تیری غلامی مین خدمت کو حاضر ہون
یہ کلمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جب آپ حضرت الیاس کی پشت مین تھے
اپنی عبودیت یعنے اپنی غلامی کا اقرار کیا - الیاس بیٹے مضر کے وہ بیٹے نزار کے وہ
بیٹے معد کے وہ بیٹے عدنان کے اور یہ لڑی ہے موتیون کی کہ آراستہ کیا ہر ایک موتی کو اُس
لڑی کے انگلیون نے حدیث شریف کی - اور پہنچا نسب شریف کا حضرت ابراہیم خلیل اللہ
علیہ السلام تک وکاہے اسکے بیان سے شارح علیہ السلام اور چپ کیا اُس سے فائدہ
شارع نے حدیث شریف کی انگلیون سے اُس لڑی کو گوندھا یعنے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے عدنان تک اپنا نسب شریف بیان کیا اور اُسکے آگے اپنی زبان مبارک سے
ارشاد نہین فرمایا پس عدنان تک حضرتؐ کی نسب شریف کا بیان علماے محدثین اور
محققین کے نزدیک بالاتفاق ثابت ہے اور عدنان بیشک نزدیک نسب شریف کے حال
جاننے والون کے نسب مین یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نسب مین ہین -
طرف اسمعیل ذبیح کے پہنچتی ہے نسبت اُسکی اور انتہا کو اُسکے فائدہ حضرت اسمعیل اور
حضرت ابراہیم اور حضرت نوح علیہم السلام بیشک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے اجداد مین داخل ہین لیکن ان انبیا علیہم السلام اول اور بعد نسب شریف کے

لوگونمین حضرت آدمؑ تک علماے محققین اتفاق نہین کرتے پس کیا خوب ہی نسب
شریف کی لڑی کہ چمکتے ہین روشن ستارے اُسکے بڑے موتیون کی طرح - اور
کیون نہو حسن اور خوبی کہ سردار بزرگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہین بیچ کا بڑا موتی اُسی لڑی
مین چنا ہوا اُس مین کا فائدہ خلاصہ یہ کہ نسب شریف کا ہار نہایت خوشنما اور خوبصورت
گوندھا ہوا ہی مانند عقد ثریا کے اور اِس ہار کی چمک ایسی ہی جیسے زہرہ اور مشتری اور چاند
اور سورج بڑے بڑے تارے چمکتے ہین اور اسی موتیون کی لڑی مین ایک دُرِ یتیم ہی جسکو
دُرِ یکتا موتی بے بہا کہتے ہین اور اُسی موتی کے عکس پڑنے سے ساری لڑی روشن ہی
اور سارے ہار کو سرداری اور بزرگی اسی موتی کے سبب سے ہی اور اُسی دُرِ یتیم کیواسطے
سارا ہار گوندھا گیا ہی وہ موتی نایاب جناب رسالتمآب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہی

اشعار

نسب ہے وہ ایسا بلندی گرا — کہ ہے پست ہر اک زبان ثنا
تجمل پہ زینت پہ اُسکے تمام — گمان کرتے ہین یون مَلاے عُلا
کہ ہے وہ نسب موتیون کی لڑی — ہر اک موتی اُسکا ہے عالی ضیا
چمکتے ہین روشن ستارونکے طور — لڑی کی وہ سب تھیان اپنی جا
نظر گر لڑی اُس لڑی سے کبھی — کہے آنکھ چندلائی حیرت مین آ
لیا بین جوزا نے جب اُسکے تئین — تو رونق کہین بڑھگیا ہار کا

فائدہ جوزا بالفتح اول ایک برج کا نام ہی آسمان کے برجون مین سے اور اصل لغت مین

جوزا کہتے ہین اُس کالی بکری کو کہ درمیان اُسکے سفید ہووے اور جبکہ اسطرح کی بکری بطلق کالی بکریون کے گلے مین ہووے تو خوب ظاہر اور نمودار ہوتی ہی اسیطرح برج مذکور بھی نسبت مین دوسرے برجون کے روشن ستارے رکھتا ہی اور درمیان تمام برجون کے ممتاز ہے اسلیے اس برج کا جوزا کرکے نام رکھا + انتہی

عجب ہی یہ کیا خوب روشن ہے ہار ۔ بزرگی کا رتبے کا اور جاہ کا
کہ جسمین تو ہے ایک درِّ یتیم ۔ منیر اور پاکیزہ اور بے بہا

اور کیا بزرگ نسب شریف ہی کہ پاک کیا اُسکو حق سبحانہ تعالے نے زنا سے نجاست کے ۔ لایا زین العراقی بیان کو اُسکے اپنی تصنیف کتاب مورد الہنی مین اور بیان کیا اُسکو فائدہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پشتون مین سے کسیکو بھی دھبہ زنا کا نہین لگا آدم سے لیکر آپکے والدین تک سب کے سب عنایت اللہ تعالے کی اس بلا سے پاک ہین جس زمانے مین جسطور پر نکاح صحیح عورت اور مرد کا حضرت آدم کے وقت سے حضرت عبد اللہ والد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک ہوتا آیا اسنے اپنے زمانے کی رسمون کے موافق انھین شرطون پر ہوا کیا اُسکے خلاف آپکے نسب شریف مین ہرگز نہوا ۔ چنانچہ زین العراقی محدث نے اپنی تصنیف مین اُسکی شرح مفصل لکھی ہی فائدہ اس فقیر نے زین العراقی کے نام مین اُنکی تصنیفات سے اختلاف پایا کہین زین الدین عراقی لکھا ہی کہین زین العراقی یہ نہین معلوم کہ سہو کاتب سے لفظ دین کا رہگیا ہو یا اصل مین یون ہی ہی واللہ اعلم وعلمہ اتم اشعار

رکھی محفوظ خدا نے شرف نوب خدا — یعنے احمد کی کرامات کا یون پاس کیا
آپکے باپ کو اجداد اماجد سب کو — حفظ مین اپنے رکھا تاکہ ہی کوئی زنا
بلکہ افعال ذمیمہ سے رکھا سبکو پاک — نام کو آپکے تا کچھ نہ لگے عیب ذرا
نہ کیا انمین کسی نے بھی کسی وقت سفاح — نہ لگی شرم کسی کو نہ لگا عیب زنا
لیکے آدم سے اب و ام تلک اُس حضرت کے — سبکو اللہ نے اس عیب سے محفوظ رکھا

سرداری انھین کو ہی کہ جلوہ گر ہوا نور نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا تخم مین انکی پیشانیون روشن تھے۔ اور ظاہر ہوا وہی نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مانند چودھوین رات کے چاند کے پیشانی مین عبد المطلب کے اور پھر بیٹے انکے عبد اللہ کی پیشانی مین۔ یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک انکی پیشانیون مین امانت رکھا گیا پھر پیدا ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے باپ عبد اللہ بن عبد المطلب کی پشت سے۔

خوشبو کرے خدا و مزار اس ہمام کی
خوشبوی پاکیزہ سے درود و سلام کی
سَلَامٌ فِي الصَّبَاحِ وَفِي الرَّوَاحِ
عَلٰى مِفْتَاحِ اَبْوَابِ النَّجَاحِ

ولادت شریف کے پہلے جو حالات واقع ہوئے تھے انکا بیان

اور جب چاہا اللہ تعالے نے کھولنا اور ظاہر کرنا حقیقت ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ارادہ کیا مشہور و آشکارا کرنیکا اُسکو جسم اور روح سے اُسکے عالم ظاہر اور باطن کے ساتھ۔ یعنے حضرت کو جان پاک اور تن اطہر کے ساتھ ظاہر

اور باطن مین مشہور کرنیکا جب ارادہ فرمایا تب اُتارا اُسکو اُسکے ٹھیرنے کی جگہ
تک کہ وہ جگہ صدف رحم ہی آمنہ زہریہ بنت وہب کا - اور خاص کر رکھا تھا حق تعالے
نے آمنہ خاتون کو اسبات کیلیے کہ یہی ہونگی مان اپنے برگزیدہ کی یعنے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کی فائدہ روضة الاحباب اور مدارج النبوة مین لکھا ہی کہ تحویل نطفہ ذکیہ محمدیہ صلعم
حضرت عبد اللہ کی صلب سے بطن آمنہ مین شب جمعہ کو ہوئی یعنے وہ نور متبرک
بارھوین تاریخ ماہ جمادی الاخری مین کہ وہ ایام حج کے ہین جمعے کی رات کو آپکے
پدر بزرگوار عبد اللہ بن عبد المطلب کی پیٹھ سے نقل کرکے آمنہ خاتون کے رحم مین آیا
اسی سبب سے امام احمد بن حنبل نے شب جمعہ کو شب قدر سے افضل اور بہتر لکھا ہی کیونکہ جو
خیرات اور برکات اور کرامات اور سعادات اُس رات مین تمام عالم پر خدا تعالے
نے نازل فرمائے کسی اور رات مین تا روز قیامت نازل نہونگے اور اسی باعث سے
حضرت خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکی رات قدر کی رات سے بھی بہتر ہوئی
اور افضل قرار پائی تھی اور حرمین شریفین کے علماے اکابر کی عادت ہی کہ ربیع الاول
کی بارھوین شب کو ذکر مولد شریف کا ضرور پڑھتے ہین اور اہل مکہ ولادت شریف کے
مقام کی زیارت کرتے ہین اور اُس جگہ پر کھڑے ہوکر قصائد نعتیہ بہت طول و دراز
پڑھتے ہین اور تجلیات انوار الٰہی سے اپنے ذوق و شوق مین فیضیاب ہوتے ہین
اور خوشخبری سُنائی گئی آسمانون مین اور زمین مین آمنہ خاتون کے حاملہ ہونیکی انوار ذات
محمدیہ سے - اور کھلگیا ہر غنچہ ہوا چلنے سے اُسکے - یعنے اللہ تعالے کے حکم سے

آسمان اور زمین کی ساری مخلوقات مین یہ خبر فرحت اثر مشہور کردی گئی کہ آمنہ
خاتون نور محمدیہ سے حاملہ ہوئین قائدہ اُس رات ملک اور ملکوت مین منادی ہوئی
کہ تمام عالم کو انوار قدس سے منور کرے اور دماغ کو اہل جہان کے جنت کے عطریات اور
خوشبوئیون سے معطر کرے اور تمام فرشتے زمین اور آسمانون کے اظہار سرور کرین خوشی
بار بار کرین۔ رضوان کو یہ حکم ہوا کہ بہشت برین کے دروازے کھولکر چارون طرف
ہمارے محبوب مصطفی کی خوشخبری پونچاوے ہر ایک غنچہ اور گل خوشی سے اپنے پیراہن
مین پھولے نہ سماوے خلد برین کی ہر ایک روش پر تجلیات کا فرش بچھا کر پرنور کرین جنت
کی حورین ایکبارگی خوشی اور سرور کرین اور مالک کو حکم ہوا کہ دروازے دوزخ کے بند
کردے کہ آج کی رات سرور کائنات خلاصہ موجودات محمد مصطفی علیہ الف الف صلوات
باپ کی پیٹھ سے مان کے رحم مین آتا ہی جسکی خوشی مین آسمان اور زمین دلشاد ہی باہم
فرشتون مین مبارک باد ہی آج کی رات مین مبارک ہر ایک ساعت ہی اہل جہان
پر ہماری رحمت نے غایت ہی اِسی طیاری مین حضرت جبرئیل ع کو حکم ہوا کہ علم سبز محمدی
بہشت برین سے لیکر فرشتون کو ہمراہ لیکے دنیا مین جاوے اور اُس جھنڈے کو خانہ
کعبہ کے چھت پر کھڑا کرے اور تمام دنیا مین خوشخبری اور مبارکبادی دیوے کہ آجکی رات
نور محمدی نے رحم آمنہ مین قرار پایا ہی۔ سب پیغمبرون سے بہتر پیغمبر ساری امتون سے بہتر
امت پر آیا ہے بہت خوش نصیب ہی اُس امت کا کہ محمد سا پیغمبر پاوے اور عجب تقدیر
ہی اُس شخص کی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاوے اور پہنائی گئی زمین بعد درازی

کھینچنے اُسکے یعنے قحط سالی کے پیچھے روئیدگی سے پوشاکین سبز حریر ریشمی کی۔ اور خوب پھیلے درختون مین پھل پکتے پکتے اور جھکادین درختون نے میوہ توڑنیوالون کے واسطے ڈالیان اپنی۔ فائدہ بی بی آمنہ خاتون کے حاملہ ہونے کے پہلے کئی برس سے ملک عرب مین قحط پڑا تھا جس سال جناب آمنہ خاتون حاملہ ہوئین مینہہ برسا اور سب زمین سبز اور تر و تازہ ہوگئی گھانس اور سبزہ وغیرہ خوب اُگا اناج بہت سستا ہوگیا۔ درختون مین اسقدر پھل اور میوے لگے کہ ڈالیان درختون کی میوون اور پھلون کے بوجھ سے نیچے جھک پڑین تھین گویا سجدہ شکر کے لیے ڈالی ڈالی ہر درخت کی سر بزمین ہوئین تھین یہان تک کہ جہان سے جسکا جی چاہتا میوہ توڑ لیتا اسی طرح ہر چیز مین فیضان اور برکات نازل ہوے اور بول اُٹھے آمنہ خاتون کی حمل کی خبر سُنکر تمام چوپائے قریش کے بڑی صفائی اور فصاحت کے ساتھ عربی زبان مین اور اُلٹ گئے تخت بادشاہون کے اور گر پڑے بت روے زمین کے اوندھے مونھون کے بل نہوڑے ہوکر اور خوشخبری دی آپسمین پورب اور پچھم کے اوڑنیوالے اور چرکے کھانیوالے وحشی جانورون نے اور دریائی جانورون نے۔ اور پی دَر پی پیے تمام عالم نے خوشی اور اسرار کے پیالے گرمی سے اُسکے فائدہ جس رات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مان کے پیٹ مین تشریف لائے تمام فرشتے اور جن اور انسان اور حیوان چوپائے اور دوپائے چرندے اور پرندے اور جانور صحرائی و دریائی خداتعالے کے حکم سے باتین کرنے لگے اور مبارکباد کی خوشخبری آپسمین ایک دوسرے کو دیتے تھے

اور کہتے تھے الحمد للہ وہ وقت نزدیک آپہونچا کہ جناب سید المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم پیدا ہوں اور جو نجومی ہیں جنہوں نے نزدیک ہونے سے زمانے پیدائش کے
آپکے اور سست ہوگئی کہانت اور منگئی جوگیوں کی جوگ کی تقریر ہی۔ اور مشتاق
ہوے آپ کی پیدائش کی خبر سنکر ہر عقلمند ہوشیار خبردار اور آئینہ حسن و خوبی میں
آپکے چمک دیکھکر آپکی سب حیران ہوگئے۔ یعنے جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا بہت تعجب کیا اور کہا کہ ایسی شان و شوکت کا حسین اور خوبصورت لڑکا آجتک
دیکھنے میں نہیں آیا ہی فائدہ کہانت کہتے ہین غیب کا حال بتانے کو اسکا رواج
قدیم سے چلا آتا ہی اور یہ کئی طرح ہی اول تو یہ کہ شیطان کسیکا موکل ہویا ہمزاد اسکی
نذر کردینے سے یا کوئی عمل پڑھنے سے وہ قابو میں ہوجاوے گذرے ہوے یا آیندہ کی خبرین
بتادیتا ہی۔ پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کے یہ بات منگئی مگر بعضے
گذری ہوئی خبر بتاتے ہین اور آیندہ کی خبرین صحیح نہیں بتاتے۔ اس زمانے میں
نجومی رمال برہمن وغیرہ کچھ سچ کچھ جھوٹ غیب کی باتین بتاتے ہین فقط انکل پچو
دھوکے دھڑی پر انکا معاملہ ہی۔ کوئی بات انکے بتانے بموجب کبھی ہوگئی تو اسکا
کچھ اعتبار نہیں اور اکثر باتین نہیں ہوتی ہین اسیواسطے نجومی رمال فال کھولنے والون
پنڈت برہمن وغیرہ کی باتون پر عمل کرنا گناہ کبیرہ ہی اسپر اعتقاد رکھنا کفر ہی اور حدیث
شریف سے ثابت ہی کہ پوچھنے والا اور کہنے والا دونون کافر ہین اور اگر بطور خوش طبعی کے
کسی نے ان لوگون سے پوچھا تو چالیس دن کی عبادت اسکی قبول نہیں ہوتی ہی واللہ اعلم

بالصواب فائدہ اور رہبانی فقیری کی سختی ہی روکنا نفس کا جو شریعت کے فرون
سے اور عورتون سے جنکو شریعت نے حلال اور درست کیا جیسے نکاح کرنا اور غذائے لطیف
کھانا عبادت کی قوت پکڑنے کو اور لباس مسنون پہننا اسی قیاس پر اور اگلے وقت کے
زاہد اور عابد لوگ گبر اور ترسا اور یہود اور نصارا کے دنیا سے الگ ہو کر فقیری اختیار
کرتے تھے اور واسطے دفع شہوت کے آلہ تناسل کاٹ ڈالا کرتے تھے جیسے بیل اور بکری کو خصی اور
بدھیا کرتے ہین ویسے ہی وہ لوگ بعضے اُنکے جورو لڑکون کو چھوڑ کر جنگل مین دور جا
بیٹھتے تھے اور اکیلے ہو کر عبادت کرتے تھے جب اسلام کا دور ہوا اسطرح کی فقیری
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین منع ہو گئی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لَا رُھْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَامِ یعنے نہین ہی رہبانی
کی فقیری یعنے سختی دین اسلام مین اور دی گئی خوشخبری ان کو آپ کی خواب مین پس کہا گیا
اُسکو کہ مقرر تو حاملہ ہوئی ہی سردار کائنات اور اشرف المخلوقات سے پس نام رکھ تو اُسکا
اسے آمنہ جب جنے تو محمد کرکے اسواسطے کہ بہت نیک ہوگا انجام اُسکا خلاصہ یہ کہ آمنہ خاتون
کو خواب مین کسی نے کہا کہ تیرے پیٹ مین سردار ہی تمام عالم کا اور بہتر ہی وہ ساری خلقت
سے اور بیشک حقتعالے نے روز ازل سے آپ ہی کیواسطے مقام محمود مقرر کر رکھا ہی
جس مقام پر انشاء اللہ تعالی مجھ ایسے گنہگارون کی شفاعت قیامت کے دن ہوگی —

خوشبو کرے خدا تو فزائش مشام کی
خوشبو ہی پاکیزہ سے درود و سلام کی

سلام فی سلام من سلام
علی مطبوع اشراف الانام

والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے حضرت عبد اللہ کی وفات کا بیان

اور جب تمام ہوے حمل شریف سے آپکے دو مہینے مشہور ترین روایت کیے گئے قولون کے موافق۔ تب وفات پائی مدینہ شریف مین آپکے باپ عبد اللہ نے۔ اور سبب انکی وفات کا یہ ہوا کہ اُنھون نے سفر کیا تھا اپنے مامون لوگون کی ملاقات کے لیے جو قبیلۂ بنی عدی سے تھے سوداگری کیا کرتے تھے۔ اور ٹھہر گئے عبد اللہ اُنکے پاس ایک مہینے تک سخت بیمار ہوکر۔ اور علاج کرتے رہے اُسکے مامون لوگ عبد اللہ کی بیماری کا اور شکایت کرتے تھے اُسکی ساری قوم۔ یعنے اس مرض مین عبد اللہ کی کسی قدر بھی افاقہ نپایا آخر اُسی بیماری مین انتقال فرمایا اور جب تمام ہوئی آپکے حمل شریف کی مدت بہت لوگون کے قول کے موافق نو مہینے چاند کے حساب سے۔ اور جب نزدیک آیا وقت آپ کی پیدائش کا تاکہ پاک اور صاف ہوجاوے اس آنے سے آوازہ اُسوقت کے نجم کا تب حاضر ہوئین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ خاتون کے پاس شب ولادت شریف مین آپکے پیدا ہونے کے وقت بی بی آسیہ مزاحم کی بیٹی اور بی بی مریم عیسیٰ کی مان خدا کے حکم سے بہت سی عورتون کے ساتھ عالم پاک سے یعنے بہت سی حورین بہشت سے لیکر آمنہ خاتون کی خدمت کے لیے حاضر ہوئین اور ضروری کاروبار گھر کا کرنے لگین۔ اور پکڑا اور شروع ہوا اُسوقت آمنہ خاتون کو درد جننے کا پھر جنا آمنہ خاتون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس حال مین

کہ آپ ایک نور تھے نور علیٰ نور کہ روشن اور منور کرتی تھی تمام عالم کو روشنی آپ کی نور موفور السرور کی سے بہر تعظیم جناب مصطفےٰ اٹھ کھڑے ہو وقت ہے تعظیم کا۔

اس مقام بشارت نظام میں یہ قصیدہ کھڑے ہو کر پڑھے۔

یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک — صلوات اللہ علیک

ظهر النور المنير — ولد الهادي الخبير

ظاہر ہوا نور روشن کرنے والا — پیدا ہوا راہ دکھانے والا خبر دینے والا

خلق الشافي النذير — المطهر البشير

پیدا کیے گئے بچانے والے کفر اور گمراہی سے اور ڈرانے — پاک کیے گئے خوشخبری دینے والے مومنوں کو جنت کی

رحمة للعالمين — راحة للعاشقين

رحمت ہیں واسطے سارے جہان کے — راحت ہیں عاشقوں کی

شافع للمذنبين — ولامته اجير

شفاعت کرنے والے ہیں گنہگاروں کے — اور امت کو دوزخ سے بچانے والے ہیں

يا وجيه انت نور — نورت منك البدور

اے رتبے والے خوبصورت آپ ایک نور ہیں — روشن ہوگئے آپ سے جو دھویں راتوں کے چاند

واستنارت الصدور — من لقائك يا منير

اور روشن ہوگئے سینے تمام — دیکھنے سے آپ کے اے روشن کرنے والے

انت منبع المروة — انت مجمع الفتوة

آپ سرچشمہ جوانمردی کے ہیں — آپ جائے جمع ہونے مردمی کے ہیں

انت صاحب النبوة — ولك الفخر الكبير

آپ صاحب ہیں نبوت کے — اور آپ ہی کے لیے ہے بزرگی بڑائی

انت سيد الكونين — انت مصباح الدارين

آپ سردار ہیں دونوں جہان کے — آپ چراغ ہیں دنیا اور آخرت کے

صاحب لقاب قوسين — عزك الله القدير

آپ صاحب ہیں مقام قاب قوسین کے — عزت دی آپ کو اللہ قدرت والے نے

من رأى صدقا لك — سراح فاز سعد ذالك

جسنے دیکھا سچے دل سے چہرہ آپ کا — وہ خوش ہوا اور مراد کو پہنچا اور نیک بخت ہوا وہ

یا صفیّ روحی فداک
اے برگزیدہ و دوست ہماری جان فدا قربان ہو آپ پر
آنت من کل الخلائق
آپ سب سے بزرگ ہیں

بک قامت بحر ساوة
جب پیدا ہوئے آپ کے سوکھ گیا دریا ساوہ کا
فاض وادی السماوة
اور جاری ہوگیا دریا صحرائے سماوہ کا

بسبابتک علا وة
آپکی شہادت کی انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے ہوا چاند
انشق القمر المنیر
پھٹ گیا چاند روشن کرنے والا

سجدت لک الاحجار
سجدہ کیا آپ کو پتھروں نے
اظلت لک الاشجار
سایہ کیا آپ پر درختوں نے

سقطت لک الثمار
گر پڑے آپ کے لیے کھجور درختوں سے
ان لک جری الماء
بیشک آپ کے لیے جاری ہوا پانی انگشتوں سے

بالتحیة والسلامة
ساتھ تحیات دیتے ہوئے سلامتی چاہتے
غم ہجرک القیامة
غم جدائی کا آپ کی مانند قیامت کے ہے

لی اظلک کالغمامة
اور گھیر لیا ہے اس غم نے مانند ابر کے
قلبی نحوک یطیر
دل میرا طرف آپ کے بسبب اشتیاق کے اڑتا ہے

اللہف فی ہواک
بیچ عشق آپ کے
ہائم مبتلاک
سرگشتہ ہوں عاشق ہوں اور متحیر ہوں آپ کی محبت میں

ما لاہل القصد سواک
نہیں اسکا مقصد سوائے آپ کے
ادرکہ یا من یجیر
دریافت کر اسکو اے وہ پناہ دینے والے

اشعار

اور چہرہ آپ کا خورشید سا
تھا مصفا اور درخشاں تر ضیا

نور سے اس چہرہ پر نور کے
رات روشن ہوگئی اور پر جلا

شب وہی پیدائش حضرت کی ہے
جس سے روشن ایک عالم ہوگیا

وہ ولادت تھی پئے اظہار دین
دن میں اسکے خرمی بے انتہا

یعنے علم غیب میں اللہ کے
ق
جو کوئی تھا شخص مرا دین کا

اس جناب مصطفا پہ بیشبہ
صدق جان و دل سے ایمان لائیگا

آمنہ بیٹی وہب کی نیک بخت
اسنے جس شب میں محمد کو جنا

اسکے دن میں جسکے جننے کے سبب
آمنہ نے ایسا پایا مرتبا

عورتون مین سے کسیکو بھی کبھی | ایسا عالی شان نہین مجھ تھا ملا
اور قیامت تک کسی عورت کے تئین | مرتبہ ایسا نہ حاصل ہوئیگا
یہ وہ لڑکے ہین کہ تھی اُنکے سبب | کفر کے طالع مین سختی اور بلا
یعنے جب احمد نبی پیدا ہوے | اُنکے باعث کفر مین کھل بل مچا
کافرون پر یکزبان آیا وبال | اور نازل ہوگئی اُنپر وبا
سیکڑون کفّار و مشرک مر گئے | اُنمین جسکو حق نے چاہا بچگیا
اور تواتر خوشخبر ہاتف نے دی | غیب سے اسباب کی آئی ندا
بے شبہ تحقیق اب پیدا ہوئے | حق کے پیغمبر جناب مصطفٰے
اور ثابت ہوگئی ہے تہنیت | لو مبارک باد اے اہل ولا

یہ تھا بیان ولادت شریف کا۔ اور بیشک اچھا جانا اُٹھ کھڑے ہونے کو وقت بیان کرنے پیدائش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اماموں نے جو روایت کرنیوالے اور شعور والے ہین پس بھلائی اور خوشی ہو جیو اُس شخص کے لیے جسکو پسند ہووے تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت ہووے مقصود مد نظر اسکا اور خواہش اُسکی یعنے جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت ہے اسکا عین مقصود آپ کی تعظیم ہے۔ اور پیدا ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکھے ہوے دونو ہاتھ اپنے زمین پر اور اٹھائے ہوے سر مبارک کو اپنے طرف آسمان بلند کے۔ اشارہ تھا اس سر اُٹھانے سے طرف سرداری اور بلند مرتبے اپنے کے یعنے حقتعالے نے تمام عالم سے آپکا رتبہ اعلی و اولی و اکمل و افضل کیا

اور اشارہ تھا طرف اس بات کے کہ بلندی مرتبے کی آپکے ساری مخلوقات پر اعلی ہے۔ اور
بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے محبوب برگزیدہ حق سبحانہ کے ہین کہ نیک ہے
طبیعت آنکی اور اچھی ہین ساری خصلتین آپ کی۔ اور جب پیدا ہوے حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم تب بلوایا آنکی والدہ ماجدہ آمنہ خاتون نے آپکے دادا عبد المطلب کو اور وہ اسوقت طواف
کرتے تھے خانہ کعبہ کا پس سامنے آئے خوشی خوشی سے دوڑتے ہوے اور نظر کیا طرف حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پہونچگئے وہ خوشی سے تمام آرزو کو اپنی یعنی عبد المطلب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر نہایت خوش ہوے گویا دلکی ساری تمنا حاصل ہوگئی
اور لے گئے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ شریف مین اور کھڑے ہوکر دعا کرتے
تھے آپکے واسطے خالص نیت سے۔ اور شکر کرتے تھے اللہ تعالے کا اس نعمت غیر مترقبہ
پر جو احسان کیا حق تعالے نے اس نعمت سے انپر اور عنایت فرمائی انکو وہ نعمت
یہ ہی کہ حق تعالے نے جناب سرور کائنات مفخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ تمام
رسولون اور نبیون کے سردار ہین انکی اولاد مین پیدا کیا اور پیدا ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک وصاف
ختنہ کیے ہوے۔ آنول نال کٹے ہوئے۔ ہاتھ سے قدرت الٰہی کے۔ خوشبو تھی آپ کی پیاری اور خوش گوار
اور سرمہ لگی ہوئی تھین سرمے سے عنایت الٰہی کے دونون آنکھین آنکی اور بعضون نے کہا ہی کہ
ختنہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکے دادا عبد المطلب نے آپکے پیدا ہونے کے
بعد سات رات دن کے بعد اور ولیمہ کیا اور کھانا تقسیم کیا اور نام رکھا آپکا محمد کرکے
اور بزرگی کی اور بزرگی کے ساتھ بہت اچھی جگہ رکھا آپکو فائدہ ولیمہ کہتے ہین اس

نہ یافت سکے کھانے کو جو بعد نکاح کے یا بعد عقیقے کے کھلاتے ہین انتہی —

خوشبو کرے خدا تو مزار اس ہمام کی
خوشبوی پاکیزہ سے درود و سلام کی

یا ایّھا النّسیم اذا زُرت بابہٗ
بلّغ تحیّتی و سلامی جنابہٗ

ارہاصات اور خوارق عادات کا بیان

اور ظاہر ہوئین وقت پیدا ہونے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا مین عجیب غریب باتین غیب سے کہ بنیاد اور نمونہ ہو آپ کی نبوّت کے لیے اور آشکارا ہو سارے جہان مین یعنے تمام عالم کو معلوم ہوجاوے کہ محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اختیار کیے گئے ہین اللہ تعالی کے اور پسندیدہ محبوب ہین اُسکے اور سردار ہین تمام مخلوقات کے فائدہ ارہاص اور معجزہ خرق عادت کا نام ہے اور اسکی چھ قسمین ہین ارہاص اور معجزہ اور کرامت اور معونت اور استدراج اور اہانت۔ ارہاص وہ ہے جو نبی سے خرق عادت آگے نبی ہونے سے ظاہر ہو اُسکو ارہاص کہتے ہین اور جو بعد نبی ہونے کے ہو اُسکو معجزہ کہتے ہین اور سوا نبی کے جو کسی مومن مسلمان متقی خدا پرست سے ہو اُسکو کرامت بولتے ہین اور جو عوام مسلمانون مین کسی سے وقوع مین آئے اُسکو معونت کہتے ہین اور جو فاسق سے ظاہر ہو اُسکو استدراج کہتے ہین اور جو کسی غیر کفو سے ظاہر ہو جیسے جوگی اور بیراگی اور نٹ وغیرہ سے اُسکو اہانت

کہتے ہین پس خرق عادت کی یہ تھی قسم ہین پس زیادہ کی گئی آسمان کی نگہبانی اور ہنکایا گیا
وہان سے ابلیس مردود اور راندے گئے سرکش جنات شیاطنت کرنیوالے اور ہنکا دیا
آگ کے ستارون نے ہر ایک مردود کو وقت چڑھنے کے آسمان پر فائدہ فرشتے
آسمان کے جو جو مصلحتین کرتے ہین انکو سننے کے واسطے جنات اور شیاطین آسمان
کیطرف جاتے تھے اور خبرین فرشتون کی چرا چرا کر زمین پر آتے اور ان خبرون
مین جھوٹ باتین ملا کر اہل کہانت وغیرہ سے کہدیتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جب پیدا ہوے اسوقت سے جنون اور شیطانون کا جانا آسمان کیطرف موقوف ہوگیا اب
جو آسمان کیطرف جانے کا قصد کرتے ہین تو فرشتے شہاب ثاقب یعنے آگ کے انگارے
آتشین ستارونکی شعاعون مین سے لیکر گیند کیطرح انکو مارتے ہین جیسے توپ کے
گولے قلعے پرسے دشمنون پر مارتے ہین جیسے حق سبحانہ تعالے نے سورۂ ملک
مین فرمایا ہے وَجَعَلْنٰہَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ یعنے اور کیا ہے ہمنے ان ستارونکو
ہانکنے والے بفرض سے ماریوالے آگ کے شعلے شیطانون کو پس جب وہ تارے انکو
مارتے ہین ہنکادیتے ہین تو وہان سے بھاگ کر نیچے چلے آتے ہین اور آسمان کیطرف
چڑھنے نہین پاتے عوام الناس اسکو تارا ٹوٹنا کہتے ہین فقط اور جھک پڑے
طرف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تارے چمکتے ہوے اور روشن ہوگئے انھین ستارون
کے نور سے نشیب یعنے نیچی زمین حرم شریف کی اور اونچے ٹیلے اسکے یعنے حضرت کو
دیکھنے کے شوق مین تارے آسمان سے زمین کیطرف جھکے پڑتے تھے چنانچہ آپ کی پھوپھی

سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے وقت تارے آسمان سے
زمین کیطرف حضرت کو دیکھنے کے اشتیاق مین اسقدر جھک آئے تھے کہ انکی حالت
سے مجھکو معلوم ہوتا تھا اور گمان ہوتا تھا کہ زہرہ اور مشتری اور مریخ اور عطارد وغیرہم
روشن ستارے میرے سر پر گر پڑینگے اور چاند تارون کا اُس برج دلبری کے شوق پیدا مین تھا
اور انکا آپکے ساتھ پیدا ہونے کے وقت ایک نور کہ روشن ہوے اُس سے محل اور
کوٹھے شام کے پادشاہی اور حال یہ ہے کہ مکہ شریف سے ملک شام چالیس روز کا راستہ ہے
پس دکھایا اُنکو نالون مین سے کہ اُن لوگون کو جو اُن نالون مین گھر بنا کر رہتے
تھے باہر اور اندر کے سب رہنے والون کو۔ یعنے جو لوگ مکہ معظمہ مین بلند مکانون کے
رہنے والے تھے اُنھون نے تو اُس روشنی مین دیکھ ہی لیا تھا مگر جو نیچے پست مکانون
مین اور پہاڑون کی گھاٹیون مین اور نالون وغیرہ مین رہتے تھے اُنھون نے بھی ہین
بیٹھے بیٹھے ملک شام کے تمام محلون کو اپنی آنکھون سے دیکھ لیا کیونکہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے نور مبارک نے اُسوقت ایسی قوت پکڑی تھی کہ شش جہت مین تمام
درو دیوار روشن ہو گئے جسطرح شیشے کے آر پار ہر شے نظر آتی ہے اسیطرح دیوارون
اور مکانون اور پہاڑون تک کی اوٹ سب مثل شیشے کے صاف ہو گئی
اور دور دور منزلون کی ہر ایک عمارت اُس نور پاک کی روشنی مین ہر کسیکو دکھائی
دینے لگی۔ یہ بھی ایک ارہاص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا یعنے ایسے شمول ہوا
کہ کسی رسول کو اس ارہاص مین شرکت نہین ہوئی خاص آپ ہی کی [illegible]

کے واسطے ہوا۔ اور گر پڑے محل شہر مدائن مین پادشاہ کسری کے وہ محل جو اُنہی نے بنوایا تھا اُسکو نوشیروان پادشاہ فارس نے اپنی پادشاہی مین بہت اونچا بنوائی تھی بلندی کو اُس کے اور خوب مضبوط کروائی تھی بنا کو اُس محل کے اور گر پڑے چودہ کنگرے بہت اونچی بلندی سے اُسی مکان کے۔ اور محل مین پڑ گئی شکستگی آگئی ملک اور سلطنت مین پادشاہ کسری کے خوف سے بہوت جو پہنچا تھا وہ خوف اُس ملک مین اور کھلبلی پڑ گئی درگاہ مین پادشاہ کی ہیبت سے ڈر کے مارے فائدہ چودہ کنگرے گر پڑے اسمین یہ اشارہ تھا کہ نوشیروان کے گھرانے مین تمام چودہ سلاطین پادشاہت کرینگے سو ایسا ہی ہوا بعد اُسکے حضرت عمر فاروق عادل رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت مین فتح ہو کر اہل اسلام کے قبضہ مین آیا اور بجھ گئی آگ جو پوجی جاتی تھی شہرون مین ملک فارس کے بسبب نکلنے روشن چاند آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور روشن ہونے چہرۂ مبارک آپکے۔ یعنے اُس آگ کو آتش پرست لوگ ہزار برس سے پوجتے تھے اور وہ آگ اتنی مدت سے کبھی بجھی نہ تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوتے ہی اُن آتش پرستونکی آگ خود بخود اُسی وقت بجھ گئی گویا ہزارون مشکین پانی کی اُسمین پڑ گئین اور سوکھ گیا دریا شہر ساوہ کا اور وہ بہتا تھا درمیان شہر ہمدان اور شہر قم کے جو تھے وہ شہرون مین سے ملک فارس کے۔ اور وہ دریا اس طرح سوکھ گیا تھا کہ گویا بند کر دیا اُسکے بہت بہنے والی موج کی کسی بند کرنیوالے نے زمین مین گھسکر نہرونکے سوتون کو اُس پانی کے فائدہ عراق عجم مین ہمدان اور قم یہ دونون

شہر مشہور ہین انکے بیچ مین شہر ساوہ ہی وہان ایک دریا تھا عرض اسکا اٹھارہ
میل سے زیادہ تھا اور قریب علاقہ خراسان ملک عجم کی عملداری مین کفار کی
وہ دریا ہزار برس سے بہتا تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو وہ دریا خود
بخود سوکھ گیا کہ پانی کا ایک قطرہ بھی اسمین نرہا اسمین اشارہ ہی کہ دریا کفر اور شرک
کے سوکھ جائینگے۔ اور جاری ہوگیا دریا وادی سماوہ کا اور وہ سماوہ ایک چٹیل
میدان ہی صحرا اور آبادی کے بیچ مین۔ نہ تھا اسمین پہلے اس سے اسقدر بھی
پانی کہ فائدہ دیوے کسی پیاسے کی تڑپ کو یعنے ملک شام جو ابتدا مین اہل
اسلام کا مقام تھا وہان کی آبادی اور صحرا کے بیچ مین ایک بڑا لق و دق میدان
سراسر سنسان حیرت کا مقام ہی نہ وہان درخت ہین نہ گھانس سماوہ اسکا نام
ہی اسمین ایک دریا تھا ایک ہزار برس سے اسکا پانی سوکھ گیا تھا مسافرون کو وہان
پانی کی بڑی تکلیف ہوتی تھی یہان تک کہ کسی پیاسے کو ایک قطرہ پانی بھی نملتا
تھا کہ حلق تازہ کرے جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ایک چشمہ پانی کا
بہت نفیس نہایت صاف اس میدان مین جاری ہوا پھر رفتہ رفتہ بڑا ہوگیا اور
بعضے راوی یہ کہتے ہین کہ یہ دریا پہلے بھی کسی زمانے مین جاری تھا مگر اب ایک
مدت سے ایسا خشک ہوگیا تھا کہ ایک بوند پانی کی باقی نرہی تھی حضرت کی ولادت
شریف کے وقت سے پھر جاری ہوگیا اسکے جاری ہونے مین اشارہ ہی کہ دریا حق دین اسلام
کا فیضان محمدی سے جاری ہوگا سو حقتعالے نے ویسا ہی کیا اور تھی پیدایش

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُسجگہہ پر جو مشہور ہی چوپرائی مین مکۂ معظمہ کی یعنے حضرت
کی پیدائش اُسمین ہوئی کہ نہین کاٹا جاتا درخت وہانکا اور نہین اُکھاڑی جاتی گھاس
وہانکی اور اختلاف ہی سال ولادت مین آپکے اور اختلاف ہی مہینے مین اور دن
مین اُسکے اثبات پر بہت سے قول ہین عالمون سے روایت کیے گئے - اور ٹھیک بات
یہ ہی کہ ولادت شریف آپکی کچھ تھوڑا آگے فجر کے پیر کے دن بارھوین تاریخ مہینے
مین ربیع الاول کے فیل کے آخر سال مین ہوئی وہ سال فیل کہ دور کیا اللہ تعالی نے
اصحاب فیل کی بلا کو حرم شریف مکہ سے اور بچایا اُسکو آفت سے اُنکے فائدہ تاریخ
مکہ وغیرہ مین بہت سے اقوال اختلاف کے لکھے ہین اور تحقیق یہ ہی کہ حضرت آدم کے زمانے سے لیکر
چھ ہزار تینتالیس سال کے بعد اور اسکندریہ کے عہد دولت سے نو سو نو سال کے بعد اور حضرت
عیسی کے آسمان پر تشریف لیجانے کے وقت سے لیکر پانچ سو اٹھتر سال کے بعد اور نوشیروان
پادشاہ عادل کے جلوس سے لیکر ستر سال کے بعد اور عام فیل کے آخر سال مین ماہ مفضل
ربیع الاول کی بارھوین تاریخ پیر کے دن صبح صادق کے وقت حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پیدا ہوئے اور سب پیغمبرون کی پیدائش کا یہی وقت صبح صادق ہی اور حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکی برکت سے اُس ساعت کو بھی شرف حاصل ہوگیا مگر ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی سبب سے شرف اور بزرگی حاصل نہین ہوئی اور جو کچھ بزرگی حاصل
ہوئی سو محض خداوند کریم کی عنایت قدیم سے ہوئی اور حضرت کی برکت سے حق سبحانہ
تعالے نے اصحاب فیل کی بلا کو دور کیا اور مکۂ معظمہ کے حرم شریف کو اُنکی آفت سے بچایا یہ قصہ

اصحاب فیل کا قرآن شریف کی سورۂ فیل کی تفسیر مین مفصل مذکور ہے۔

خوشبو کرے خدا تو مزار اُس ہمام کی	
خوشبوے پاکیزہ سے درود و سلام کی	
یَا اَیُّهَا النَّسِیْمُ اِذَا تَحْصُلُ الْوُصُوْلُ	
بَلِّغْ تَحِیَّتِیْ وَ سَلَامِیْ کَمَا اَقُوْلُ	

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ پینے کا بیان

اور دودھ پلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی والدہ آمنہ خاتون نے کئی دن تک پھر دودھ پلایا آپ کو ثویبہ نے جو قبیلۂ بنی اسلم سے تھی۔ یہ وہ ثویبہ ہے جسکو آزاد کیا تھا ابولہب نے جسوقت آئی تھی اُسکے پاس وقت پیدا ہونے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشخبری لیکر آپ کی پس اُسی ثویبہ نے دودھ پلایا تھا آپکو پس دودھ پلایا ثویبہ نے ساتھ اپنے بیٹے مسروح اور ابی سلمہ کے اور تھی ثویبہ آپ پر بہت مہربان اور دودھ پلایا تھا ثویبہ نے حضرت سے پہلے امیر حمزہؓ کو جنکی تعریف کی گئی ہے مدد کرنے مین دین خالص مین آپکے * خلاصہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ابولہب ہے اُسکی خادمہ تھی ثویبہ مثل جاریہ کے نہایت عقلمند اور ہوشیار تھی جب حضرت پیدا ہوئے تو ثویبہ نے ابولہب کو مبارکباد کے ساتھ خوشخبری سنائی کہ تمھارے بھائی عبداللہ کے گھر آمنہ خاتون سے ایک لڑکا پیدا ہوا ہے گویا دن کا سورج ہے اور چودھوین رات کا چاند ہے یہ کہکر حضرت کی بہت خوبیان بیان کین ابولہب اس مژدۂ جانفزا کو سنکر

نہایت خوش ہوا اور ثویبہ سے کہا آج تو نے مجھکو بڑی خوشی سنائی ہے مین نے تجھکو آزاد
کیا اب اگر تیرا دل چاہے تو تو ہی ہمارے اس لڑکے کو اچھی طرح دودھ پلایا کر تجھکو یہ
محنتانہ دیا جائیگا الغرض ثویبہ نے آزاد ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا
اسوقت مین مسروح اور ابی سلمہ بن الاسد المخزومی ثویبہ کے گود مین تھے اور تھے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد ہجرت کے ہمیشہ بھیجتے رہے طرف ثویبہ کے مدینہ منورہ سے
انعام اور پوشاک کہ وہ ثویبہ کے لائق تھا۔ اسوقت تک بھیجتے رہے کہ اوتارا میت کو
اسکی طالب موت نے قبر مین اور دفن کیا ہمین۔ کہا گیا ہے کہ ثویبہ مر گئی ہین اپنی قوم گروہ جاہلیت کے۔ اور بعضون
نے کہا کہ ثویبہ اسلام لائی تھی۔ ثابت کیا اسبات کے خلاف کو ابن مندہ نے اور روایت کی اُسنے اس اختلاف
کی معتبر راویون سے۔ یعنے ابن مندہ کہ بڑے معتبر راوی ہین انھون نے اسبات کو خوب
تحقیق کر کے لکھا ہے کہ مرنا ثویبہ کا دین اسلام پر ایمان کے ساتھ ثابت ہے اور دین جاہلیت
یعنے کفر پر مرنا ثویبہ کا ہرگز ثابت نہین ہے علاوہ اسکے اگر ثویبہ آزاد نہوتی اور ایمان
لانیوالی نہوتی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکا دودھ ہرگز نہ پیتے۔ اُسکی آزادی اور ایمان
اور اسلام کی ثبوت پر یہ بڑی دلیل ہے بیشک وہ دین حق پر مسلمان ہو کر فتح خیبر کے
وقت سن ہجری کے ساتوین سال مین مر گئی۔ پھر دودھ پلایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو جوانی مین اپنی حلیمہ سعدیہ نے۔ اور پھیر دیا تھا ہر ایک نے قوم سے
اہل مکہ کو دودھ پلانے کو حلیمہ کے بسبب محتاجی اُسکے اور انکار کیا اُسکو۔ فائدہ حلیمہ
سعدیہ کا خلاصہ حال یہ ہے کہ وہ غریب اور محتاج تھی بنی سعد سے اُس نے کہا کہ تم [illegible] کے طرف

ہمارے ساتھ نجاؤ یہ حال کثیف تمھارا دیکھکر کسکے کوئی اپنے لڑکے کو دودھ نہ پلوائیگا
اس سبب سے تمھارا جانا ہمارے ساتھ ہیکے کو بیفائدہ ہی حلیمہ نے قوم کو جواب دیا کہ جو تقدیر
مین ہی وہی ہوگا۔ اللہ تعالی پر بھروسا کرکے مین بھی چلتی ہون الحاصل حلیمہ سعدیہ قبیلہ
بنی سعد کے قافلے کے ساتھ مکے مین آئی اور سب دودھ والی عورتون نے امیرون کیبون
کی لڑکونکو لیلیا اور حلیمہ کو محتاج دیکھکر کسی نے اپنے لڑکے کو نہ دیا یہ نہایت ناامید ہوئی
پھر عبد المطلب حضرت کے دادا سے ملاقات ہوئی وہ حلیمہ کو اپنے گھر لے آئے اور
حضرت کو اُسکے سپرد کیا حلیمہ حضرت کو دودھ پلانے کے لیے اپنے گھر لیگئی حقسبحانہ وتعالی
شانہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کی برکت سے حلیمہ سعدیہ کو بہت سی فلاح
اور کشایش عنایت فرمائی پس آسودہ اور فراخ ہوگیا اُسیدن عیش حلیمہ کا بعد تنگی اور
محتاجی کے پہلے شام ہونے سے۔ اور ٹپکنے لگا چھاتیون سے اُسکی دودھ اچھی طرح
سے دودھ پیا حضرت نے داہنی چھاتی کا اُن دونون چھاتیون مین سے اور دودھ
پیا بائین چھاتی کا آپ کے رضاعی بھائی عبد اللہ بن حارث نے فائدہ اس مقام
پر شام کے لفظ مین مبالغہ معلوم ہوتا ہی جیسے بعض لوگ بول اُٹھتے ہین کہ یہ شخص ابھی
غریب محتاج تھا اور ابھی مالدار ہوگیا + اور حلیمہ کیونکر مالدار نہو جاوے کہ جسنے دین
اور دنیا کے بادشاہ کو اپنا کرلیا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ حضرت کی برکت سے حلیمہ کو بہت جلد
ہر طرح کی آسودگی حاصل ہوگئی اور ظاہر مین بھی عبد المطلب نے خرچ راہ کے واسطے
اُسوقت کسیقدر زر نقد دیا اور ہوگئی حلیمہ بعد لاغری اور محتاجی کے مالدار اور موٹی

ہو گئے چوپائے جانور اور اونٹنیان وغیرہ اُسکے پڑوسیونکی اور بکریان اُنکی یعنے حلیمہ
سعدیہ مالدار ہو گئی محتاجی اور افلاس اُن سے فرار ہو گئی بلکہ قبیلہ بنی سعد کے تمام لوگ
بھی حضرت کے قدم مبارک کی برکت سے مالدار ہو گئے اور اُنکے تمام جانور چوپائے اونٹ
اور بکریان وغیرہ سب کے سب فربہ اور موٹے ہو گئے اور اس قبیلے کے سب لوگ تازہ
حال ہو گئے اور دور ہو گئی طرف سے حلیمہ کے ساری تکلیف اور مصیبت اور خوب رنگا
قبیلہ بنی سعد نے چادر عیش کو اپنی خوشی سے اور زیبایش کی اُسکی یعنے حلیمہ سعدیہ
کی قوم قبیلہ بنی سعد کے سارے لوگ ہر طرح کے عیش و آرام سے بسر کرنے لگے کسیکو کسی طرح
کی کوئی تکلیف باقی نرہی گویا سر سے پاؤن تک عیش کے چادرون مین چھپ گئے

لطیفہ ارباب تحقیق و اصحاب تدقیق اسجگہ ایک لطیفہ بیان کرتے ہین کہ رب
ودود نے اپنے حبیب محمود کی پرورش بہبود اُن لوگون سے کرائی ہے کہ جنکے نام سے خیر و
برکت کی صورت نظر آئی ہے چنانچہ آپ کی والدہ کا نام تھا آمنہ یعنے امن والی
اور آپ کی دائی جنائی کا نام تھا شفا اور شفا کے معنی آرام و صحت کے ہین اور جس عورت
نے چند روز آپکو دودھ پلایا تھا اُسکا نام ثویبہ تھا اس نام مین ثواب کا مادہ خود موجود ہے
اور آپ کی دائی جو دودھ پلانیوالی ہے اُسکا نام تھا حلیمہ سعدیہ یعنے حلم والی
اور سعادتمند اور وہ عورت جو آپکے لڑکپن مین آپکو تربیت اور حفاظت اور غور پرداخت کرتی تھی
اسکا نام تھا اُم ایمن یعنے اصل برکت والی یہ لطیفہ محمد بن عبد الباقی زرقانی کے
شرح مواہب مین ہے

خوشبو کرے خدا تو مزار اُس ہمام کی
خوشبوی پاکیزہ سے درود و سلام کی

سَلَامٌ مِثْلُ اَلْحَانِ الْاَغَانِیْ
عَلٰی فَیَّاضِ اَسْرَارِ الْمَعَانِیْ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شباب اور بڑھنے کا بیان

اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنا بڑھتے ایکدن مین جتنا بڑھتے ہین اور لڑکے ایک مہینے مین عنایت سے پروردگار کی۔ پس کھڑے ہونے لگے آپ اپنے قدمون پر تیسرے مہینے مین اور چلنے لگے پانچوین مہینے مین پاؤن سے اور طاقت ہوگئی نوین مہینے مین مہینون مین سے فصاحت کے ساتھ باتین کرنے کی اپنی قوت سے۔ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوین مہینے مین کھلی زبان سے پوری فصاحت کے ساتھ اپنی قوم سے گفتگو کرنے لگے اور ابتدا مین لڑکون کی زبان مین جیسی لکنت ہوتی ہے حضرت کی زبان مین نہتی اور کبھی آپنے تتلا کر اور ہکلا کر بات نہین کی۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرح صدر کا بیان

اور پھاڑا دو فرشتون نے آپکے سینۂ شریف کو اُسی مانے مین اور نکالا اُس مین سے ایک ٹکڑا خون کا جما ہوا۔ اور نکال پھینکا اُسمین سے حصہ شیطان کا اور برف کے پانی سے دھو دیا اُنھون نے سینۂ مبارک کو آپکے * خلاصہ یہ ہی کہ حضرت کا سینۂ مبارک چاک کرکے دل کو نکالا پھر اُسکو چاک کرکے اُسمین سے ایک ٹکڑا سیاہ

خون سے جما ہوا فرشتون نے پھینک دیا اور کہا کہ یہی تھا حصہ شیطان کا تجھ مین اے دوست
اللہ کے یعنے وسوسہ شیطانی آدمی کے دل مین اسی سبب سے آتا ہے اسکو ہم نے نکال پھینکا
فائدہ ارادہ الٰہی سے چار مرتبہ آپکا سینہ مبارک شق کیا گیا۔ اول ایام شیرخوارگی
مین جسکا ذکر ابھی گذرا دوسرا دس برس کی عمر مین تیسرا جب وحی اُترنے کا زمانہ نزدیک
پونہچا چوتھا شب معراج مین چنانچہ بیان اسکا تفسیر فتح العزیز مین بخوبی مسطور ہے سورہ
الم نشرح کی تفسیر مین تفصیل کے ساتھ مذکور ہے جسکو دیکھنے کا شوق ہوے تو اُسمین دیکھے
اور بھر دیا ان فرشتون نے اسکو حکمت اور باتون سے ایمان کے۔ پھر سی دیا اسکو
اور ساتھ مہر نبوت کے نشان کر دیا اُسپر یعنے حضرت کے دل مبارک کو پھر اُسکی جگہ پر
رکھدیا اور سینے کی دونون کواڑیان ملا کر اُسکے اوپر ہاتھ جو پھیرا تو سینہ جیسا تھا
ویسا ہی ہو گیا اور حضرت کو درد والم کچھ معلوم نہوا مگر ایک خط باریک سینے سے ناف
تک ہمیشہ معلوم ہوتا رہا اور وزن کیا دونون فرشتون نے آپکو تو بھاری ہوا آپ ہزار
آدمیون پر امت اپنی امت نیک سے۔ اور بڑائی پائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر
کمال اور بہتر صفتون کے وقت اپنے لڑکپن کے۔ یعنے لڑکپن سے آپ ہمیشہ اچھی ہی صحبت
مین بیٹھا کیے اور بڑھی بزرگی اور بڑائی پائی سب مین ممتاز ہوے پھر پھیر لائی آپکو
حلیمہ طرف آپکی والدہ کے اور اُس حلیمہ کے اس پھیر لانے پر نا خوشی اور غیر مرضی
تھی۔ ڈر سے اسبات کے کہ مبادا پونہچے آپکو پونہچا ہوا حادثہ کہ خوف کرتی تھی اُس سے
یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جدا کرنے کو حلیمہ کا دل نہین چاہتا تھا جب سانحہ

شق صدر کا گذرا تو حلیمہ گھبرائی اور آگے کو ڈرتی کہ خدا جانے اب کیا حادثہ گذرے اس
سبب سے آپکو مکہ معظمہ مین آپ کی والدہ کے پاس لے آئی اور آپکے دادا عبد المطلب کے
سپرد کیا انھون نے حلیمہ کو جو کچھ دینا تھا سو انعام خاطر خواہ دیا اور راضی کر کے اسکو رخصت کیا
اور آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حلیمہ زمانے مین حضرت خدیجہ کے جو سردار تھین
نیک بخت بی بیون کی۔ پس دیا حضرت نے حلیمہ کو اپنی بخشش جدیدسے جو کچھ دینا تھا
ساتھ بخشش اپنی کے یعنے جن دنون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب ام المومنین
خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی سے نکاح کر چکے تھے
ان دنون حلیمہ سعدیہ آپ کی ملاقات کو آئین تو آپ نے اسکو بہت سا انعام اکرام
دیا اور حضرت خدیجہ بھی حلیمہ سے بہت محبت کے ساتھ پیش آئین اور چالیس بکریان اور
کئی اونٹنیان انکو دیکر بہت خاطر داری کی اور آئی حلیمہ دوسری بار حضرت کے پاس
دن جنگ حنین کے پس کھڑے ہو گئے آپ طرف حلیمہ کے اور تعظیم کی اسکی اور حاصل
ہوئی آپکو خوشی۔ اور بچھایا آپ نے حلیمہ کے واسطے اپنی چادر مبارک سے بچھونا احسان
اور بخشش کا اپنے فائدہ حنین ایک مقام ہے مکہ اور طائف کے درمیان مکہ معظمہ سے
نو میل کے فاصلے پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کفار نے وہان بڑی سخت لڑائی
کی تھی جب حلیمہ سعدیہ وہان حضرت کے پاس گئی تو آپ نے اسکی بڑی تواضع کی اور صحیح
بات یہ ہے کہ بتحقیق حلیمہ مسلمان ہوئی اپنے شوہر اور لڑکون اور تمام اولاد سمیت
اور بیشک شمار کیا اُن کو صحابہ مین ایک جماعت نے معتبر راویون مین سے

یعنے حلیمہ سعدیہ کو بڑی بزرگی حاصل ہوئی کہ وہ اور اُنکا شوہر اور حارث بن الغرب اور اُنکے دو بیٹے تھے عبد اللہ اور حمزہ اور دو بیٹیان تھین رقیہ اور انیسہ غرض سب کے سب شرف اسلام سے مشرف ہوے چنانچہ معتبر راویون نے حلیمہ سعدیہ اور اُنکی اولاد کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین شمار کیا ہے۔

	خوشبو کر اے خدا تو مزار اوس ہمام کی خوشبوی پاکیزہ سے درود و سلام کی	
	سَلَامٌ مِّثْلَ رَائِحَۃِ الْغَوَالِي عَلٰی فَخْرِ الْاَفَاضِلِ وَ الْاَعَالِي	

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا بیان

اور جب پہونچے نبی صلے اللہ علیہ وسلم چار برس کے سن شریف کو تب لے نکلین آپ کو والدہ ماجدہ آپ کیطرف مدینہ منورہ نبویہ کے پھر جب وہان سے پھرین تب آ پہونچی اُنکی مقام ابوا مین یا راہون مین جو نکی وفات۔ خلاصہ یہ کہ جناب آمنہ خاتون آپ کی والدہ شریفہ حضرت کو اپنے کنبے والون کی زیارت کے واسطے لیگئین تھین کہ میرے رشتے ناتے والے لوگ بھی حضرت کو دیکھکر مشرف ہون مہینا بھر وہان رہین جب وہان سے پھرین تو مقام ابوا مین پونہچکر قبیلہ بنی نجار مین وفات پائی۔ ابوا ایک مقام ہے وادی تہامہ سے ملا ہوا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور بعضون کے نزدیک ابوا ایک قریہ ہے فرع کے قریب مدینہ منورہ سے تیئس کوس پر اور

بعضے کہتے ہین کوہ تحون کے بیچ مین ایک راہ ہی وہان ایک گانون واقع ہوا ہی اُسکو
ابوا کہتے ہین اسی جگہ آمنہ خاتون نے وفات پائی اُسی مقام مین اُنکا مقبرہ موجود ہی
پس اُٹھالیا آپ کو آپ کی دائی ام ایمن حبشیہ نے۔ وہ ام ایمن جنکا نکاح کردیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے بعد زید بن حارثہ اپنے آزاد کیے غلام سے فائدہ ام ایمن
آپکے والد ماجد عبداللہ کی کنیز تھین آزاد کی ہوئی حضرت کی محبت سے وہ آمنہ خاتون
کے ہمراہ مدینہ گئی تھین جب آمنہ خاتون کی مقام ابوا مین وفات ہوئی تب ام ایمن
اپنے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے مین لے آئین اور عبدالمطلب کے سپرد کیا جب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم جوان ہوے اور جناب خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح کر چکے تو بعد اُسکے زید بن
حارثہ کے ساتھ ام ایمن کا نکاح کر دیا۔ اور زید بن حارثہ وہ شخص ہین کہ جنکا نکاح حضرت
زینب سے بھی ہوا تھا اور ذکر انکا قرآن شریف مین بھی ہی چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہی
فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا یہ آیت بائیسوین[۲۲] پارے کے پہلے رکوع
مین ہی الحاصل حضرت نے زید کا نکاح ام ایمن سے کردیا پھر اُن سے ایمن پیدا ہوا اور

مرتبہ امّ ایمن کا اِس درجہ ہوا کہ جب حضرت مکّے سے ہجرت کر چلے گئے تب ام ایمن تنہا
ہجرت کر گئے گرمی کے دنوں میں پیادہ پاؤن مدینے کو گئیں راستے میں گرمی کی شدت سے
انکو بہت پیاس معلوم ہوئی اور وہاں کہیں پانی نہ تھا حق تعالے نے ام ایمن کیواسطے
ایک پیالہ سفید پانی سے بھرا ہوا آسمان سے اُتارا اُس پانی کو اُم ایمن نے جو پیا پھر اُن کو
راہ میں پیاس نہ لگی۔ اور داخل ہوئیں ام ایمن آپکو لیکر آپکے دادا عبدالمطلب کے پاس پس
بلا لیا آپکو طرف اپنے یعنے پیار کیا اور گلے لگایا آپکو اور غمگین ہوے آپکے لیے اور آپکی
بڑی بزرگی کی۔ اور فرمایا کہ میرے اِس پوتے کی البتہ بڑی شان ہوگی پس کیا اچھی خوشی کی بات
ہے اُس شخص کے لیے جو تعظیم اور بزرگی کرے اِسکی اور محبت رکھے اِس سے فائدہ عبدالمطلب نے
جب آمنہ خاتون کی وفات کی خبر سُنی تب بہت غمگین اور پریشان خاطر ہوے اور حضرت کی
یتیمی اور بے سری پر بہت روئے پھر آپکو گلے لگایا اور خوش ہوے اور کہا میرے پوتے کی بڑی شان شوکت ہوگی
اور فرمایا میرے اِس لڑکے کو جو دوست رکھیگا وہ ہمیشہ خوش رہیگا اور ہرگز نہیں شکایت کی لڑکپن میں آپنے بھوک کی
اور پیاس کی کبھی آپکے نفس انکار کرتے تھے۔ اور بہت وقت ایسا ہوا کہ کھانا نہ کھایا جب آپکو بھوک اور کھانے
کی خواہش ہوئی تو فقط غذا کر لیا پانی سے زمزم کے پس آسودہ کیا نفس کو اور سیراب کیا اُسکو یعنے اکثر وقت
میں ایسا ہوتا تھا کہ جب آپکو بھوک لگتی اور کھانے کی خواہش ہوتی تو کھانا نکھاتے فقط زمزم کا پانی پیکے
آسودہ ہو جاتے اُس سے بھوک پیاس جاتی اور جب بڑے ہوئے گئے واسطے نسبت سے آپکے دادا عبدالمطلب
کے اونٹ موت کے خدمت گذاری کی حضرت کی آپکے چچا ابوطالب نے جو حقیقی بڑے
بھائی تھے آپکے باپ عبداللہ کے۔ یعنے جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا

عبد المطلب نے دُنیا سے انتقال کیا اُسوقت اُنکی عمر ایک سو چالیس برس کی تھی تب آپ کے
چچا ابو طالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باپ نے آپ کی خدمت فیض برکت سے سعادت
حاصل کی پس کمر بستہ ہوے یعنے مستعد ہو گئے واسطے خدمتگذاری آپ کے مضبوط ارادے
اور ہمت اور جوان مردی سے - اور مقدم رکھا آپ کو اپنی ذات اور اولاد پر اور پرورش کی
آپ کی - یعنے ابو طالب اپنی جان اور اولاد سے زیادہ حضرت کو چاہتے تھے -

خوشبو کرے خدا تو مزار اُس ہمام کی
خوشبوئی پاکیزہ سے درود و سلام کی
سَلَامٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ نَحْوَ جَنَابِهٖ
لِاَنَّ سَلَامِیْ لَا یَلِیْقُ بِبَابِهٖ

سفر شام مین آپ کو بحیرا کے پہچاننے کا بیان

اور جب پہنچے آپ بارہ ۱۲ برس کی عمر کو تب سفر کیا حضرت کو ساتھ لیکر آپ کے چچا
ابو طالب نے طرف شہرون شام کے پس پہچان لیا آپ کو راہب بحیرا نے بسبب اُن
علامتون کے جو ظاہر ہوئین اُسکو وصف نبوت سے اور جو نشانیان موجود تھین آپ مین
فائدہ خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ بارہ ۱۲ برس کی عمر مین سفر کیا تو بحیرا
ایک راہب کا نام ہے اور راہب کہتے ہین آتش پرستون کے عابد کو یا انگریزون کے پادری کو
غرض وہ بحیرا اپنے دین کا بڑا عالم زبردست تھا کتابین آسمانی توریت اور انجیل کا اُسکو
بڑا علم تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جو جو صفتین اگلی کتابون اور صحیفون مین

لکھی ہوئی تھیں وہ سب اسکو معلوم تھیں آپ کو دیکھکر جلدی پہچان لیا اور جتنی نشانیان نبوت
اور رسالت کی ہوتی ہین وہ سب آپ مین ظاہر تھین اور حلیہ شریف بھی آپکا جو کتابون مین
لکھا تھا آپکو اُسکے مطابق پایا یہ سب نشانیان دیکھکر بحیرا نے کہا کہ یہ بیشک نبی اور رسول
اللہ کے ہین اور مُہر نبوت کی بڑی نشانی سے آپکو پہچان لیا کہ خاتم النبیین یہی ہین
اور کہا بحیرا نے آپکے چچا ابو طالب سے کہ بیشک جو دیکھتا ہون مین نشانیان حضرت کی ذات
مبارک مین وہ ٹھیک ہین کہ سردار ہین سارے جہان کے اور رسول ہین اللہ کے اور نبی ہین
اُسکے مقر سجدہ کیا ہے اُنکو درختون اور پتھرون نے اور نہین سجدہ کرتے ہین درخت اور پتھر مگر
نبی دعا کرنیوالے مہربان کو۔ فائدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا درختون اور
پتھرون کا حضرت کی تعظیم کے لیے تھا جیسا کہ حق تعالیٰ کے حکم سے فرشتون نے حضرت
آدم کو سجدہ کیا تھا وہ سجدہ تعظیمی تھا اور اگلے زمانے مین مان باپ اور بزرگون کے واسطے بھی سجدہ
تعظیمی جائز تھا پھر شریعت محمدی کے دور مین وہ سجدہ منع ہوگیا اور جبتک قرآن مجید
نازل نہین ہوا تھا تب تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درخت اور پتھر اور جانور چرندے
پرندے درندے خزندے گزندے ذی روح اور غیر ذی روح غرض یہ سب کے سب سجدہ کرتے
تھے اور آپ کی تعظیم جان و دل سے بجا لاتے تھے یہ رسم قدیمی ثابت ہے۔ افسوس ہزار افسوس
کہ اس زمانے کے بعض لوگ تو آدمی کہلاتے ہین اور صورتین بھی آدمیونکی سی ہین لیکن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لیے میلاد شریف کے ذکر خاص کے وقت کھڑے ہونے کو
بُرا جانتے ہین اور بدعت کہتے ہین سجدہ تو اور چیز ہے یہ لوگ کندہ ناتراشیدہ

پتھرون اور جانور وسے بھی گذر گئے۔ اور بعضے لوگ یہ کہتے ہین کہ درخت اور پتھر کے سجدہ
کرنے مین اس بات کیطرف اشارہ ہی کہ جو پہاڑ یا درخت آپکے روبرو آتا تو السلام علیک یا
رسول اللہ کہتا گویا آپکو سلام کرتا تھا یہ سجدہ نہین تھا۔ ہم یہ کہتے ہین کہ سلام ایک چیز ہی اور
سجدہ ایک چیز ہی اور یہ بات سبکے نزدیک ظاہر ہی اور سلام تو حضرت کے سجدہ اللہ کو بھی درختون
اور پتھروں سے کیا ہی یہان ہماری مراد سجدے سے ہی کہ درخت اور پتھر حضرت کو سجدہ کرتے تھے پس
سجدے سے اشارہ سلام کیطرف کرنا سمجھ کا پھیر ہو دن ہتے اندھیر ہی ایسی سمجھ پہ ہنسنا تو کیا بلکہ رونا
چاہیے اور تحقیق پاتے ہین ہم اُنکی تعریف پرانی کتابون مین آسمانی کے ۔ اور درمیان
دونون کاندھون آپکے مُہر ہی نبوت کی بیشک چھپا لیا اُسکو نور نے اور اُسکی بلندی اور
اُبھارنے فائدہ مُہر نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کے حصون مین سے ایک چیز تھی
اُبھری ہوئی کبوتر کے انڈے کیطرح اور صاف و شفاف بدن کے ہمرنگ ۔ حدیث مین
آیا ہی کہ جتنے پیغمبر گذرے ہین سبکی علامت نبوت کی داہنے ہاتھ مین تھی اور ہمارے حضرت
کی نبوت کی علامت پیٹھ پر تھی دونون کاندھون کے بیچ مین جسکو مُہر نبوت کہتے ہین۔ اور آپکی
پیٹھ پر مُہر نبوت کے ہونے مین ایک نکتہ ہی ختم نبوت کا جیسے قاعدہ ہی کہ کوئی شخص کسیکو جب
خط لکھتا ہی تو سارا مضمون خط کے اندر لکھکر تمام کرتا ہی پھر خط کو لپیٹ کر بند کرکے لفافے کی
پشت پر مُہر کر دیتا ہی گویا اب لکھنا پڑھنا نہین ہی مضمون تمام ہو گیا اسیطرح سمجھ لینا ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مضمون رسالت اور نبوت کا تمام ہو گیا اور خط رسالت کی پشت
مُہر ہو گئی آپکے بعد اور کوئی نبی اور رسول نہوگا اور تاکید کرکے کہا بحیرا نے آپکے چچا کو

واسطے پھیر لیجانے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف مکّے کے۔ کیونکہ ڈر ہے آپ پر لوگون سے دین یہود کے۔ پس پھر گئے ابو طالب حضرت کو لیکر مکے کی طرف اور ہرگز نہ گئے آگے شام مقدس کے موضع بصرا سے فائدہ یہود آپ کے قدیم دشمن تھے چنانچہ آپ ہی کی عداوت اور دشمنی کے سبب آپ کے باپ عبد اللہ کو مار ڈالنے کی فکر مین ہمیشہ رہے اس لیے بحیرا نے کہا کہ ایسا نہو کہ یہودی لوگ آپ کو پہچان لین اور ایذا اور تکلیف پونہچائین اور بصرا ایک موضع ہے مضافات شام سے ابو طالب بحیرا سے یہ بات سنکر بصرے سے

آگے نہ گئے جلد وہان سے مکّے کی طرف پھر گئے

خوشبو کرے خدا تو مزار اُس ہمام کی
خوشبوئی پاکیزہ سے درود و سلام کی
لَنِیْمَ الصَّبَا اِنْ جِئْتَ سُدَّۃَ بَابِہٖ
فَبَلِّغْ ھَدَایَا دَعْوَتِیْ بِجَنَابِہٖ

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر اور تجارت کا اور اثناے سفر مین حالات عجیبہ ظہور مین آنے کا اور خدیجہؓ کے نکاح کا بیان

اور جب پہونچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچیس برس کے سن شریف کو تب سفر کیا آپ نے طرف بصرے کے سوداگری مین حضرت خدیجہؓ کی جوان ذونین جوان تھین۔ اور ساتھ آپکے ایک غلام تھا خدیجہؓ کا میسرہ اُسکا نام تھا وہ خدمت کرتا تھا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تیار کھڑا رہتا تھا اس لیے کہ حکم کرین آپ اُسکو تاکہ ادا کرے حکم آپکا فائدہ خلاصہ یہ ہی کہ جناب خدیجۃ الکبریٰؓ مالدار تھین اور جوان بیوہ ہوئی تھین۔ کوئی انکا وارث کارگذار امانت دار نہ تھا جو کماتا اور کھلاتا یا اُنکے ہی مال سے سوداگری کرکے آپ بھی لیتا اور اُنکو بھی دیتا الغرض بہت سوچ سمجھ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ساتھی کیا پس روپیے تھے خدیجہؓ کے اور محنت تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اسی بات پر معاملہ ٹھہرا کے حضرت بصرے کیطرف سوداگری کے لیے روانہ ہوے اور اُترے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین نیچے ایک درخت کے نزدیک گرجا گھر نسطورا راہب نصرانی کے۔ پس پہچان لیا اُسنے آپکو اس علامت سے کہ جسوقت جھکا آپکی طرف سایہ اُس درخت کا بہت اور جگہہ دی اُسنے آپکو۔ فائدہ راہب نصرانی کی نسبت نسطور کیطرف ہے انگریزونکی بارہ ٹوپی ہین یعنے بارہ گروہ ہین چار گروہ اُنمین سے اصل ہین اور آٹھ اُسکی شاخین ہین اور وہ اصل چار گروہ یہ ہین پہلی نسطوریہ جو حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہین دوسری یعقوبیہ ہے اس گروہ کے لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا جانتے ہین اور کہتے ہین کہ خدا آدمی کی شکل بنکر اپنے بندون کی ہدایت اور رہنمائی کے واسطے دنیا مین اُترا اور عیسی مسیح نام مشہور کیا اپنا کام تمام کرکے پھر آسمان پر چڑھگیا تیسری گروہ ہے اسرائیلیہ

اس گروہ کے لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کو اور اُنکی ماں کو اور اللہ کو ملا کر سبکو اللہ جانتے ہیں اور انھین
لوگوں مین بعضوں کا اعتقاد یہ ہی کہ عیسی مسیح اور روح القدس اور اللہ ملکر خدائی کرتے ہین اِن تینون
ذات کا نام اللہ ہی نعوذ باللہ منہا اور چوتھی گروہ ہی عیسائیہ اس گروہ کے لوگ
حضرت عیسی علیہ السلام کو بندہ اللہ کا اور نبی اللہ کا اور روح اللہ کی جانتے ہین مگر ہمارے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اُنکا ایمان نہین اس سبب سے وہ لوگ مخالف ہمارے دین
کے ٹھہرے پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بُصری کی راہ مین جاتے جاتے دھوپ کے وقت
ایک درخت کے نیچے اُترے وہان ایک صومعہ بنا ہوا تھا یعنے انگریزون کا عبادت خانہ جسکو
گرجا گھر کہتے ہین اس جگہ نسطورا راہب نصرانی یعنے انگریزون کا پادری بیٹھا ہوا تھا حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر اُسنے پہچانا کہ بیشک یہ نبی برحق ہین اس سبب سے کہ سایہ اُس درخت کا دھوپ
کے وقت آپکی طرف پھر آیا اُسنے دیکھکر کہا کہ یہ معجزہ ہی سوا نبی کے یہ بات کسی اور شخص کے
واسطے نہین ہو سکتی ہی اور کہا کہ نہین اُترا کوئی نیچے اس درخت کے کبھی مگر نبی بلند صفتون
والا نیکیون سے بھرا ہوا اور برائیون سے پاک کیا ہوا - اور رسول ہی کہ بیشک خاص کر لیا اُس کو
اللہ تعالے نے ساتھ بزرگیون کے اور بخشی اُسکو رسالت پیغمبری - یعنے سایہ درخت کا جو آپکی
طرف جُھکا تو یہ معجزہ دیکھکر نسطورا کو یقین کامل ہو گیا کہ یہ نبی برحق اور رسول اللہ کے حق ہین
پھر کہا نسطورا نے میسرہ کو کیا ہی دونون آنکھون مین اُنکی سرخی واسطے ظاہر ہو جانے نشانی
چھپی ہوئی کے - پس جواب دیا اُسکو میسرہ نے کہ ہان پس ثابت ہو گئی نزدیک نسطورا کے وہ چیز کہ
گمان کرتا تھا اُسکا حق مین آپکے اور ڈھونڈھتا تھا اُسکو - یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

آنکھون مین جو لال لال ڈورے نظر آتے ہین یہ بھی نبوت کی نشانی ہے اور یون تو اکثر لوگون
کی آنکھون مین لال ڈورے اور سرخی ہوتی ہے مگر اس تیز رنگ کے ڈورے اور سرخی سوا
نبی کے اور کسیکی آنکھون مین نہین ہوتے ان نشانیون سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
نبوت اور رسالت نسطورا کے نزدیک ثابت ہوگئی اور کہا نسطورا نے میسرہ سے کہ نہ چھوڑ انکو
اور ہمیشہ رہ ساتھ انکے سچے ارادے اور نیک نیت سے۔ پس بیشک وہی رسول ہے کہ
بزرگی دی ہے اسکو خدا تعالے نے نبوت کے ساتھ اور چن لیا ہے اسکو۔ یعنے تمام پیغمبرون
مین سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چن لیا اور آپکو سب کا سردار بنایا ہے یہی خاتم النبیین
حبیب رب العلمین ہین۔ بعد اسکے پھرے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم طرف مکہ معظمہ کے
پس دیکھا آپکو خدیجہ نے سامنے آتے ہوے اور وہ خدیجہ تھین درمیان عورتون کے اپنی
سہیلیون کے ساتھ بالاخانے پر۔ اور حال یہ تھا کہ دو فرشتے حضرت کے سر مبارک پر تاب
آفتاب کے سبب سے سایہ کیے ہوے تھے اور خبر دی حضرت خدیجہ کو میسرہ نے اس طرح پر
کہ بیشک حال آپکا دیکھا گیا ہے ایسا ہی تمام سفر مین اور خبر دی اس بات کی جو اطلاع دی
تھی اسکو راہب نسطورا نے اور جو سونپی تھی اسکو نزدیک وصیت سے۔ اور زیادہ کیا حق تعالے
نے اس سوداگری مین نفع اسکا اور خوب بڑھایا خدا نے اسکو۔ یعنے میسرہ ابن فخر نے
سارا حال سفر کا جناب خدیجہ سے کہہ سنایا اور نسطورا راہب نے میسرہ کو جو جو نصیحتین اور وصیتین
کی تھین وہ سب کہدین اور دھوپ مین درخت کے سایہ دینے کا اور فرشتون کے سایہ کرنے کا
حال اور جو کچھ اسنے سفر مین معجزے دیکھے تھے وہ سب بیان کیے۔ پس ظاہر ہو گیا

خدیجہؓ کو حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اُس علامت سے جو دیکھا اُسکو بالاخانے سے اور جو
سُنا تھا میسرہ وغیرہ سے کہ بیشک وہ رسول ہین اللہ تعالےٰ کی طرف سے سارے عالم کے
اور خطبہ کیا خدیجہؓ نے آپکے پاس طرف نفس پاکیزہ اپنے کے یعنے چاہا کہ نکاح کرون مین
اپنا حضرتؐ کے ساتھ تاکہ سونگھنے مین آوے میرے ایمان سے بسبب نکاح کے اچھی
خوشبو آپ کی۔ خلاصہ یہ ہی کہ جو کچھ میسرہ ابن فخر نے حضرت خدیجہؓ سے حضرتؐ کا حال
بیان کیا تھا وہ معجزہ فرشتون کے سایہ کرنیکا آپکے سر مبارک پر خدیجہ خاتونؓ نے خود اپنی
آنکھون سے دیکھ لیا پھر اُنکے دل مین حضرت کی محبت ایسی چھا گئی کہ خود اپنے نکاح کا پیام
حضرتؐ کو دیا۔ پس خبر دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چچاؤن سے اپنے اُسبات کی جو چاہتی
ہی اُسکو طرف آپکے یعنے حضرت سے نکاح کرنا چاہتی ہی یہ نیک بخت عورت جو بڑی پرہیزگار
ہی۔ پس رغبت سے کہا سبھون نے نسبت کرنے مین خدیجہؓ کے بسبب اُسکی بزرگی اور دین اور
خوبصورتی اور مالیت اور حسب اور نسب کے اسی سبب سے ہر شخص قوم کے لوگون مین سے
آرزو رکھتا ہی اُسکی۔ خلاصہ یہ ہی کہ حضرتؐ نے اپنے ساتھ خدیجہؓ کے نکاح کی درخواست بطور
صلاح کے اپنے چچاؤن کو اطلاع کی کہ آپ لوگ میرے مربی اور بزرگ ہین اسبات مین کیا کہتے
ہین تمام نے یہ گفتگو سُنکر جواب دیا کہ ہم سب اسبات پر راضی ہین ایسی عورت خوبصورت صاحب
مال و دولت اور ذی لیاقت حسب و نسب مین عالی اور قوم کی نجیبہ شریفہ جسمین اتنی خوبیان
ہون وہ کب کسیکو ملتی ہی بلکہ ہر شخص قوم کا اُسکی تمنا رکھتا ہی تم شوق سے نکاح کرو بہت مناسب
ہی پھر آپنے دن تاریخ مقرر کرکے نکاح کیا اور عزیز و اقارب آپکے نکاح مین شریک تھے

اور خطبہ پڑھا نکاح کا ابو طالب نے جو چچا تھے آپکے اور تعریف کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی بعد اسکے کہ پہلے تعریف کی اللہ تعالیٰ کی ساتھ بڑی تعریفون روشن اور بلند کے اور
کہا اُسنے قسم ہے اللہ کی کہ آئندہ کو اُنکے لیے خبر بہت بڑی ہے تعریف کی جائیگی اس خبر مین
جو انمردی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پس نکاح کردیا خدیجہ کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے خدیجہ کے باپ نے اور بعضون نے کہا کہ اُنکے چچا نے اور بعضون نے کہا اُنکے بھائی نے
بسبب سابق ہونے انکی سعادت ازلی کے اور پیدا ہوئی انھین سے سب اولاد حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی مگر وہ لڑکا نھین کہ نام پر خلیل اللہ کے نام رکھا اُسکا۔ یعنے سبھون نے ملکر نکاح
کردیا اور یہ سعادت اول دن سے حضرت خدیجہ کی قسمت مین لکھی تھی کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے نکاح ہوگا اور جتنی اولاد حضرت کی پیدا ہوئی سب جناب اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ کے
پیٹ سے ہوئی خصوصاً جناب سیدۃ النسا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی انھین کے پیٹ سے
ہوئین مگر وہ صاحبزادہ جسکا نام ابراہیم تھا اور طیب اُسکا لقب تھا وہ ماریہ قبطیہ کے پیٹ سے پیدا ہوے

خوشبو کر اے خدا تو مزار اُس ہمام کی
خوشبوے پاکیزہ سے درود و سلام کی

سَلَامٌ کَأَنْوَارِ النُّجُوْمِ اللَّوَامِعِ
سَلَامٌ کَأَنْوَارِ الْبُرُوْقِ السَّوَاطِعِ

حجر اسود کو اُٹھانے کا بیان

اور جب پہنچے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پینتیس برس کے سن شریف کو تب مرمت کی

قریش نے خانۂ کعبہ کی بسبب پھٹ جانے اُسکے پانی کی سیلون سے بطحاے مکّہ کے نالے کی۔ اور
جھگڑا کیا قریش نے اس بات مین کہ کون اُٹھاویگا حجر اسود کو پس ہر کوئی ارادہ کرتا تھا اُسکے
اُٹھانیکا اور امید رکھتا تھا اُسکی۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایک سال ایسی برسات ہوئی کہ بطحاے مکّہ کے
نالے کا پانی شہر کے اندر گیا سارا شہر پانی سے بھر گیا اور بیت اللہ شریف تک پہنچ گیا اُسکی
سیل سے بیت اللہ شریف مین جابجا نقصان ہوا یہان تک کہ حجر اسود اپنی جگہہ سے نیچے
آرہا دیوارین وغیرہ ہل گئین تب حجر اسود کو اُٹھا کر اُسکی جگہہ مین رکھنے کے لیے قریش کے
لوگون مین سے ہر ایک نے آپسمین جھگڑا کیا اور ہر کوئی یہی چاہتا تھا کہ مین اُٹھاؤن یہ ارادہ کرنا
اُنکا دو حال سے خالی نہین کہ اُٹھانا اُسکا شاید ثواب سمجھ کر تھا یا نام آوری کے واسطے تھا
اور یہانتک گفتگو ہوا نتک کہ حلف کر لیے قسمین کھائین باہم جنگ کرنے پر اور قوت دکھلائی
گئین اور طرفداری۔ پھر آپسمین چاہا اور رجوع کی سبھون نے طرف انصاف کے اور سونپ دیا
مقدمہ اپنا طرف ایک عقلمند شعور والے کے تا کہ فیصلہ کرے وہ اس مقدّمے کا۔ خلاصہ یہ ہے
کہ قریش کے تمام لوگون نے پنچایت کر کے آپسمین یہ صلاح ٹھیرائی کہ ہم سب لوگون مین سے جو
شخص زیادہ عقلمند ذی شعور ایماندار ہو اُسکو سردار مقرر کرین اور جو کچھ وہ کہے سو قبول کرین
پس اس بات کا فیصلہ وہی کر دیگا پس حکم کیا جاوے واسطے حکومت کرنے کے اُس شخص کو
جو پہلے داخل ہو ہوا اہو مسجد حرام مین دروازے سے دربانون بنی شیبہ کے۔ پس تھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے داخل پہونچوالے پس کہا قریش نے یہ امانت دار ہین اور
ہم سب قبول کرتے ہین مانتے ہین اُنکو اور راضی ہین ہم آنکے حکم پر یعنی پنچایت کی

تمام لوگون مین یہ صلاح ٹھہری کہ مسجد حرام مین بنی شیبہ کے دربانون کے دروازے سے
صبح کو جو شخص پہلے داخل ہوا ئیگا وہ پنچ مقرر کرنا چاہیے اتفاقاً اول صبح مین سب سے پہلے
اُسی دروازے سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے پس حضرت کو دیکھتے ہی سبھون
نے بالاتفاق کہا کہ یہ امانت دار ہین ہم سب انکو مانتے ہین اور راضی ہین اُنکے حکم پر جو
فرمائینگے اُسپر سر تسلیم خم ہو گا انتہی ۔ شیبہ کی نسبت طرف شیبہ بن عثمان الحجبی کے ہے
یا طرف شیبۃ الحمد کے کہ نام نامی حضرت کے دادا عبد المطلب کا ہے کیونکہ وہ خادم اور دربان
تھے مسجد حرام کے پس جس دروازے سے وہ مسجد حرام مین جاتے آتے ہین اُسی دروازے کا انتساب
کامل اور دلیل قوی اُنھین کی اولاد کی طرف ہے اگرچہ باب السلام کو بھی بعضون نے شیبہ
کرکے تاویل کیا ہے۔ پس خبر دی قریش کے لوگون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسبات کی
کہ بیشک وہ سب راضی ہوئے ہین آپ پر اسبات مین کہ سردار ہون اس مشکل کے متصدی ہون
اور مددگار ہون اس سخت کام مین پس کہا آپ نے حجر اسود کو ایک کپڑے کی چادر مین رکھو حکم
کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کام کا کہ اُٹھاوین اس حجر اسود کو سردار سب گروہ کے ملکر جو تھے
کے مقام تک اُسکے پس اُٹھایا اُسکو سبھون نے ملکر اُسکے ٹھہرنے کی جگہ تک جو جزو اعظم
سے تھا اُس خانہ کعبہ کے اور رکھا اُسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھون
سے جگہ مین اُسکی جہان اب تک رکھا ہوا ہے اور جما دیا اُسکو۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے ایک چادر پھیلا کر اسمین حجر اسود کو رکھا اور سب قوم کے سردارون کو حکم کیا کہ
چادر کے چارون کونے پکڑکر سب لوگ ملکے اُٹھاو اور اپنے اپنے ہاتھ لگاو جب سبھون نے

اُٹھایا تب آپ نے خود دست مبارک سے اُسکے مقام پر رکھکر جمادیا جہان ابتک جما ہوا ہی
پس سب لوگ راضی ہو گئے آپس کا سارا جھگڑا مٹ گیا۔ اس حجر اسود مین بڑی خوبی یہ ہی
کہ وہ بہشت کا پتھر ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام بحکم خالق انام خانہ کعبہ مین لاکر رکھ گئے جو
کوئی اُسکو چھوتا ہی اور چومتا ہی تو اُس آدمی کے بدن کے سارے گناہون کو کھینچ لیتا ہی اور حقیقت
کعبے کی اور حجر اسود کی اس فقیر نے اپنے رسالہ نغز پر مغز مین مقدور بھر لکھی ہی جسکی مرضی ہو اُسمین دیکھ لے۔

خوشبو کر ای خدا تو مزار اُس ہمام کی
خوشبوی پاکیزہ سے درود و سلام کی
لَسْلُمَ الصَّبَا بَلِّغْ سَلَامِي وَدَعْوَتِي
اِلَى سَلَّةٍ صَارَتْ مَلَاذِي وَقِبْلَتِي

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف نازل ہونیکا بیان

اور جب پوری ہوئی عمر شریف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی چالیس برس کی اور پر بہت
قولون روایت کیے گئے ہے۔ تب اُٹھایا آپ کو اللہ تعالے نے واسطے سارے
جہان کے خوشخبری سُنانیوالے جنت کی مسلمانون کو اور ڈرانے والے دوزخ سے کافرون کو
پس عام کی آپنے اہل جہان پر مہربانی اپنی۔ یعنے آپکا سن شریف جب پورے چالیس برس کا
ہوا اور پہلا دن اکتالیسوین سال کا دوشنبہ تھا اُسی رات کو اول وقت پر وحی اُتری تب
تک آپ نبی تھے اور اب رسول بھی ہوئے اور شروع ہوئے پورے ہونے چھ مہینے تک
پہلے سے وحی اُترنے کے خواب سچے ظاہر۔ پس نہین دیکھتے تھے آپ کوئی خواب مگر

ظاہر ہوتے تھے مثل سفیدی صبح صادق کے کہ روشن ہوتی تھی روشنی اسکی یعنے وحی
نازل ہونے کے چھہ مہینے پہلے سے خواب دکھائی دینے لگے اور خواب دیکھا کرتے تھے صبح
کیوقت پھر خواب میں جو آپ دیکھا کرتے تھے وہی دن میں ظاہر ہو جایا کرتا تھا جب چھہ
مہینے پورے ہو چکے تب وحی نازل ہونا شروع ہوئی اور یہی بات ہے کہ شروع ہوا وحی
اُترنا آپ پر خواب کے ساتھہ یہ واسطے عادت ہو جانے اور نڈر ہو جانے آپکے قلب شریف
کے تھا تا کہ اچانک آجاوے آپکے پاس فرشتہ واسطے آشکارا اور ظاہر کرنے نبوت کے
پس قوت نہ کر سکیں اور تحمل نہ لاسکیں گے اُس فرشتے کی قوت کو قوی آپکے یعنے رات کو خواب
میں دیکھنا اسواسطے تھا تا کہ آپکے دل سے دہشت مٹجاے خوف ہٹجاے اور دن کو
پھر وہی ظاہر سانحہ ظہور میں آئے تو آپکو ڈر معلوم نہو کیونکہ قاعدہ ہے کہ جس بات کی دہشت
کا حال پہلے سے معلوم ہو جایا کرتا ہے تو دہشت بسے جاتی ہے یعنی ہو دل نڈر ہو جایا کرتا ہے
اور اچھی معلوم ہوتی تھی آپکو تنہائی پس عبادت کرتے تھے آپ غار حرا میں چند راتوں
تک یہاں تک کہ آئی آپکے پاس وحی کھلی ہوئی حق کی اُس غار حرا میں اور لوٹا یا آپکو
حکم اللہ کا فائدہ حرا بکسر حاے حطی و راے مہملہ و الف ساکن نام ہے ایک پہاڑ کا شہر مکہ
سے قریب منا کو جاتے ہوے بائیں طرف واقع ہوتا ہے اُسکی گھاٹی میں بیٹھکر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم چلہ کشی کیا کرتے تھے وہاں رہنے کی کمتر مدت آپ کی تین دن ہوتی تھی اور چالیس
دن سے مدت زیادہ نہ تھی کیونکہ پیران طریقت کا معمول ہے کہ اکثر خلوت کا چالیس دن
حکم کرتے ہیں اور کم سے کم تین دن پھر گھر میں آکر اہل و عیال کا حق ادا کرکے پھر چلے

جایا کرتے تھے اور حضرت خدیجۃ الکبرےٰ آپکے کھانے کا سامان مدت معینہ کا درست کر دیتی تھین حاصل کلام اُس غار حرا مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل امین علیہ السلام وحی لیکر آئے اور پورا پورا حکم اُس احکم الحاکمین کا آپکو پونہچا دیا ایک حرف تک کمی اور بیشی نہین ہونے پائی اسی واسطے حضرت جبرئیل کو امین کہتے ہین اور یہ اشارہ ہے طرف اس آیہ کریمہ کے قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا اور اشارہ طرف تمام قرآن مجید کے ہے۔ فقط۔

اور یہ معاملہ روز دوشنبہ مین سترہوین تاریخ کے گذرا مہینے مین شب قدر والی کے یعنے رمضان مبارک مین قرآن نازل ہوا۔ اور اس جگہہ اور بھی قول ہین ستائیسوین تاریخ یا چوبیسوین تاریخ مین اُس مہینے کی یا یہ معاملہ آٹھوین تاریخ مین گذرا مہینے مین ولادت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے جسمین ظاہر ہوا چودھوین رات کے چاند کیطرح چہرہ مبارک آپکا۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس مہینے مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے وہ مہینا ہے ربیع الاول کا اکثر قول راویون کے اسی بات پر دلالت کرتے ہین کہ اسی مہینے مین آپپر وحی نازل ہوئی اور بیان ان مختلف قولون کا تاریخ احمدی مین اچھی طرح سے ساتھ مذکور ہے جسکا جی چاہے اُسمین دیکھ لے الحاصل حق تعالےٰ نے نزول قرآن شریف کا کئی جگہ اشارہ کیا ہے ایک تو سورہ دخان مین اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ یعنے مقرر اُتارا ہمنے قرآن شریف کو رات برکت والی مین۔ اس رات سے برات کی رات کیطرف اشارہ ہے کہ فرشتون کو شب برات مین حکم ہوا کہ لوح محفوظ سے قرآن کی نقل کرکے دنیا کے

ف پارہ پندرہ سورہ بنی اسرائیل رکوع نہم ۱۴

آسمان پر بیت العزت مین لیجاکر رکھدو - اسی رات مین فرشتے حکم بجالائے اور
دوسری جگہ فرمایا ہی شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ یعنے مہینا
رمضان کا جسمین نازل ہوا قرآن اور تیسری جگہہ مین ارشاد فرمایا ہی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ
فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ یعنے مقرر اُتارا ہمنے قرآن کو قدر کی رات مین پس قدر کی رات
رمضان ہی مین ہوتی ہی چوتھی ربیع الاول کے مہینے مین جسکا بیان ہو رہا ہی بارہوین
تاریخ دوشنبے کی شب کو غار حرا مین حضرت پر نزول ہوا - تفسیر فتح العزیز مین اسکا بیان
خوب لکھا ہی پس ظاہر مین بیان نزول قرآن شریف کا مختلف معلوم ہوتا ہی مگر اصل مین متفق سب ہے
پس کہا کہنے والے نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھ تو آپنے فرمایا کہ نہین
ہون مین پڑھنے والا پس انکار کیا آپنے تو دبایا آپکو دبانا زور سے - پھر کہا کہ پڑھ آپنے
پھر فرمایا کہ نہین ہون مین پڑھنے والا پس انکار کیا آپنے تو دبایا آپکو دوسری مرتبہ
یہانتک کہ پہنچی اُس سے آپکو تکلیف اور ڈھانپ لیا اُس نے آپ کو —
پھر کہا آپ سے کہ پڑھ پس فرمایا آپ نے کہ نہین ہون مین پڑھنے والا پس انکار کیا
آپنے تو پھر دبوچا آپ کو تیسری بار تا کہ متوجہ ہووین آپ طرف اُسکے جو وحی ڈالی جاویگی
طرف آپکے دلجمعی سے - اور اسلیے کہ یاد کرلین آپ اُس کلام کو سعی اور کوشش سے اور چھپایا
جتا کر اور قبول کرلین آپ اُسکو خلاصہ یہ ہی کہ جبرئیل نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے
پرون مین چھپا لیا اور زور سے بھینچا اور دبایا کہ آپکے بدن مین عرق آگیا اور آپ گھبرا
گئے پھر جبرئیل نے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ سے مَا لَمْ یَعْلَمْ تک آپ کو

دبوچا +
دبوچا
دبایا

پڑھ سنایا پھر آپ نے بھی انکے سامنے اسیطرح پڑھ دیا فائدہ جبرئیل علیہ السلام کا آپ پر تشدد اور سختی کرنے مین کئی مصلحتین ہین ایک تو یہ ہے کہ اچھی طرح پہچان لین جب کبھی کسی صورت مین آئین تو آپ ہو کا نہ کھائین انکی بو اور خصلت سے واقف ہوجائین اور کافرون اور مشرکون سے جب مناظرہ ہو یا لوگون کو ہدایت کرین تو کسی طرح جی دل اور زبان نہ رکے بے تکلف گفتگو بات چیت کرین۔ اور صحیح بخاری مین حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیلؑ جب پہلے پہل وحی لیکر آئے تو آپ سے کہا کہو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پھر کہا کہو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پھر کہا کہ پڑھو اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ آخر آیت تک آپ نے پڑھ لیا۔ اور پہلے پڑھنے سے آپ نے انکار کیا تھا اسکا یہ سبب تھا کہ جبرئیل نے سبز ریشمی کپڑے کا ٹکڑا آپکو دکھایا اسمین خط نور سے سورہ اقرأ لکھی ہوئی تھی آپ سے کہا پڑھو آپ نے انکار کیا اسوجہ سے کہ ظاہر مین آپ کچھ لکھے پڑھے نہ تھے اور باطن مین علم اولین اور آخرین سب آپکے سینے مین تھے لیں ظاہر مین انکار کا یہ سبب تھا اور کسیکا شاگرد بننا آپکو منظور نہ تھا کیونکہ علام الغیوب کے آپ تعلیم یافتہ تھے اسوجہ سے فرمایا مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ یعنے نہین ہون مین پڑھنے والا تمھارے پڑھانے سے۔ مجھکو میرے پڑھانیوالے نے پہلے ہی سب کچھ پڑھا دیا ہے تم مجھکو کیا پڑھانے آئے ہو۔ جب جبرئیلؑ نے سختی کی تو آپ نے پڑھ دیا۔ اس مقام پر علما کے بہت کچھ سوال و جواب ہین۔ کوئی جبرئیل کو حضرت کا استاد کہتا ہے

کوئی قاصد کہتا ہی اور کوئی خادم کہتا ہی اور کوئی امی کے معنی ان پڑھے یعنی کچھ نہیں پڑھے ہوئے کے خیال کرتا ہی اور کوئی یا آنا بقاری کا مطلب کچھ اور سمجھتا ہی غرض ہر شخص کا بیان جدا جدا ہی پھر موقوف ہا آنا وحی کا تین برس تک یا تیس مہینے تک تا کہ شوق کرین آپ طرف نکہتے ان معطر خوشبوؤن پاکیزہ کے یعنی وحی آنے کے مشتاق ہین۔ پھر نازل ہوئی آپ پر سورہ یا ایہا المدثر پس لے جبرئیل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس سورت کو لیکر اور پکارا آپ کو۔ یعنی جیسے غار حرا کے قریب پہلے جبرئیل نے آپکا نام لیکر پکارا تھا اسیطرح پھر آپ کو پکارا۔ پس تھا واسطے نبوت آپکے پہلے اترنا آپ پر اقرا باسم ربک کا اور اسباب کے کہ مقررہ نبوت پہلے سے ہی۔ اور مقدم ہی نبوت رسالت پر آپکی بہشت کی خوشخبری اور دوزخ سے ڈرسنانے کے لیے یہ واسطے اس شخص کے ہی جسکو بلایا اپنے دین کی طرف۔ یعنی دعوت اسلام کی فرمائی مسلمان کیا دین مین بلایا فائدہ موافق مذہب محدثین کے نبوت مین تبلیغ اور انذار شرط نہین اور اترنا وحی کا واسطے کامل کرنے نفس کے ہوا۔ اور سورہ مدثر واسطے تبلیغ اور انذار کے اور یہ رسالت ہے مقدم واللہ اعلم

خوشبو کر اے خدا تو فرا اس سلام کی	
خوشبوی پاکیزہ سے درود و سلام کی	
نسیم الصبا بلغہ برابطۃ الوفا	
الیہ اسالیب التحیۃ والدعا	

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلے ایمان لانے کا بیان

اور پہلے سب سے جو ایمان لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مردوں میں حضرت ابو بکر آپکے یار غار صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور لڑکوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عورتوں میں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
ہیں وہ خدیجہ کہ ثابت کیا اللہ تعالے نے بسبب انکے دلکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
گھبراہٹ سے اور بچایا آپکو۔ یعنے جناب ام المومنین خدیجۃ الکبری کے سبب سے آپکے دل کو
کسی طرح کا تردد اور بے چینی نہونے پائی اور وحی نازل ہونے کے بوجھ سے آپ کو
سردی کا بخار چڑھ آیا تھا اور آپ گھبراتے تھے کہ فرشتے سے آج ملاقات ہوئی ہے دیکھیے کیا
ہوتا ہی تو جناب خدیجۃ الکبری رض نے حضرت کو اسقدر تسکین اور دلاسا دیا کہ آپکے دل نے قرار
پکڑا گھبراہٹ جاتی رہی۔ اور ایمان لایا آپ پر آزاد غلاموں میں سے زید بن حارثہ اور خاص
غلاموں میں سے بلال بن حمامہ رض وہ بلال رض ہیں کہ عذاب کیا اور بہت ستایا انکو راہ میں
اللہ کے امیہ بن خلف نے اور عوض دیا اس بلال رض کے انکے مولی امیہ بن خلف کو ابو بکر رض نے
مال انکے چھڑانے کے لیے جو کچھ دیا اسکو فائدہ زید بن حارثہ رض وہ شخص ہیں کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے جنکا نکاح ام ایمن رض سے کر دیا تھا اور قصہ انکا اوپر بیان ہو چکا ہے اور تفسیر فتح العزیز
میں قصہ حضرت بلال رض کا تفصیل سے لکھا ہوا ہی اور قصہ بلال رض کا خلاصہ یہ ہی کہ وہ غلام تھے
امیہ بن خلف کے جب سے وہ ایمان لائے اور دین محمدی قبول کیا تب سے انکی زبان پر احد
احد ہر دم جاری تھا امیہ بن خلف نے انکو اس بات سے منع کیا اور کہا کہ تم ان لفظوں کو کہنا
چھوڑ دو اور دین اسلام سے منھ پھیر لو انھوں نے نمانا تو امیہ بن خلف نے بلال رض سے عداوت

کی اور سخت سخت تکلیفین دینے لگا۔ گرمی کے دن تھے عین دھوپ مین انکی چھاتی
پر پتھر رکھتا اور رات کو اندھیری کوٹھری مین بند کرکے کوڑے مارتا تو آپ صدمے سے
چلاتے صمدٌ واحدٌ احدٌ کہکے پکارتے اِس آواز سے امیہ جل جل کر آپکو زیادہ
تکلیف دیتا اور ایذا پہونچاتا کہ جسمین اسلام سے پھر جائین اور یہ کہتا کہ چھوڑ دے دین اسلام
کو اسوقت اللہ کا نام لیتے اور اللہ کو پکارنا نچھوڑتے اور جان پر بڑی تکلیف اُٹھاتے۔
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب یہ حال معلوم ہوا تو امیہ بن خلف کو بہت کچھ
مال و دولت اور اپنا ایک غلام کمانیوالا روزگار کرنیوالا اسکو دیکر حضرت بلال رض کو اُس سے
مول لیکر آزاد کیا۔ حضرت بلال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین
رہنے لگے اور اذان کہنے پر مامور ہوے۔ بعد اِن لوگون کے پھر ایمان لائے حضرت عثمان
ذوالنورین اور سعد بن وقاص اور ابو سعید اور طلحہ اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام
جو بیٹے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور سوا ے
انکے وہ لوگ ایمان لاے کہ پلائی انکو صدیق اکبر رض نے شراب رحمت خالص ایمان کی اور جو کا پیالا
انکو۔ یعنے ایمان اور عقیدے سبہون کے مضبوط کردیے اور حضرت صدیق اکبر رض کے سمجھانے
سے یہ سب لوگ جنکا ذکر ابھی ہوا انکے سوا ے اور ہزارون آدمی مسلمان ہوے
اور ہمیشہ عبادت کرتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب آپکے چھپ کر۔
یہانتک کہ نازل کیا گیا آپ پر حکم اِس ہدایت کا کہ ظاہر کر دے اُس چیز کو جو تجھکو حکم ہے اور جو حکم
کیا جاویگا اُسے ظاہر کیا اور آواز بلند کیا آپنے بلانے مین خلق کو طرف اللہ کے۔

اور شہین جو رہو ئی حضرت سے قوم قریش کی یہانتک کہ عیب بیان کیے آپنے اُن کے
معبودون کے اور حکم کیا چھوڑ دینے کو اُس چیز کی جو سوا خدا تعالے واحد کے پوجی جاے پس
ارادہ ٹھان لیا اُن لوگون نے اوپر لڑائی کرنے کے آپ سے بسبب عداوت اور دشمنی کے اور
ایذا دی آپکو۔ خلاصہ یہ ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کفار ظاہر مین میل جول رکھتے تھی
اور باطن مین بسبب دین اسلام کے دشمنی دل سے رکھتے تھے جب آیت نازل ہوئی اور حکم دین
اسلام کو ظاہر کرنیکا پہونچا تو آپنے شوکت اسلام کو ظاہر کیا اور لوگون کو دین حق کی طرف
رغبت دیدے کر بلایا اور قطعی ممانعت کر دی کہ سواے اللہ وحدہ لاشریک کے اور کسیکو نہ پوجو
بت ہو یا آدمی یا جن ہو یا بیابان زندہ ہو یا مردہ یہ سب معبود باطل ہین اور وہ لوگ سواے
اللہ کے جس کسیکو پوجتے تھے سبھونکو عیب آپنے بیان کیے اسبات پر تمام قوم آپ سے پھر گئی
اور سخت پڑی اوپر مسلمانون کے بلا پس ہجرت کی مسلمانون نے نبوت کے پانچوین برس
مین طرف ملک پادشاہ حبش نجاشی کے۔ اور مہربانی سے تائید کی حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کی آپکے چچا ابو طالب نے پس بہت ناک ہوگیا اُنسے ہر ایک شخص قوم کے لوگون مین
سے اور ڈر گیا حمایت کرنے سے اُن کی یعنے جب کافرون نے مسلمانون کو زیادہ ستایا
تو وہ لوگ حضرت کے حکم سے ملک حبش کیطرف ہجرت کر گئے وہ پادشاہ آپ کی نبوت
کا حال سُنکر پہلے ہی مسلمان ہو چکا تھا اس سبب سے مسلمانون نے اُسی کے ملک مین ہجرت
کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین رہے جب کافرون نے حضرت پر زیادہ زور ڈالا
تو آپکے چچا ابو طالب آپ کے عوض ہوے قریش کے کافرون سے

لڑنے کو مستعد ہوگئے حالانکہ ابوطالب ایمان نہ لائے تھے۔ اور فرض کیا گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بعض کھڑا ہونا ساعتوں سے رات کی۔ پھر موقوف ہوگیا وہ حکم فرمانے سے حقتعالے کے پس پڑھو تم جو کچھ آسان ہو قرآن سے اور قائم رکھو نماز کو۔ یعنے پہلے حضرت پر پچھلی رات کی نماز فرض ہوئی تھی جب آیت نازل ہوئی تب وہ نماز معاف ہوگئی یہ آیت سورۂ مزمل کے آخر مین ہے۔ اور فرض کیگئین آپ پر دو رکعتین نماز فجر کی اور دو رکعتین نماز شام کے وقت کی۔ پھر موقوف ہوگیا یہ حکم بھی بسبب فرض کرلینے آپکے نماز پنجوقتی کو شب معراج مین۔ یعنے معراج کی رات مین جب پانچ وقتون کی نمازین آپ پر اور آپکی امت پر فرض ہوئین اور آپنے قبول کرلین تو اول کی سب نمازین معاف ہوگئین بعد اُسکے وہی پانچوقت کی نمازین پڑھی جاتی تھین جنکا ابتک رواج ہے یعنی فجر اور ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا یہ پانچ ہین ان وقتون مین نماز نہ پڑھنے سے آدمی گنہگار ہوگا اور قیامت کے دن سخت عذاب مین گرفتار ہوگا انکے سوائے اور جو باقی نمازین ہین جیسے نماز اشراق اور چاشت اور اوّابین وغیرہ وہ نفل ہین جو کوئی اُن نمازون کو پڑھیگا بہت ثواب پاویگا اور بہشت مین بڑے بڑے اونچے درجے ملینگے اور نہ پڑھنے سے کچھ عذاب نہین ہوویگا۔ اور انتقال کیا ابوطالب نے پندرھوین تاریخ مین شوال کی دسوین برس نبوت کے اور بڑی ہوئی مرنے سے ابوطالب کے مصیبت اور قریب اُنکے وفات پائی حضرت خدیجہؓ نے بعد تین دن کے اور بہت سخت بلا پڑی مسلمانون پر گویا کہ برہنہ ہوگئے وہ سب آرام کے لباس سے اُن دونون

کے مرنے سے۔ یعنے جب ابوطالب کا انتقال ہوا اُنکے بعد تین دن کے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی وفات ہوئی اُن دونون کی وفات سے مسلمانون پر نہایت تکلیف ہوئی اور بڑی مصیبت پڑی ہر طرح کے رنج و غم نے گھیر لیا کیونکہ یہ دونون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر سے مسلمانون کی ہر طرح مدد کرتے تھے ابوطالب فوج اور لشکر سے اور حضرت خدیجہ مال اور دولت سے تائید کرتے تھے جب اُن دونون کی وفات ہوئی تو سارے مسلمان ہر طرح سے بیکس اور بے بس ہو گئے کافرون نے دباؤ ڈالا طرح طرح سے تکلیف دینے لگے۔ اور ڈالا قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح کی اذیت میں اور بہت ستایا آپکو۔ اور چلے گئے آپ ناچار ہوکر طائف میں کہ بلاوین قبیلہ ثقیف کو اسلام کی طرف پس جب بلایا آپنے اُنکو دین اسلام کیطرف تب ہرگز بہتر نجانا انھون نے قبول کرنیکو اور نمانا کہنا آپ کا۔ یعنے ابوطالب کے مرنے سے قریش کے کافرون کے دل سے دہشت مٹگئی خوف جاتا رہا تو حضرت پر سختیان کرنے لگے بہت ستایا نہایت ظلم کیا تب حضرت نے بہت پریشان اور ناچار ہوکر طائف کیطرف سفر کیا تاکہ اُن کافرون کے ظلم سے باز رہین۔ جب حضرت مکے سے طائف مین پونہچے تو وہان کے رہنے والون کو ہدایت کرنے لگے اور دین خدا کی طرف بلانے لگے اُس قوم نے بھی آپکا کہنا نمانا ایمان نہ لاے دین حق کو قبول نکیا۔ اور بہکایا انھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیوقوفون اور غلامون کو پس کہا اُن لوگون نے آپ کو زبانون فاحشہ سے۔ اور مارا انھون نے آپکو پتھرون سے یہان تک کے رنگین ہوگئیں خون سے دونون جوتیان آپکی

خلاصہ یہ ہی کہ قبیلہ بنی ثقیف کے بہکانے سے اُنکی قوم کے کمینے اور غلامون اور
بیوقوف لوگون نے حضرتؐ کی جناب مین گستاخیان کین اور عیب لگا کر گالیان دین
جسمین بھی آپ ہدایت فرماے جاتے تھے پھر اُن کم بختون نے پیچھا پکڑا تکلیف پر تکلیف
دینے لگے اُن سنگدلون نے یہانتک ایذا دی کہ پتھرون سے مار مار کر آپ کا بدن مبارک
چور چور کر دیا سر اور بدن سے اتنا خون بہکر آیا کہ دونون پانٔون کی جوتیان خون سے
بھیگ گئین کافر لوگ حضرتؐ کو جو پتھر مارتے تھے تو زید بن حارثہؓ آپ کے آگے
کھڑے ہو کر پتھرون کی چوٹ اپنے اوپر روکتے تھے انکا بھی سر اور بدن چھلنا چور ہو گیا
تھا اور جب حضرتؐ پتھرون کا زخم کھا کر بیٹھ جاتے تھے تو کفار نابکار آپ کی بغلون مین
ہاتھ دیکر اٹھاتے تھے اور کہتے تھے کہ بھاگو جب حضرتؐ قدم اٹھاتے تھے تو پھر وہ
لوگ پتھر مارتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گر پڑتے تھے پھر جب گئے آپ طائف
سے تشریف لیچلے غمگین ہو کر پس پوچھا آپ سے پہاڑون کے فرشتون نے واسطے مار ڈالنے
کے لوگون کو طائف کے جو بڑی طرفداری والے اور بڑے جتھے والے تھے۔ پس فرمایا
حضرتؐ نے کہ مین امید رکھتا ہون اس بات کی کہ نکالے اللہ نسل سے اُن سب کافرون کے
اسکو جو دوست رکھے اللہ کو۔ یعنے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے پھر کر مکے
شریف کو آنے لگے تو پہاڑون کے فرشتون نے آپ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر
آپ فرمائیے تو اِن ظالمون طائف والون کو ہم ہلاک کر دین یعنے اپر پہاڑ الٹ دین
انکی ساری قوم کا گھمنڈ مٹا دیجئے تب آپ نے فرمایا یہ بات مجھے منظور نہین کیونکہ حق تعالے

سے مین امید رکھتا ہون کہ شاید انکی اولاد مین سے لوگ پیدا ہون جو اللہ اور رسول پر ایمان لائین اور مسلمان ہوجائین اگر یہ لوگ ہلاک ہوجائین گے تو انکی اولاد کہان سے ہوگی

خوشبو کرائے خدا تو غرائس ہمام کی خوشبو ہی پاکیزہ سے درود و سلام کی

پھر رات کو سیر کروائے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ روح پاک اور جسم اطہر آپکے بیداری مین مسجد حرام سے مسجد اقصی تک اور اُسکے مقام وسیع پاک تک - اور چڑھائے گئے آپ طرف آسمانون کے پس دیکھا آپ نے حضرت آدم کو پہلے آسمان پر اور تحقیق گھیر لیا تھا اُنکو بزرگی نے اور بلند کردیا تھا اُنکو بڑائی نے - خلاصہ یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی رات کو جاگتے مین روح اور بدن کے ساتھ اور یہ معاملے خواب مین اکثر آپ دیکھا کیے جیسے رسالت کا خواب رسول ہونے سے آگے دیکھا کرتے تھے اور وہی معاملہ سامنے آتا تھا ویسے ہی معراج کا معاملہ بھی پیش آیا الحاصل رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اُمہانی رضی اللہ عنہا کے حجرے مین خواب استراحت فرماتے تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام براق لیکر فرشتون کے ایک گروہ کے ساتھ حاضر ہوئے تفسیر زاد المذکرین مین مذکور ہے کہ ہر عضو اُس براق صبا رفتار طائر کردار کا جواہرات بہشتی سے بنایا گیا ہے چنانچہ سر اُسکا مروارید کے ایک بڑے دانے کا اور کان اُسکے زبرجد سبز کے اور پیشانی یاقوت سرخ کی جسپر بخط نور مسطور تھا لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور آنکھیں اُسکی لعل شب چراغ کی مریخ کی طرح

چمکتی تھین اور ناک کہربای رخشان کی اور لب پارہ مرجان کے اور دانت موتی کے اور گردن یاقوت احمر کی اور پیشانی کے بال مرجان تر کے اور گردن کے بال زعفران تر کے اور جب سر کو ہلاتا تو مشک جھڑتا اور پھریری لینے سے بالونمین نور لہراتا۔ بال بال مین موتی پروئے ہوئے اور جہان سُم رکھتا وہان زمین روشن ہوجاتی اور پیٹھ اسکی سونے کی اور پیٹ اسکا چاندی کا اور ہاتھ پانون زمرد کے اور دم شاخ مرجان کی اور دونون بازو اسکے انواع نقش و نگار اور جواہر آبدار سے نگارین اور موتیون کے جڑاو سے بہارین اور سُم اسکے عنبر کے اور نعل فیروزے کے آدمی کیصورت فرشتے کی خصلت حقتعالے نے اسکو نور سبز سے بنایا اور جو جو خوبیان اور حسن دوسرے حیوانات کو جدا جدا عنایت کین وہ سب اُس براق کو تنہا دین جیسا کہ اُسپر سوار ہونیوالیکو سب خوبیان تمام پیغمبرون کی ملین

نظم منظوم

شبی رخ تافتہ زین دار فانی	بخلوت در سرای ام ہانی
رسیدش جبرئیل از بیت معمور	براق برق سیر آوردہ از دور
قوی پشت و گران سیر و سبک خیز	براندن دوربین وقت شدن تیز

پھر حضرت کو جگایا اور آپکو ام ہانی کے حجرے سے مسجد حرام مین لے گئے اسواسطے کہ مکہ اور اسکی حریم سب مسجد ہی اور مسجد کعبہ کے گرداگرد ایک دیوار ہی جسکو حطیم کہتے ہین وہ کعبے کے شمال کیطرف ہی لگی ہوئی خانہ کعبہ سے اُسی جگہ یاد رجب کی ستائیسوین

تاریخ رات کو سینۂ مبارک شق کیا اور دل حق منزل کو دھوکر پھر اُسکے مقام پر رکھدیا
پھر براق پر حضرت کو سوار کرکے تھوڑی دیر مین مسجد اقصیٰ تک جسکو بیت المقدس کہتے
ہین پونہچا دیا- اور اقصیٰ کہتے ہین نہایت کو- اور مسجد اقصیٰ اس لیے کہتے ہین
کہ وہ نہایت ہی اُسکے پرے اور کوئی مسجد نہین اور وہ ملک شام مین ہی مکے سے چالیس
منزل اُس مسجد کی حضرت داؤد نے بنا رکھی تھی پھر حضرت سلیمانؑ نے اُسکو تمام
کیا- اور وہ نہایت پاک جگہ ہی سب نبیونؑ کی عبادت گاہ اور وحی اُترنے کی جگہ اور
سارے پیغمبرون کا قبلہ تھا- اور وہ جگہ درختون اور نہرون سے گھری ہوئی وہان میوون
کی کثرت روزی کی فراخی ارزانی کے سبب سے مالا مال تھی- اُس مقام فرحت نظام مین
جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو سارے انبیا علیہم السلام کے امام ہوکر وہان
نماز پڑھائی چنانچہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ جب آپ مسجد اقصیٰ مین پہونچے
تب انبیا علیہم السلام کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی سبھون نے آپ کو امام کیا تھے سات
صفین تھین تین صفین رسولون کی اور چار صفین نبیون کی اور آپ کی پیٹھ کے پیچھے
برابر مین حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام تھے اور پہلی صف کے داہنی طرف حضرت اسمٰعیل
اور بائین طرف حضرت اسحٰق پھر حضرت موسیٰ پھر اسیطرح اور سب رسول اور نبی اپنے
اپنے درجے پر تھے پھر جب حضرتؐ نے نماز سے فراغت پائی تب وہان سے براق پر سوار
ہوکر پہلے آسمان پر تشریف لے گئے وہان حضرت آدمؑ سے ملاقات ہوئی- حق سبحانہ تعالیٰ
نے حضرت آدمؑ کو بہت سی بزرگیان عطا فرمائی تھین اور کیسی بڑی بزرگی ہی کہ فرشتون نے

انکو سجدہ کیا اور تمام انبیا اور رسولون کو انکی اولاد مین پیدا کیا خصوصا ہمارے حضرت رسول
مقبول محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم بھی انکی اولاد مین ہوے۔ اور دیکھا آپنے دوسرے آسمان
پر حضرت مریم کے بیٹے کو جو قطع کرنیوالے علائق دنیا کو نیکبخت پرہیزگار تھے اور انکی
خالہ کے بیٹے یحیی کو جو دیے گئے تھے نبوت لڑکپن مین انکے فائدہ حضرت عیسی
دوسرے آسمان پر زندہ موجود ہین قیامت کے نزدیک ملک شام مین اترینگے اور
چالیس برس تک زمین پر زندہ رہینگے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ ہوکے
بیدینون سے لڑینگے پھر وفات پاکے مدینہ منورہ مین حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے روضہ مبارک مین جو ایک قبر کی جگہ باقی ہے وہین دفن ہونگے اور انکے
خلیرے بھائی حضرت زکریا کے بیٹے یحیی کو حقتعالے نے لڑکپن مین نبی کردیا اللہ کے
خوف سے وہ ہر وقت رویا کرتے تھے اور آنسوون کی دھار سے رخسارون کا
گوشت گل گیا تھا کبھی کسی نے انکو رونے کے سوا ہنستے نہین دیکھا آخر مظلوم شہید
ہوے وہ اور جتنے نبی اول سے آخر تک گذرے ہین وہ سب چالیس برس
کے کم مین نبی نہین ہوے۔ اور دیکھا آپنے تیسرے آسمان پر حضرت یوسف کو انکی صورت
کے جمال بے مثال کے ساتھ۔ اور دیکھا آپنے چوتھے آسمان پر حضرت ادریس کو کہ اٹھالیا
انکو اللہ تعالے نے اونچے مقام مین اور بزرگی دی انکو۔ یعنے حضرت یوسف کی
حسن وخوبی مشہور ہے مصر کی عورتین انکے جمال بے مثال کو دیکھکر بیخود ہوگئی
تھین یہان تک کہ ترنج کاٹنے کی جگہ اپنے اپنے ہاتھون کو کاٹ لیا اور انکو

شبہ نہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو تیسرے آسمان پر دیکھا۔ اور حضرت ادریس نے بہت سے مرتبے اور کمال اور بزرگی عنایت الٰہی سے پائے تھے اور بہت سے فن انھون نے ایجاد کیے تھے جیسے کپڑا سینا اور ہتھیار کا بنانا اور کیمیاگری اور علم حساب اور علم نجوم اور علم طب وغیرہ سب سے پہلے آپ نے ایجاد کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو چوتھے آسمان پر دیکھا۔ اور دیکھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچوین آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام کو جو محبوب تھے امت مین بنی اسرائیل کی۔ اور دیکھا آپ نے چھٹے آسمان پر موسیٰ کو کہ کلام کیا تھا اُنسے اللہ تعالے نے اور بھید کہا اُنسے۔ یعنے ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے بڑے بھائی تھے اُنکے مزاج مین حلم بہت تھا حضرت موسیٰؑ کے سامنے انتقال فرمایا جبل اُحد کی گھاٹی مین دفن ہوے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پانچوین آسمان مین دیکھا۔ اور حضرت موسیٰؑ کی بہت سی فضیلتین ظاہر ہین کہ وہ اللہ تعالے کے بڑے پیارے نبی تھے کلیم اللہ انکا خطاب تھا اور اللہ سے رازونیاز کی باتین کی تھین اور قوم کی بنی اسرائیل حضرت یعقوبؑ کی اولاد مین ہین اُنکے باپ کا نام عمران تھا ایک سو بیس برس کی اُنکی عمر تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو چھٹے آسمان پر دیکھا اور دیکھا آپ نے ساتوین آسمان پر حضرت ابراہیم کو جو آئے تھے اپنے رب کے پاس ساتھ سلامتی دل اور طبیعت کے۔ پس بچایا انکو اللہ تعالے نے آگ سے نمرود کی اور پناہ دی انکو۔ یعنے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا بہت بڑا مرتبہ ہے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جد امجد ہین جب نمرود مردود نے دین کی عداوت

کے سبب اُنکو آگ مین ڈالا تو حقتعالےٰ نے اُنکے لیے آگ کو پھولون کا باغ کر دیا
اور فرمایا یا نار کونی بردا و سلاما علے ابراھیم ایک سو ستر برس کی اُنکی
عمر تھی بیت المقدس کے مقام خلیل مین دفن ہوے پس حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اُنکو ساتوین آسمان پر دیکھا اور ملاقات کی پھر آپ تشریف لے گئے طرف سدرۃ المنتہی کے اور پہنچ
گئے وہانتک کہ سُنی آپ نے آواز قلمون کے چلنے کی کہ لکھے جاتے تھے کام جاری ہونیوالے پھر پہنچے
آپ اُس مقام خاص تک جو مقام ہے رو برو سامنے ہونے کا ایسا مقام کہ مقرب کیا آپ کو
اللہ تعالےٰ نے اُس مقام مین اور نزدیک کیا آپ کو فائدہ ساتوین آسمان کے
اوپر ایک مقام ہے اُسکو سدرۃ المنتہی کہتے ہین وہان ایک درخت ہے بیر کا اُسکے پتے
ایسے ہین جیسے ہاتھی کے کان اور پھل اُسمین اتنے بڑے بڑے ہوتے ہین جیسے
قریۂ ہجر کے مٹکے اور اُس درخت پر ہزارون فرشتے نور کے مثل پروانون کے چھائے
ہوئے ہین اللہ کی تسبیح و تہلیل کرتے ہین اُس درخت کا ایک پتا اگر زمین پر گرے
تو تمام زمین روشن ہو جاوے۔ اور منتہی اس سبب سے کہتے ہین کہ وہ مقام سرحد ہے اوپر اور
نیچے والون کا یعنے نیچے والے سدرۃ المنتہی تک پہنچ کے اوپر نہین جا سکتے بلکہ جبرئیل
بھی اُس مقام سے پرے نہین جا سکتے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے آگے
بڑھے جبرئیل اُسی مقام مین ٹھہر گئے حضرت نے اُنسے فرمایا اے وحی کی اُٹھانیوالے
آگے چلے آؤ جبکہ مجھکو دوستی مین مخلص پاتے ہو تو پھر میری صحبت سے الگ کیون پھیر
ہو جبرئیل نے کہا کہ مجھکو آگے جانے کی طاقت نہین عاجز ہون میرے بازو مین

قوت نہین اگر اس مقام سے بال کے سر کے برابر بھی آگے جاؤن تو تجلی کی روشنی میرے پرونکو جلا دیگی وہی مقام جبرئیل کا ہے ؎ چنان گرم در تیہ قربت براند۔ کہ در سدرہ جبرئیل ازو باز ماند + اور اوپر والے فرشتے بھی اُس حد سے نیچے اُتر نہین سکتے جب جبرئیل حجاب نور کے قریب آپکی رفاقت سے باز رہے تب حضرت وہان سے تنہا ہزارون پردے نور کے طے کرتے ہوے ایسے مقام مین پونہچے کہ براق بھی چلنے سے باز رہا پھر آپ رفرف پر سوار ہوے رفرف ایک تخت ہے نور کا رنگ اُس کا سبز ہے۔ روشنی اُسکی آفتاب کی روشنی سے ہزار حصہ زیادہ ہے اور اُسپر ستر ہزار پردے جواہرات کے ہین مسافت ایک ایک پردے کی پانسو برس ہے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوح محفوظ تک پونہچے اور لوح محفوظ مروارید سے بنایا گیا ہے کنارے اُسکے سبز زبرجد سے بنے ہوے ہین اور چارون طرف اُسکے یاقوت سرخ جڑا ہوا ہے اور تفسیر حمانی مین آیۂ کریمہ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ کی تفسیر مین لکھا ہوا ہے کہ اطراف لوح محفوظ کے قرآن مجید لکھا ہوا ہے کہ ہر ایک کوہ قاف کے برابر ہے۔ انتہی۔ اور لوح محفوظ عرش کے دامن مین ہے جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہان پونہچے تو اللہ تعالے کے حکم سے اُس لوح محفوظ پر جو لکھنے والے لکھتے تھے اُنکے قلمون کے چلنے کی آواز وہان حضرت سنتے تھے پھر وہان سے دوبدو سامنے ہونے کے مقام خاص تک پونہچے وہان اللہ تعالے نے آپکی بڑی تعظیم کی اور آپ کو بہت ہی نزدیک کیا حتی کہ آپنے درگاہ الٰہی سے ہزار بار اُدْنُ مِنِّي کا خطاب سُنا اور ہر بار آپ کو اور ہی ترقی حاصل ہوتی تھی پھر وہان سے

قریب ہوجا مجھ سے

فتدلیٰ کی نظرگاہ پر پہونچے تو اور ہی حال معائنہ ہوا اور اُٹھا سے حقتعالے نے
آپ کے لیے پردے انوار بزرگی کے اور دکھایا آپکو دونون آنکھون سے سر مبارک کی
اپنی بارگاہ ربوبیت سے جو حق تھا دکھانے کا دکھایا آپکو - خلاصہ یہ ہی کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے کو سر کی انھین دو آنکھون سے دیکھا اور اللہ تعالے سے اسقدر
نزدیک ہوکر ملے کہ دو کمانون کے گوشے ملا دیے جائین بلکہ اس سے بھی کم جیسا کہ
قرآن مجید مین آیا ہے کَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝ یعنے تھا اندازے
دو کمان کے یا زیادہ نزدیک فرد موسیٰ ز ہوش رفت بیک پرتو نگاہ تو عین ذات
بنگری در تبسمی جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس خلوت خاص مین داخل ہوے
تو فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی ۝ کے اسرار سُنے نظم

کلامِ سرمدی بے نقل بشنید	خداوندِ جہان را بے جہت دید
بدید انچہ از حدِ دیدن برون بود	مپرس از باز کیفیت کہ چون بود

جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حقتعالے کو بے کیف و کم اور بے جہت دیکھا - اور
دیکھا جو کچھ دیکھنے کے حد سے باہر تھا تب ثنائے الٰہی اسطرح ادا کی اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ
وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ یعنے سلام واسطے اللہ کے ہین اور رحمتین اور پاکیان
بندگی دل کی اور بدن کی اور مال کی سب واسطے اللہ کے لائق ہی اُسوقت اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کا خطاب سُنا اور اس سلام
کے خلعت مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بھی داخل فرمایا اور کہا

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۵ بیت

چو کردہ وعدہای لطف در گوشش	نکردہ اُمت خود را فراموشش

الحاصل حق سبحانہ وتعالےٰ شانہ نے حضرت کی بہت خاطر اور محبت اور تکریم و تعظیم کی اور حد سے زیادہ آپ کی ناز برداری کی اور پیچھے حق تعالےٰ نے آپکے لیے بچھونے بزرگی کے مقام خاص مین روشنیون مین ذات پاک کی - اور فرض کی گئین آپ پر اور امت پر آپ کی پچاس وقت کی نمازین - پھر بہ سائی عقتعالی نے بدلی بخشش اور کرم کی پس پھیری گئین طرف پانچ نمازون کے جو عمل مین ہین - اور واسطے اُن پانچ وقت کی نمازون کے ثواب ہی پچاس وقت کی نمازون کا آپ کی امت کو جیسا کہ چاہا ازل مین اور حکم کیا اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا کہ جناب سرورانبیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی امت پر پانچ وقت کی نمازین فرض کیجاینگی اور اُن پانچون نمازون کے ادا کرنے سے پچاس نمازون کا ثواب ملیگا اور ہر نیکی کا دس گونہ ثواب ہے جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنے جو آیا ساتھ ایک نیکی کے پس واسطے اُسکے دس ہین مثالین اُسکی یعنے جسنے ایک نیکی کی تو اُسکے لیے ثواب ہے اُسکا دس گونہ پس اس حساب سے ایک وقت کی نماز کا ثواب دس نمازون کا ہوا اور پانچ وقت کی نمازون کا ثواب پچاس وقت کی نمازون کا ملیگا - اور دوسری بات یہ ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم معراج سے پھر کر آنے لگے تو پھر حضرت موسیٰ سے

ملاقات ہوئی اُنھون نے پوچھا کہ تمھاری امت پر کیا حکم ہوا فرمایا پچاس وقت کی نماز حضرت
موسیٰ نے کہا کہ اسقدر نماز ادا کرنا تمھاری امت سے ہرگز نہو سکے گا پھر جاؤ اور معافی چاہو۔
حضرت نے انکے کہنے کے موافق جاکر جناب باری سے عرض کی کہ میری امت سے پچاس
وقت کی نماز نہو سکے گی تو دس نمازین کم ہوئین چالیس نمازین رہین پھر آئے اور حضرت
موسیٰ نے پوچھا کہ کیا حکم ہوا تو فرمایا دس نمازین کم ہوئین۔ کہا پھر جاؤ اور کمی کراؤ الغرض
موسیٰ کے کہنے کے موافق جب جاتے تھے تو جناب باری کی عنایت سے دس نمازین
کم ہوجاتی تھین پس چار مرتبہ مین چالیس نمازین کم ہوئین دس باقی رہین جب پانچوین
مرتبہ گئے تو پانچ نمازین کم ہوئین اور پانچ باقی رہین۔ پھر موسیٰ نے پوچھا کہ اب کیا
حکم ہوا تو فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازون کا حکم ہوا انھون نے کہا کہ آپ کی امت سے میری
امت نہایت قوی اور زور آور تھی باوجود اسکے تین وقت کی نماز جو فرض تھی اُسکا ادا
کرنا نہایت دشوار گذرتا تھا اور آپ کی امت بڑی ضعیف اور کمزور ہے اُس سے ادا کرنا
پانچون وقت کی نماز کا نہایت مشکل ہوگا بڑا شاق گذریگا۔ آپ پھر جائیے اور کمی کرائیے
آپ نے فرمایا کہ مین کئی بار گیا اور نماز کم کرائی اور اب جانا نہایت شرم معلوم ہوتی ہے
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُسکے ادا کرنے کی توفیق ملیگی اسقدر میری امت ادا کرسکیگی
اور ہر بار کے آنے اور جانے مین یہ نکتہ ہے کہ جیسے کسی کو اپنے معشوق کی آمد و رفت
بار بار کی پسند ہوتی ہے یا اُسکے ناز او ر ہٹ کرنے سے عاشق کا دل شاد ہوتا ہے
اسواسطے کئی بار کے آنے جانے مین دفعہ دفعہ کم کرتے کرتے پانچ نمازین رہنے دین اور

عجب تھا کہ آپ اگر پھر جاتے تو یہ بھی معاف ہو جاتین پھر پلٹ آئے اُسی رات مین اور
سچ جانا حضرت صدیق اکبر نے معراج کو آپکی اور تصدیق کی اس بات کی ہر ایک
عقل والے صاحب شعور نے۔ اور جھٹلایا آپ کو قریش نے اور مرتد ہوا وہ شخص کہ گمراہ کیا
اُسکو شیطان نے اور بہکایا اُسکو۔ یعنے جب معراج سے پلٹ آئے اور پہنچے وقت
جنت اور اُسکے درجات اور دوزخ اور اُسکے درکات آپکو دکھائے گئے اور بیت المقدس
مین پھر آئے وہان سے مکہ معظمہ کیطرف متوجہ ہوئے راہ مین قریش کے قافلے دیکھے اور
اس سفر مین معراج کی تین ساعت یا چار ساعت کی دیر لگی نظم راہ زاندازہ برون رفتہ
پے نتوان برد کہ چون رفتہ۔ عقل درین واقعہ حاشا کند عشق نہ حاشا کہ تماشا کند
لکھا ہے کہ جب رات گذری اور صبح ہوئی تو آپنے معراج کا قصہ بیان فرمایا مسلمانون
مین جو عقلمند ذی شعور ہین اُنھون نے اس بات کی تصدیق کی یعنے دل سے سچ جانا۔
سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ نے اُسکی تصدیق کی اور یقین سے مان لیا اس لیے اُنکا
لقب صدیق ہوا بلکہ بعض روایت مین آیا ہے کہ آیہ کریمہ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ الخ
یہ اشارہ خاص حضرت ابوبکر صدیقؓ کیطرف ہے اور کافرون نے سنکر کہا کہ یہ بات عقل سے
بہت بعید ہے پھر بیت المقدس کی نشانیان پوچھین فوراً وہ مسجد نظر انور کے سامنے
صورت پکڑے ہوئے موجود تھی جو کچھ کفار پوچھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے تکلف
بتا دیتے پھر کافرون نے اپنے قافلون کی خبر پوچھی آپنے مفصل کہدیا۔ پس توفیق الٰہی
جسکے شامل حال نہ ہوئی اُسنے انکار کیا اور اکثر کفار آپ کی معراج پر ایمان نہ لائے

بلکہ جھٹلایا خصوصاً ابوجہل وغیرہ اسلیے اسکا لقب زندیق ہوا اور بہت سے کچے مسلمان وہ بھی آپ سے پھر گئے انکا اصل جسنے نمانا اور جھوٹ جانا وہ مرتد اور زندیق ہوگیا۔ غرض کہ حقسبحانہ تعالےٰ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج پر بلایا تاکہ آپ ملک اور ملکوت کی نشانیان دیکھین اور انکا حال اہل عالم سے کہین۔ اسمین یہ مطلب تھا کہ انکار کرنیوالون کا جھٹلانا اور اقرار کرنیوالون کا سچ جاننا ظاہر ہوجائے اور منافق اور موافق مین امتیاز ہوجائے

خوشبو کرے خدا تو مزار اس ہمام کی
خوشبوے پاکیزہ سے درود و سلام کی

رسالت شریف کے اظہار کے بیان مین

پھر ظاہر کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نفس کو اپنے عرب اور عجم کے گروہون پر اسطرح سے کہ مین رسول اللہ کا ہون حج کے دنون مین۔ پس ایمان لائے آپ پر چھ آدمی انصار مین سے کہ خاص کیا انکو اللہ تعالےٰ نے ساتھ رضامندی اپنی کے یعنے مکے شریف مین حج کے واسطے ہر شہر کے لوگ چارون طرف کے جمع ہوے تھے اس بڑی بھیڑ مین ہر ایک فرقے کے سامنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رسالت کو ظاہر کیا کہ مین اللہ کا بھیجا ہوا ہون تمھاری ہدایت کیواسطے آیا ہون سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر انمین چھ آدمی انصار مین سے آپ پر ایمان لاے حق تعالےٰ نے اپنے مقبول بندون مین انصار کو داخل کرلیا اور انسے راضی ہوگیا۔ انصار کہتے ہین مدد دینے والونکو وہ ایک جماعت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے ہجرت کے دنون مین

آپکی مدد کیواسطے کیونکہ آپ مدینے پونہچکر حضرت کی اور مسلمان لوگونکی جان و مال سے خبرداری
اور مدد دہی کی تھی اُن لوگونکو انصار کہتے ہین یعنے مدد دینے والے اور حج کیا انھین لوگون
مین سے سال آیندہ مین بارہ مردون نے اور بیعت کی اُنھون نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت چھپا کر
پھر جب پھر گئے وہ لوگ تب ظاہر ہوا اسلام مدینۂ منورہ مین پس ہو گئی پناہ کی جگہ اسلام کی
اور ٹھکانا اُسکا۔ یعنے سال آیندہ مین بارہ مردون نے حج کیا اور کافرون کے ڈر سے بیعت کی
اُنھون نے جہاد کرنے پر حضرت کے ہاتھ پر۔ پھر جب وہ لوگ مدینے مین پھر گئے تو اپنا اسلام
وہان ظاہر کیا پھر رفتہ رفتہ وہ جگہ مسلمانون کی جاے پناہ ہو گئی اور آئے آپکے پاس تیسرے
برس مین تہتر یا پچہتر مرد اور دو عورتین گروہ اوس اور خزرج کے لوگون مین سے پس
بیعت کی اُن سبھون نے آپکے ہاتھ پر اور مقرر کیا آپنے اُن سب پر بارہ سردار بڑے مرتبے
والے تاکہ سرداری کرے ہر ایک اپنے گروہ پر پس ہجرت کی طرف اُنکے مکے سے دین اسلام
والے گروہ نے۔ اور چھوڑا اُنھون نے اپنے وطنون کو بسبب رغبت کے اُس ثواب مین جو مقرر
کیا گیا ہے واسطے اُسکے جسنے چھوڑا کفر کو اور ترک کیا اُسکو۔ یعنے اُن لوگون نے مسلمان ہو کر
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت مین اور دین اسلام کے خیال سے اپنا مال اور زر اُٹھا دیا
اور گھر بار وطن چھوڑ کر پردیس مدینے کی طرف نکل گئے اُنکا نام مہاجرین ہے اُن کے
حق مین اللہ تعالے فرماتا ہے۔ یعنے پس جن لوگون نے چھوڑا اور نکالے گئے وطنون سے
اپنے اور دُکھ اُٹھایا راہ مین ہماری اور لڑے اور مارے گئے۔ البتہ مٹا دونگا مین اُنسے
گناہ اُنکے اور داخل کرونگا اُنکو بہشت مین کہ بہتی ہین نیچے سے اُنکے نہرین۔ انتہی۔ اور دوسرے

کفار قریش اسبات سے کہ بلجاویں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہین اصحابون سے اپنے جا کر
جلدی سے۔ پس صلاح کی اُن سبھون نے مار ڈالنے پر آپکے سو بچار کیا آپکو حقتعالے
نے فریب اور مکر سے اُن دشمنون کے اور نجات دی آپکو اُن سے یعنے حضرت نے
اپنے اصحاب کو رفتہ رفتہ ہجرت کرادی اور سب مدینے منورہ پونہچگئے اسبات سے کفار ڈرے
ایسا نہو کہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی وہان جا پونہچین اور لشکر جمع کرکے اپنے اصحاب
کو ہمراہ لیکر ہم سے لڑین اسواسطے سب کافرون نے یہ مصلحت کی اور یہ تجویز ٹھہرائی کہ حضرت
کو قتل کر ڈالنا چاہیے تاکہ سب طرح کا فساد اور جھگڑا اٹھجاے پس کافرون کے اس مشورے
کی خبر حقتعالے نے حضرت کو دی اور آپکو بھی ہجرت کا حکم ہوا چنانچہ آیہ کریمہ
وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ مین بھی ہجرت کرنے کا بیان ہے۔

خوشبو کرای خدا تو فزا اس مشام کی	خوشبوی پاکیزہ سے درود و سلام کی

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص ہجرت کے بیان مین

اور حکم ہوا اللہ کا خاص حضرت کو ہجرت کرنے مین اسلیئے کہ تا کا آپکو مشرکون نے
تاکہ او تارین آپکو اپنے گمان سے حوضون مین موت کے۔ پس نکلے آپ طرف
انکھین کے اور پھینکی سرون پر انکھین دشمنون کے خاک مٹھی بھر کر اور مٹی سے مارا آپنے
منھہ پر انکے۔ خلاصہ یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات خاص کو حقتعالے کا
جب حکم ہوا کہ تم یہان سے ہجرت کر جاؤ تب آپنے پچھلی رات کو اپنے بچھونے پر حضرت علی کرم
اللہ وجہہ کو سلا دیا اور مٹھی بھر خاک لیکر گھر سے نکلے اور کفار اسوقت دروازے پر قتل

کرنے کو آپ کی تاک میں کھڑے تھے تاکہ موقع اور محل دیکھکر آپ کو قتل کر ڈالیں تو سب باتوں کا کھٹکا مٹ جاویگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شَاهَتِ الْوُجُوْهُ کہکر اپنے ہاتھ کی مٹی اُن کافروں کے منھ پر پھینک ماری تو وہ خاک سب کافروں کی آنکھوں میں پڑ گئی تب وہ کافر سب کے سب گویا اندھے ہو گئے اور آپ اُنکے سامنے سے نکلے چلے گئے جسکا ذکر حقتعالے قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى یعنے اور نہیں پھینکی تو نے مٹھی بھر خاک جب پھینکی تو نے ولیکن اصل میں حقتعالے نے پھینکی اور قصد کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غار ثور کا اور مرتبہ پایا حضرت صدیق اکبرؓ نے ہجرت میں آپ کے ساتھ دینے کا اور ٹھہرے اُس غار ثور میں دونوں صاحب تین دن تک نگہبانی کرتے تھے کبوتر اور مکڑیاں جو حق ہے نگہبانی کا آپ کی ۔ یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے نکلکر پہلے حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ کے مکان پر تشریف لائے وہ حضرت کو اپنے کاندھے پر چڑھا کر انگوٹھوں کے بھل چلتے ہوے غار ثور تک لے آئے حدیث صحیح میں آیا ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے ہجرت کی رات میں حضرت کے ساتھ دینے کے سبب سے وہ مرتبہ پایا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنی تمام عمر کی نیکیوں کو حضرت صدیق اکبرؓ کی نذر کرتا ہوں جو فقط ہجرت کی رات کا ثواب مجھکو دیدیں ۔ اور حضرت عمرؓ کی نیکیاں اسقدر ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جتنے آسمان کے تارے ہیں بلکہ اُس سے بھی زیادہ ۔ پس جب حضرت رسول مقبولؐ صدیق اکبرؓ کو ساتھ لیکر اُس غار ثور کے اندر داخل ہو چکے تب اُس غار کے ایک

لناتے پر کبوترون نے انڈے دیئے اور مکڑیون نے خوب گھنا جالا چھا دیا تاکہ دیکھنے والی
کو یہ شبہ بھی نگذرے کہ کوئی اس غار مین چھپا ہے بلکہ ایسا ہی ہوا کہ کفار خبر پاکر آپ کو ڈھونڈتے
ڈھونڈتے وہان آئے مکڑی کا جالا اور کبوتر کے انڈے سیتے ہوئے دیکھکر غار کے منھ
تک آکے پھر گئے بیت رونق فزا وہ غار مین جب بیگمان ہوئے + برج شرف مین
دو مہ انور نہان ہوئے + اُن کافرون کو یقین ہوا کہ اس غار کے اندر کوئی نہین ہے اور حضرت
صدیق اکبرؓ فرماتے ہین کہ اگر کفار اسوقت غار کے نزدیک اپنے پیرون کے طرف دیکھتے
تو ہمپر اُنکی نظر صاف پڑجاتی۔ اللہ تعالےٰ نے اسوقت کبوترون کے انڈے اور مکڑیون کے
جالے سے وہ کام لیا کہ وقت پر زرہ اور بکتر اور توپ اور گولے اور کوٹ اور قلعے سے
ایسا کام نہین نکلتا۔ اور بعض راویون سے منقول ہے کہ حرم شریف مین جو کبوتر ہین وہ اُس
کبوتر کے جوڑے کی نسل مین ہین اس سبب سے آجتک اُنکو کوئی نہین ستاتا۔ پھر نکلے
دونون صاحب اُس غار سے رات کو پیر کی اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبرؓ تھے
سوار تھے اچھی سواری پر۔ اور سامنے آپڑا اور ڈھونڈنکا آپ کو راہ مین سراقہ نے پس عاجزی اور
زاری کی حضرت سے سراقہ کے حق مین اللہ تعالےٰ سے اور دعا کی آپ نے دعاے جلد

یعنے حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ سلم کی ہجرت کا حال سنکر پہلے دو اونٹنیان
پال رکھی تھین ایک حضرتؐ کے واسطے اور ایک اپنے واسطے۔ انھین دو اونٹنیون پر
سوار ہوکر دونو صاحب مدینہ منورہ کیطرف راہی ہوے جب مکے کی سرحد سے باہر نکلے کافرون
نے خبر پائی کہ حضرت آج مکے سے باہر نکل گئے تو ایک کافر جسکا نام سراقہ تھا اُس نے حضرتؐ کا

پیچھا کیا گھوڑے پر سوار تھا آپکے قریب آ پونہچا اور حضرت کو ڈانٹا آپنے اُسکے حق مین
بد دعا کی پس دھنس گئے پانون اُسکے گھوڑے کے زمین سخت کڑی مین - اور مانگنے لگا
سُراقہ آپسے امان پس امان دی آپنے اُسکو - یعنے حضرت نے سُراقہ کے حق مین بد دعا
کی تو اُسکے گھوڑے کے دو پانون زمین مین دھنس گئے اور وہ زور کرکے نکالتا تھا تو پانون
نہ نکلتے تھے بلکہ خود بھی زمین مین دھنسنے لگا تب عاجزی کے ساتھ آپسے امان مانگی پھر آپنے
اُسکے لیے دعاے خیر کی زمین نے اُسکو چھوڑ دیا - سُراقہ اپنی جان لیکر بھاگا - اور کہہ گیا کہ
اب جو کوئی اور ادھر آپ کو پکڑنے کے ارادے سے آئیگا تو اُسکو بھی لوٹا دونگا - اِدھر
آنے نہ دونگا - سبحان اللہ آپکے دل مین کیا رحم تھا کہ اُسکی عاجزی کہنے سے آپنے اُسیوقت اُسکے
واسطے دعاے خیر کی اور عذاب سے بچا دیا - برخلاف حضرت موسیٰؑ کے کہ جب قارون نے
اُنسے نافرمانی کی اُنھون نے بد دعا کی تو قارون زمین مین دھنس چلا اُسوقت اُسنے حضرت
موسیٰؑ سے بہت کچھ خوشامد کی اُنھون نے ایک نہ سُنی اور ہمارے حضرت کی ذات بابرکات
رحمۃ للعالمین ہے سُراقہ کے گڑگڑانے پر اُسیوقت رحم آگیا اُسکو زمین مین دھنسنے سے باز رکھا

خوشبو کر اے خدا تو مزار اُس ہمام کی
خوشبوے پاکیزہ سے درود و سلام کی

مقام قُدید مین پونہچنے کے بیان مین

اور پونہچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام قُدید مین مکان پر اُمِّ معبد خزاعیہ کے - اور ارادہ کیا
آپنے مول لینے کا گوشت اور دودھ اُس سے پس تھی گھر مین اُسکے کوئی چیز ان دونون مین سے

کہ مقرر چاہتے تھے آپ اسکو۔ یعنے قدید ایک مقام کا نام ہے مدینے کی راہ مین جب وہان
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہونچے تو ابو معبد خزاعیہ زمیندار کے مکان کے پاس اُترے
تو گوشت اور دودھ کھانے کو جی چاہا کئی دن سے نہین کھایا تھا اور آپکو گوشت اور
دودھ سے بہت رغبت تھی اُسکی تلاش ہوئی تو دونو مین سے ایک چیز بھی وہان نہ ملی۔
اُس زمیندار کے بیٹے کا نام معبد ہے اور اُم معبد اُسکی مان کیطرف خطاب ہے اور ابو معبد اُس لڑکے کے باپ کو کہتے تھے
اُن دونون مرد اور عورت کی یہی کُنیت مشہور تھی مرد کا نام تھا عبد اللہ اور بیٹے کا نام تھا معبد اور معبد کی
مان کا نام تھا عاتکہ خالد خزاعی کی بیٹی اور عبد اللہ کی کنیت تھی ابو معبد یعنی معبد کا باپ اور یہ عبد اللہ اُسی خزاعیہ
کے قبیلے سے تھا اور معبد کی ماں کی کنیت ام معبد تھی یعنے معبد کی مان پس نظر کی آپنے
طرف ایک بکری کے جو گھر مین تھی اُسکے بیٹک کے پیچھے ڈال رکھا تھا اُسکو بڑھاپے کی
کمزوری تھی چرنے سے۔ پس اجازت چاہی آپنے معبد خزاعی کی ماں سے دودھ دوہنے مین
اُس بکری کے سو حکم دیا اُسنے آپکو اور بولی کہ اگر ہوتا اُس بکری مین دودھ تو البتہ دوہتے
ہم اُسکو۔ یعنے ابو معبد خزاعی جو زمیندار تھا اُسکے گھر مین ایک بکری تھی نہایت بوڑھی
ضعف اور کمزوری سبب سے اور بکریون کے ساتھ چرنے کو نہین جا سکتی تھی گھر مین ہی
رہتی تھی حضرت نے معبد کی ماں سے دودھ دوہنے کی اجازت چاہی اُسنے حکم دیا اور بولی کہ
اگر یہ بکری دودھ دوہنے کے قابل ہوتی تو البتہ دوہتے ہم اُسکو پس ہاتھ پھیرا حضرت نے
تھنون پر اُس بکری کے اور دعا کی اللہ سے جو مالک اور ولی ہے اپنا۔ پس دودھ اُترایا اُسکے
تھنون مین اور دوہا آپنے اور پلایا ساری قوم کو اور خوب سیراب کر دیا اُنکو پھر دودھ

دوہا آپ نے اور بھر دیا دودھ کے برتن کو اور چھوڑ دی اُسکو معبد کے ماں کے پاس نشانی ظاہر پس آیا ابو معبد اور دیکھا دودھ کو سو لے گیا اُسکو تعجب نہایت درجے تک اُسکے۔ یعنے وہ بکری حضرتؐ کے معجزے سے گویا جوان ہوگئی اور اسقدر دودھ دیا کہ حضرتؐ نے ساری قوم کو خوب جی بھر کر پلایا اور ایک برتن مین اور دودھ دوہا ہوا بھر کر معبد کی ماں کو دیا اور وہ بکری حضرت عمرؓ کے خلافت کے زمانے تک زندہ تھی اور دودھ دیتی رہی جب ابو معبد آیا اور دودھ دیکھکر نہایت تعجب کیا۔ اور پوچھا ام معبد سے کہ کہان سے ملا تجھکو یہ دودھ اور نہین کوئی بکری دودھیل گھر مین کہ دیوے کوئی قطرہ بھی دودھ کا۔ پس کہا ام معبد نے کہ گذر گیا نزدیک ہمارے ایک مرد بزرگ برکت والا ایسی اور ایسی صورت والا بیان کین اُسنے خوبیان بدن مبارک کی اور صفتین اخلاق حمیدہ کی آپ کی۔ پس کہا ابو معبد نے کہ یہی نبی سردار ہین قریش کے اور قسم کھائی ہر طرح کی اسبات پر کہ اگر دیکھتا وہ حضرتؐ کو تو ایمان لاتا آپ پر اور پیروی کرتا آپ کی اور نزدیک رہتا آپکے۔ یعنے ابو معبد نے جب آپکا یہ معجزہ دودھ زیادہ ہونے کا سنا اور دیکھا اور صفت آپکی خوب معلوم کرلی تو گھر سے آپ کی تلاش مین نکلا یہان تک کہ مدینۂ منورہ مین پونہچکر آپ سے ملاقات کی اور اسلام لایا اور آپ پونہچے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینۂ منورہ مین دوشنبے کے دن بارہوین تاریخ مین ربیع الاول کی اور روشن ہوگئے بسبب تشریف لیجانے آپکے سورج سے آپ کی روشنیون کے اطراف و جوانب مدینۂ پاک کے اور ملاقات کی آپ سے انصار نے اور اُترے آپ موضع قبا مین اور بنیاد ڈالی مسجد کی وہان پرہیزگاری پر آپنے۔ قبا ایک

موضع ہے مدینۂ منورہ کے قریب جب وہان آپ پونچے تو ہر ایک انصاری نے چاہا کہ حضرت چل کے ہمارے مکان مین اُترین آپکو سب کی خاطر منظور تھی تو فرمایا جہان میری

اونٹنی بٹھلائے مین وہان ہی اُترون گا
خوشبو کرے خدا تو مزار اُس ہمام کی
خوشبوی پاکیزہ سے درود و سلام کی

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حلیۂ شریف یعنی سراپا کا بیان

اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامل تر سب آدمیون سے پیدائش اور خصلت ذاتی اور اچھی صفتون مین۔ میانہ قد تھا۔ سفید رنگ ملا ہوا سرخی سے۔ بڑی بڑی آنکھین سرمہ لگی ہوئی تھین دونون۔ لانبی لانبی پلکین۔ بیشک عنایت ہوئین اور دیکھی تھین باریک دو ابرو آپکو۔ یعنے قد شریف آپکا میانہ تھا آدمیون مین کسی کی قامت کے مشابہ نہوتا تھا چلتے وقت نہایت خوشنمائی اور حسن اور خوش خرامی اور رعنائی ظاہر ہوتی تھی اور رنگ سفید مائل بسرخی جیسے گلاب پھول کا رنگ اور چشم مبارک آپ کی بڑی بڑی بغیر سرمے کے سیاہ گویا سرمہ لگائے ہوئے تھین اسمین سرخ سرخ ڈورے کھنچے ہوئے شرم سے بھری ہوئی تھین اور لانبی لانبی پلکین تیر کی وضع دار اور پتلی پتلی بھوین کمان کیطرح خمی ہوئین ہر دو ابرو ملی ہوئی نہیں پیوستگی قریب تھی پھاک پڑے ہوئے دانت خوشنما تھے اور کھلا ہوا منھہ خوبصورت تھا آپکا۔ اور چوڑی پیشانی چمکتی ہوئی چاند کیطرح۔ اور نرم اور برابر دونو رخسارے دکھائی دیتے تھے اور ناک پر آپکے کچھ اُبھری ہوئی خوشنما دو رگین بہت خوبصورت تھین یعنے دندان مبارک آپکے

پھاک پڑے ہوئے بہت خوشنما موتیون کی طرح صاف اور چمکدار تھے جب تبسم فرماتے
تو گوہر آبدار کیطرح دانتونکی چمک سے در او دیوار منور ہوجاتے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
ایک رات کپڑا سیتی تھین اتفاقاً سوئی ہاتھ سے گرپڑی اور چراغ بھی بجھ گیا جیسا دیکھکر
حضرت نے تبسم کیا تو آپ کی دانتونکی روشنی مین حضرت عائشہؓ کو سوئی ملگئی۔ اور دہان
مبارک آپ کا کھلا ہوا اگردہ اسکا خوشنما۔ لبہاے مبارک تازہ گلاب پھول کی پتی کیطرح سرخ
اور نازک۔ بات کرنے کے وقت گویا رحمت کا شہد ٹپکتا ہے۔ اور پیشانی مبارک آپ کی
چوڑی چاند کیطرح صاف اور نورانی۔ اور رخسار مبارک آپکے نرم نرم نہایت نازک نور سے
بھرے ہوے گویا دو طرف آفتاب عالمتاب نورانی نقاب دکھائی دیتے تھے + اور آپ کی ناک
آلائشون سے پاک پُر انوار او بلند تھی شمع کی لو کیطرح اُسپر نور کا اُبھار تھا اور اُسپر دو رگ تھی
اُبھری ہوئی بہت ہی خوشنما اور دل پسند تھی اور گردن مبارک آپ کی ایسی خوشنما گویا چاندی
کی ڈھلی ہوئی تھی اور چہرہ پر نور آپ کا نہ تدویر تھا بالکل گول نہ تھا نہایت پیارا رنگ
گوری سرخی ملی ہوئی اُسپر نور کے شعلے چمکتے ہوے تھے گویا جمال الٰہی کا ایک آئینہ پر صفا تھا
تھا فرق درمیان دونون کاندھون کے کشادہ تھی دونو ہتھیلیان + گوشت بھرے ہوے تھے
جوڑ بند اعضا کے + تھا کم گوشت ایڑیون کا آپکے + بڑی گھنی تھی داڑھی آپ کی + بڑا تھا سر
مبارک + بال سر کے بڑے تھے لو لکیون تک کانون کے۔ اور درمیان دونو کاندھون
آپکے مہر تھی نبوت کی تحقیق چھپا لیا تھا اُسکو نور اور اُسکے ابھار نے فائدہ اور دست
مبارک دراز تھے اور کلائیان چوڑی اور پُر گوشت اور ہاتھ کی دونو ہتھیلیان چوڑی

اور دیبا سے بھی زیادہ نرم تھیں اور انگلیاں لانبی لانبی موافق اعتدال کے نہ بہت بڑی
تھیں نہ بہت چھوٹی اور ناخن شریف نہایت خوبصورت نئے چاند سے بہتر + اور جوڑ ہر عضو کا
پر گوشت اور مضبوط ایک سے ایک خوبصورت نہایت عمدہ تھا + اور پنڈلیاں ہر دو بہت
مصفا اور معتدل تھیں نہ بہت موٹی نہ بہت باریک نہ اسقدر لانبی نہ چوڑی + اور ہر دو پانو
نہایت عمدہ تھے اور ایڑیوں پر گوشت تھوڑا تھا + اور تلوے پانوں کے بہت گہرے
تھے راہ چلتے وقت خاک سے اونچے رہتے تھے راستے کی مٹی سے کبھی آلودہ نہ ہوتے +
اور داڑھی مبارک آپ کی کمال زیب دینے والی اور خوب گھنی ہوئی اور گرد تھی نہایت
خوب نظر آتی تھی + اور سر اطہر آپ کا کلان تھا بحد اعتدال نہ بہت بڑا نہ بہت چھوٹا یہ
کھلی نشانی سرداری کی تھی + اور بال سر کے بہت سیاہ خوشبودار گھونگر والے اسقدر کہ
نہ بہت سیدھے نہ بہت پیچاں کبھی کان کی لو لک تک رہتے کبھی کاندھے تک پہنچتے
تھے اور دونو کان آپکے صدف کیطرح خوشنما نزدیک اور دور سے یکساں سننے والے +
اور دونو کاندھے آپکے اونچے اونچے اور انپر بال تھے اور دونوں کچھ جدائی تھی اور دونو
کاندھوں کے درمیان جسم مقام پر مہر تھی نبوت کی اُسکے اوپر خدا کے نور کا ایک ابھار تھا جسکی
صفت کا بیان نہیں ہو سکتا ہے اور بغل شریف آپکی صاف جس سے مشک کی خوشبو ظاہر
ہوتی تھی اور سینہ نور گنجینہ آپکا چوڑا اور ابھرا ہوا اور شکم انور صاف اور ہموار اور سینے سے
ناف تک باریک بالوں کا ایک خط ظاہر تھا + اور سر سے پانوں تک بدن صاف اور
ہموار بغیر بالوں کے تھا + اور نور کے لمعے بدن پر ایسے چمکتے تھے گویا نور کی مچھلیاں دریا میں

تیرتی ہین۔ جسم شریف آپکا کمال روشن اور نورانی تھا۔ ہر عضو بدن مبارک کا نہایت خوشنما اور کمال دلکش اور دلربا تھا چنانچہ براء بن عازب صحابی فرماتے ہین کہ مین نے حضرت کو شب ماہ مین حلہ سرخ دھاری دار پہنے ہوے دیکھا چشم شوق سے بار بار آپکے جمال پرانوار کو مین دیکھتا تھا اور ماہتاب پر نظر کرتا تھا قسم ہے خداے بزرگ کی کہ جسم شریف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تھا بلکہ اُس سے زیادہ پرنور تھا اور آپکے پسینے کے قطرے موتیون کیطرح چمکتے تھے اور خوشبو اُسکی بہتر تھی خوشبو سے مشک کی اور جھومتے تھے آپ راستہ چلتے وقت وہ جھومتے ہوئے چلنا ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اُترتے ہین نیچے کو اوپر سے اور چڑھتے ہین نیچے کیطرف سے اوپر کیطرف آتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے مصافحہ کرنیوالے کے ساتھ دست مبارک سے اپنے پس پاتا تھا وہ شخص حضرت سے مصافحہ کرنے کے سبب سے اپنے ہاتھ مین تمام دن خوشبو رنگ برنگ کے پھولون کی۔ اور رکھتے تھے آپ اپنا ہاتھ سر پر جس لڑکے کے پس پہچان جاتا تھا ہر کوئی چھونا آپکا اُس لڑکے کے سر کو سب لڑکون مین سے اور جان لیتا تھا آپکے۔ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرتے تھے اُس لڑکے کے سر سے خوشبو آیا کرتی تھی سب لوگ پہچان لیتے تھے کہ اسکے سر پر حضرت نے ہاتھ پھیرا ہے اور چمکتا تھا چہرۂ شریف آپکا جیسے چمکتا ہے چاند چودھوین رات مین۔ کہتا تھا آپکی تعریف کرنیوالا کہ نہین دیکھا مینے پہلے آپکے اور نہ بعد آپکے مثل آپکا اور نہ کوئی آدمی دیکھیگا مثل آپکے حقیقت مین آپکا مثل تمام عالم مین نہین ہوا اور قیامت تک نہ ہوگا

خوشبو کرے خدا تو فرا اُس ہمام کی
خوشبوئے پاکیزہ دے درود و سلام کی

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات خاص کی صفتوں کے بیان مین

اور تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بڑے سخت شرم والے اور نہایت عاجزی کرنیوالے گانٹھ لیتے تھے جوتے کو اپنے اور پیوند لگا لیتے تھے اپنے کپڑے مین اور دودھ دوہ لیتے تھے بکری کا اپنی اور چلتے پھرتے تھے خدمت مین اہل وعیال کے اپنے ساتھ عادت اچھی اور پسندیدہ کے اور محبت رکھتے تھے محتاجون سے اور بیٹھتے تھے انھین کے پاس اور عیادت کو جاتے تھے انھین محتاجون اور بیمارون کی اور ساتھ جاتے تھے اُنکے جنازون کے اور حقیر نہین جانتے تھے حقارت نکرتے تھے کسی ایسے فقیر کی کہ عاجز کیا ہو اسکو بیکسی اور محتاجی نے اور جلا یا ہو اسکو یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک مین اسقدر شرم وحیا تھی کہ آپ کی نگاہ ہر وقت نیچی رہتی تھی دوبدو چار آنکھ ہوکر لوگون سے بات کرنا آپ کا معلوم نہین ہوتا اور آپکے مزاج مبارک مین معاذ اللہ کسیطرح کا کبر اور غرور نہ تھا بلکہ نہایت درجہ کی انکساری اور عاجزی تھی جیساکہ مصنف رحمہ اللہ نے بیان کیا اور آپنے اہل بیت کے ساتھ بڑی بے تکلفی اور خوش مزاجی سے سیر کرتے تھے اور کسی کے رنج کی کوئی بات خلاف حکم خدا کے نکرتے تھے خصوصا جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کے جان و دل سے عاشق زار تھے اور وہ آپ کی غمخوار اور جان نثار تھین چنانچہ آیۂ کریمہ مین خاص آپ ہی کی صفت

صفت مذکور ہے قولہ تعالیٰ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ
الخ یعنے اور پاکیزہ عورتین ہین واسطے پاکیزہ مردون کے اور پاکیزہ مرد ہین واسطے پاکیزہ عورتون
کے۔ اور آپ کی صفتون مین سے یہ بات بھی ہے کہ جو کوئی مسلمان محتاج بیمار ہو جاتا تو حضرت
اُسکے دیکھنے کو اُسکے گھر تشریف لیجاتے اور اُسکو دلاسا اور تسکین دیتے اور اُسکے واسطے
دعاے خیر فرماتے اور جو کوئی اُنمین سے مرجاتا تو آپ اُسکی تجہیز اور تکفین مین شریک
ہوتے اور اُن لوگون کی بہ نسبت آپ خود اُس مصیبت کا کام زیادہ کرتے تھے اور سواے
اسکے کسی دل جلے فقیر محتاج کو آپ حقیر اور ذلیل نہین سمجھتے تھے محتاجی کے سبب سے وہ کیسا ہی
خاک مین لوٹتا ہو بلکہ اُسکے پاس بیٹھتے تھے اور قبول کر لیتے تھے عذر کو عذر کرنیوالے کے اور
برابری نکرتے تھے کسی کی ایسی بات مین جو اُسے بُری لگے اور چلتے تھے آپ ساتھ بوڑھون
ضعیف کے اور ساتھ غلامون کے۔ اور نہین ڈرتے تھے آپ پادشاہون سے اور غصہ
کرتے تھے آپ واسطے اللہ تعالیٰ کے اور راضی رہتے تھے آپ اُسکی رضا پر۔ یعنے جب
کسی سے کچھ خطا اور قصور ہو جاتا تھا اور وہ عاجزی کرتا تو آپ فوراً معاف کر دیتے تھے۔ اور جو
آپکے ساتھ برائی کرتا تو آپ اُسکے ساتھ برائی نکرتے بلکہ بھلائی کرتے کیونکہ جب لڑائی کرنیوالون
نے بُری بات کو چھوڑا کہ سب اُسکو بُرا جانتے ہین تو بھلائی کرنیوالون سے اچھی بات کیونکر
چھوٹے کہ سب اُسے اچھا جانتے ہین اور ضعیف بوڑھون کے ہمراہ اسواسطے چلتے تھے
کہ یہ کہین گرنے لگین یا کمزوری سے اُنکے قدم لڑکھڑائین یا ٹھوکر کھاکر گرنے لگین تو اُن کو
سنبھال لین۔ اور غلامون کے ساتھ اسلیے چلتے تھے کہ وہ اپنے دلون مین یہ نہ سمجھین کہ جناب

رحمۃ للعالمین ہمکو حقیر اور ذلیل جانتے ہین آپ ضعیفون اور بیکسون اور بیوارثون کے
کام خود کیا کرتے تھے + سودے خرید لادیتے تھے اُنکے بوجھ اور بار پونہچا دیا کرتے تھے
جو کچھ اُنکی ضرورت ہوتی تھی اُسکو آپ پوری کرتے تھے + گھر گرہستی کے کامون مین سودا
خریدنے مین آٹا دال لکڑی وغیرہ اپنا یا غیر کا لادیتے ہین آپ کو عار نہ تھی برخلاف اُس وقت
کے اگر کوئی مسلمان عزت دار یا کوئی مولوی مطیع سنت اپنے گھر بار کا سودا خریدے تو
جاہل لوگ اور کٹھ مُلّا لوگ اُسپر ہنستے ہین بلکہ اُسپر طعن کرتے ہین اور اُسکو حقیر سمجھتے ہین اور
چلتے تھے آپ پیچھے اپنے اصحابون کے اور فرماتے تھے کہ چھوڑ دو جگہ میری پیٹھ پیچھے واسطے فرشتون
روحانی کے ۔ اور سوار ہوتے تھے آپ اونٹ پر اور گھوڑے پر اور خچر پر اور دراز گوش پر
جو بعضے بادشاہون نے آپکی طرف نذرانے مین بھیجا تھا اُسکو ۔ یعنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم راہ مین ادب
کے سبب آپ کے پیچھے پیچھے چلتے تھے آپنے تعظیم کی روسے اُنکو منع کیا کہ میرے پیچھے نچلو بلکہ
بعض وقت آپ اُنکے پیچھے ہوجاتے اور اُنکو اپنے آگے کرتے ۔ یہ بات مصلحت سے خالی نہین
چنانچہ قاعدہ ہے کہ تزک شاہی آگے ہوا کرتا ہے اور پیچھے آپ کی جلو مین روحانی فرشتے
چلتے تھے اسلیے پیچھے چلنے سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو منع کیا کہ یہ فرشتونکی جگہ ہے ۔ اور باندھ لیتے
تھے آپ پیٹ پر اپنے پتھر شدت سے بھوک کی حالانکہ تحقیق دیے گئے تھے آپ کنجیان
تمام خزانون کی روے زمین کے اور عرض کیا آپ سے پہاڑون نے اسطرح کہ ہوجائین آپکے
لیے سونا ۔ پس انکار کیا آپنے اُس سے + یعنے جسوقت آپکو کھانا میسر نہوتا تھا تو آپ بھوک کی
سختی اور شدت مین پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے تاکہ آنتین دبی رہین حالانکہ اللہ تعالیٰ نے

آپ کو تمام خزائنہ غیب کی کنجیان عطا فرمادی تھین کہ جسقدر چاہو مال خرچ کرو سب تمھارے
واسطے ہے آپنے فرمایا کہ مجھے کیا کرنا ہے حق تعالی نے فرمایا کہ پھر کیا چاہتے ہو آپنے
کہا مین چاہتا ہون کہ ایک روز بھوکا رہون اور صبر کرون اور ایک روز کھاؤن
اور شکر کرون - اور یہ بھی ایک روایت مین آیا ہے کہ جناب باریتعالی سے نے ارشاد کیا
کہ آپ اگر کہیے تو مدینے کے نالون کو سونے اور چاندی سے بھر دون جتنا مال چاہو خرچ
کرو آپنے فرمایا مجھے کچھ ضرورت نہین اور پہاڑون نے بھی آپ سے عرض کی کہ اگر آپ فرمائے
تو ہم خدا کے حکم سے سونے کے ہو جائین جسقدر مال چاہیے خرچ کیجیے فرمایا مجھے کچھ حاجت نہین
اور تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کم کرتے دنیا کی فضول باتونکو اور پہلے ہی آپ سلام کرتے
تھے اس شخص سے جو ملتا تھا آپ سے اور لانبی پڑھتے تھے نماز اور چھوٹا سا پڑھتے تھے خطبہ جمعے کا
اور الفت کرتے تھے شریفون سے اور تعظیم کرتے تھے بزرگی والونکی اور تحمل کرتے تھے آپ
اور نہ کہتے تھے مگر سچی بات جسکو دوست رکھے اللہ تعالے اور راضی ہو اُس سے - یعنی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم بیہودہ باتین نہین کرتے تھے اور جس شخص سے ملاقات ہوتی تو پہلے آپ ہی
اُس سے سلام علیک کرتے لڑکا ہو یا جوان ہو یا بوڑھا ہو یا مرد ہو یا عورت غرض کوئی ہو اُسکو
پہلے آپ سلام کرتے تھے برخلاف اس زمانے کے لوگون کے جو نئے نئے منشی اور مولوی اور مولانا
بنے ہوے ہین کہ اگر غریب لوگ مسلمان سلام علیک کرتے ہین تو اُنکو جواب تک نہین دیتے
اگر کسی کی خاطر ایسی ہی منظور ہوئی تو آنکھون سے اشارہ کر دیا یا ہاتھ اٹھا دیا کرتے ہین اور جو
مالدارون سے ملاقات ہوئی تو بخوبی تمام انکو سلام کرتے ہین اور مزاج شریف کا حال پوچھتے ہین

اگرچہ وہ غیر مذہب بھی ہو اور بعضے جاہل جو کندۂ ناتراشیدہ سنگ دنیا ہین وہ لوگ سلام علیک کرنیسے انکار کرتے ہین اور ہلکا جانتے ہین خلاف حکم خدا و حکم رسول آداب و بندگی کہنے کو لحاظ گمان کرتے ہین انکی مسلمانی پر ہمکو افسوس ہی بلکہ ایسی مسلمانی مین کلام ہے — اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز بہت دیر تک پڑھتے تھے جس مین سب ارکان نماز کے اچھی طرح ادا ہوں اور اصحاب اور احباب سے آپ خوش مزاجی کی باتین کیا کرتے تھے انکے دلوں کو خوش رکھا کرتے تھے اور زیادہ گوئی اور فضول کلام کرنے کی آپ کو عادت نہ تھی جو ہنسی کرتے تھے وہ سچی بات ہوتی مثلاً ایک بوڑھی عورت نے آپ سے پوچھا کہ یا حضرت کیا میری قسمت مین بھی جنت ہے آپ نے فرمایا کہ کوئی بڑھیا عورت جنت مین نجائیگی یہ بات سنکر وہ رونے لگی پھر آپ نے فرمایا کہ حقیقت مین جتنے بڑے بوڑھے بہشتی ہین کوئی بہشت مین نہین جائینگے بلکہ جوان ہو کر یعنے مرد تیس برس کا اور عورت سولہ برس کی ہو کر جنت مین جائیگی اور اب اسجگہ ٹھہر گیا ہمارے ساتھ کا ترکھوڑا کلام کا دوڑنے سے میدان مین بیان کے سادہ پونچا مسافر لکھنے کا پٹ پٹیر میدان مین روشن اور آشکارا کرنے کے پلے سرے تک آئیکے — یعنے مصنف علیہ الرحمۃ کو جو کچھ بیان کرنا مناسب تھا سو یہان تک بیان کرکے قلم کو روک لیا وفات شریف کا ذکر نکیا اس وجہ سے کہ محفل میلاد شریف مین آپ کی وفات کا بیان کرنا اساتذہ علماء اہل سنت کے طریقے کے مخالف خلاف ہے کیونکہ یہ محفل مبارک سرور اور خوشی کی ہے اور وفات شریف کے بیان کی مجلس رنج و غم سے علاقہ رکھتی ہے اور میلاد شریف کے بیان سے بڑے درجے کی خوشی حاصل ہوتی ہے اس سے بڑھکر کوئی شادی کی مجلس دنیا مین نہین — اور وفات

کے بیان سے غم والم نہایت درجہ حاصل ہوتا ہے۔ دنیا میں ماتم اور غم والم کی مجلس اس سے بڑھکر کہیں نہیں جہاں حضرت کی وفات کا ذکر ہووے پس دو ضد ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے عقل والے لوگوں کے نزدیک یہ بات بالکل بیجا اور ادب کے خلاف ہے کم علم والے اور نافہموں کے فعل و قول کا اعتبار نہیں علما محققین کے نزدیک انکا قول اور فعل حجت نہیں ہوسکتا ہے اب آگے اپنے واسطے اور تمام مومنین حاضرین محفل کے واسطے دعاے خیر کرنا چاہیے اسلیے مصنف علیہ الرحمۃ مناجات کرتے ہین —

خوشبو کرا ے خدا تو مزار اس ہمام کی
خوشبوے پاکیزہ سے درود و سلام کی

کتاب کے خاتمے اور دعا کے بیان مین

اے اللہ یا فراخی دینے والے اے بچارے کھولنے والے دونو ہاتھون کے ساتھ بخششون کے۔ اے وہ اللہ کہ جب اٹھاے جاتے ہین طرف اسکے ہاتھ بندے کے تو کفایت کرتا ہے اسکو۔ یعنے بندے جسوقت اپنے ہاتھون کو اٹھاکر ہتھیلیان پھیلاکر اس سے دعا مانگتے ہین تو وہ اپنے بندے کی مراد دیتا ہی جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اے وہ کہ پاک ہے ذات اور صفات یکتائی مین اپنے اسبات سے کہ ہوا اسکو اس احدیت مین نظیرین اور مثالین اسکی۔ یعنے وہ پروردگار اپنی ذات اور صفات مین یکتا ہے کوئی کسی بات مین اسکا مثل اور شریک نہیں وہ جو چاہتا ہے اسیوقت وہ ہوجاتا ہے بغیر تائید کسی کے۔ اے وہ کہ اکیلا ہے ساتھ باقی رہنے اور ہمیشگی کے اور بخشش

سے ہمیشہ رہیگا اسکی نہ ابتدا ہے نہ انتہا - سواے اسکے اور کسی سے امید کسی کام کی نہیں رکھی جاتی
اور نہ بھروسا کیا جاتا ہے اسکے سواے اور کوئی مراد پوری کرنیوالا نہیں پس جو کوئی اس سے مانگتا ہے
وہ پاتا ہے اسلیے وہ کہ بھروسا کرتی ہے خلقت طرف اسکے قدرت مضبوط تھامنے والے
کے - اور راہ پائی فضل سے اسکے جسنے سیدھی راہ مانگی اس سے اور ہدایت چاہی اس سے
چاہتے ہین ہم تجھ سے ساتھ انوار تیری ذات پاک کے - ایسے انوار اور روشنیان جس سے
دور ہوتی ہین تاریکیان شک کی اور اندھیرے اسکے - یعنے تو ہمارے دل کو ایسا روشن
اور صاف کردے جسمین کسیطرحکا شک اور شبہ باقی نرہے - اور وسیلہ کرتے ہین ہم تیرے
ساتھ بزرگی ذات محمد کے - اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم وہ شخص ہین جو پیچھے سارے نبیون کے
ہین ظاہر مین اپنے اور پہلے ان سب کے ہین باطن مین اپنے - یعنے حضرت ظاہر مین سب
نبیون کے پیچھے پیدا ہوے انکے بعد اور کوئی پیغمبر نہوا اس لیے خاتم المرسلین ہوے اور باطن مین
سب کے آگے پیدا ہوے اللہ تعالے نے آپ کو اسوقت نبی کیا کہ آدم کی پیدایش کی بنیاد بھی
نتھی جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ ۵
یعنے تھا مین نبی جس حال مین کہ آدم پانی اور کیچڑ مین تھے اسلیے آپ سید الانبیا ہین اور
وسیلہ کرتے ہین ہم ساتھ آل پاک آپکے جو ستارے ہین امن اور امان مخلوقات کے
اور کشتی ہین سلامتی اور نجات کے اور وسیلہ کرتے ہین ہم ساتھ اصحاب بزرگ آپکے جو ہدایت
کرنیوالے ہین سیدھی راہ کے اور صاحب ہین بزرگیون کے - جن لوگون نے خرچ کیا ہے
جانون کو اپنی واسطے اللہ کی راہ مین اسکی ڈھونڈھتے ہین فضل اللہ کا فائدہ جان

کہ ستارون کی دو قسم ہین ایک منحوس اور ایک سعد پس منحوس ستارون کے طلوع ہونے
سے مخلوق پر رنج و مصیبت اور پریشانی اور طرح طرح کی تکلیفین ہوا کرتی ہین اُن منحوس
ستارون کی تاثیر بد ہے۔ اور سعد یعنے نیک ستارون کے طلوع ہونے سے مخلوق کو خوشی
اور راحت اور آرام حاصل ہوا کرتا ہے اُنکی تاثیر نیک ہی غرض رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کی آل اطہر سعد اکبر اور نیک ستارے ہین کہ جنکی برکت اور تاثیر سے تمام دین اور دنیا کے فائدے
مخلوقات کو حاصل ہوے اور تمام جہان امن و امان مین رہا۔ اور یہی حال ہے اصحاب کرام کا
جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ
اهْتَدَيْتُمْ یعنے صحابی لوگ میرے مانند ستارون کے ہین انمین سے
جسکی پیروی کروگے تم لوگ تو راہ سیدھی پاؤگے پس یہان سے صاف ظاہر ہے
کہ حضرت کے جتنے آل و اصحاب ہین سب کے سب ہادی اور رہنما ہین۔ اور بعضے جاہل
جو اپنے زعم باطل مین سعد کو منحوس قرار دیتے ہین یہ اُنکے ستارونکی گردش اور بداختری ہے اور
محض نادانی اور نفسانیت ہے کیونکہ بد ستارون سے کسیکو رہنمائی نہین ہوتی مخالف کی
دلیل لاطائل ہے معاذ اللہ حدیث شریف کا بطلان صادق آتا ہے کیونکہ صحابہ کرام نے
وہ رہنمائی کی کہ مشرق سے مغرب تک دین اسلام کو انھین ستارون نے روشن کردیا
جنوب سے شمال تک اُنکی روشنی پھیل گئی اور بیشک آل پاک رسول صاحب لولاک کی کشتی
ہین سلامتی اور نجات کی یعنے اُن کی محبت سے ایمان کی سلامتی
اور عذاب دوزخ سے نجات حاصل ہوتی ہے مسلمانون

کو چاہیے کہ اس حدیث کا خلاصہ مطلب غور کرکے نظر انصاف سے یون سمجھ لین کہ مثلاً آدمی کو
جب دریا کا سفر درپیش ہوتا ہے تو بغیر کشتی کے گذر نہین ہو سکتا اور جب کشتی پر سوار ہو تو ستارون
کی روشنی رہنمائی کیواسطے درکار ہے جب دونون باتین اکٹھی ہون تو آدمی پار اُتر سکتا ہے
اور ابر کے اندھیرے مین رات کو کشتی نہین چل سکتی اور جب ستارے روشن ہونگے تو اُنکی
روشنی مین کشتی بھی چلیگی اور اگر ستارے روشن ہون اور کشتی نہو تو جب بھی پار اُترنا غیر
ممکن ہے پس اب سمجھ لینا چاہیے کہ محبت اہل بیت اور صحابہ کرام کی لازم اور ملزوم ہے
اگر ان دو اصحاب مین ایک کی محبت ہو اور دوسری کی نہو تو ہرگز اُسکا بیڑا پار نہین ہو سکتا
محبت کی کشتی پر اہل بیت کے ساتھ سوار ہونا واجب ہے اور اصحاب کرام جو رہنمائی کے
روشن ستارے ہین اُنکی روشنی ڈھونڈھنا واجب ہے تب اللہ تعالےٰ منزل مقصود اور مرحل
مطلوب پر پونچا دیوے گا اور وسیلہ کرتے ہین ہم ساتھ اُن لوگون کے جو اُٹھا نیوالے ہین
بوجھ آپ کی شریعت کا جو صاحب ہین تعریفون کے اور خصوصیت کے مرتبے کے اُنھین
لوگون نے خوشخبری پائی نعمت سے اور فضل سے اللہ کے ۔ یعنے ائمہ طاہرین اور تابعین اور تبع
تابعین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین اور اولیائے کرام اور غوث اور قطب اور ابدال
وغیرہ یا اللہ توفیق دے ہمکو تمام قولون اور فعلون مین خالص نیت کی ۔ اور حاصل کردے تو
ہر ایک کا حاضرین محفل سے مطلب اُسکا اور مراد اُسکی ۔ یعنے تو ہمکو ایسی توفیق دے کہ نماز اور روزہ
اور حج اور زکوٰۃ اور خیرات وغیرہ نیک کام اور نیک بات جو کرین خالص نیت سے تیرے ہی واسطے
کرین اور اس محفل مین جو لوگ حاضر ہین ہر ایک کے دل کا مقصود حاصل کر اور مراد ہر ایک کی برلا

اور چھڑا دے ہمکو قید سے خواہشون کے اور بیماریون سے دلکی - اور ثابت کر دے واسطے ہمارے
امیدون اور کامون سے اسکو جو تیرے ساتھ گمان کیا ہے ہمنے اُسکا - یعنے ای اللہ تو ہمارے
دل سے خیالات فاسدہ اور اوہام باطلہ اور نفسانیت اور دنیا کی فکرون کو مٹا دے اور
دل کو صاف اور پاک کر دے جسمین سوا تیری یاد اور محبت کے اور کسیکی محبت نہ سمائے
اور نماز و روزہ وغیرہ نیک کام جو کچھ ہمسے شاید ہوا ہو سو وہ قابل قبولیت کے نہین ہے مگر اُسکا
اجر اور ثواب پانے کی امید تیری عنایت اور فضل و کرم سے رکھتے ہین تو ہمکو محروم نہ رکھ یا اللہ
اور کفایت کر تو ہمکو ہماری ہر ایک آفت اور بلا مین - اور نکر تو ہمکو اُن لوگون مین سے کہ گمراہ
کیا ہو انکو اُنکے نفس کی خواہشون نے - یعنے ہماری شامت اعمال سے جو کچھ مصیبت اور بلا ہمپر آئی
ہے اُسکو فضل و کرم سے اپنے ٹلا دے اور جو آوے وہ ٹلجائے اور ہمکو اُن لوگون مین نکر
جو دنیا کی تلاش اور مال اور دولت کی خواہشون مین نفسانیت کے سبب کافر اور مرتد ہو گئے اور چھپا دے
تو ہر ایک کی ہم لوگون مین سے تنگدستی کو اُسکی اور ناتوانی اور محتاجی کو اُسکی - اور آسان کر دے
تو ہمارے لیے نیک کامون سے وہ کام جو مٹا دے گناہون کو ہر ایک شخص کے ہم لوگون مین
سے - یعنے تو ہمکو محتاجی کے سبب سے ذلیل اور رسوا نکر اور مال اور دل کی بخیلی سے محفوظ رکھ دولت
کا بھی بخیل نکر اور دلکا بھی بخیل نکر اور توفیق دے ہمکو ایسے نیک کامونکی جنکے سبب سے ہمارے
سب گناہ مٹ جائین اور جو ہمسے نہو سکے وہ کام ہمکو آسان ہو محنت اور مشقت اُسمین نہووے
یا اللہ اور نزدیک کر دے تو واسطے ہمارے نیک یقین سے سیوئے اُنکے جو ہوئے نزدیک ہونیوالے
بخشنے کے قابل - اور مٹا دے تو ہم سے سارے گناہ ہمارے جو کیا ہے ہمنے اُسکو - یعنے ہمارے

عقیدے اور ایمان اور دین اور اسلام کو ایسا مضبوط کردے کہ لائق تیری پسند کے ہو اور
تو ہم سے راضی ہو جائے تاکہ اُسکے صلے مین جنت کے پھل ہمکو ہاتھ آئین تو چن چن کر کھائین اور تو
مٹادے ہمارے چھوٹے اور بڑے اور ظاہر اور باطن کے اور اگلے اور پچھلے سب گناہون کو اور
بخشدے ہمکو اور پھیلا دے تو روزی ہماری اس جماعت کے لوگون کے لیے خزانون سے اپنی بخشش
بزرگی اور عنایت روشن کے ساتھ رحمت اور مغفرت کے اور ہمیشہ رکھ اُس شخص سے جو سوا
تیرے ہے بے پروائی اُسکی یعنے ہمکو تیرے سوا کسی غیر کی پروا نہ ہے - اگر کچھ حاجت
مانگنے کی پڑے تو تجھ سے ہی مانگین اور کسی کے پاس محتاج ہو کر نجاوین تیرے سوا ہر کسی سے
بے پروا ہین اے اللہ ہمارے بیشک تونے کر دیا واسطے ہر ایک سائل کے ٹھکانا اور پناہ کی جگہ ہے
اور واسطے ہر ایک امیدوار کے وہ چیز کہ امید رکھی اسکی اور آرزو اُسکی - اور بیشک سوال کیا ہمنے
تجھ سے جس حال مین کہ امید رکھنے والے ہین ہم تیری فیاض بخششون کی جو تیرے نزدیک
ہین - پس ثابت کر تو واسطے ہمارے وہ چیز جو تجھ سے امید رکھتے ہین ہم اُسکی - یعنے تونے
اپنے فضل و کرم سے ہر ایک آرزومند کی آرزو پوری کی پس ہمارے دل مین بھی جو تمنا
ہو اپنے کرم اور فضل سے اسکو بھی پوری کر اے اللہ ہمارے امن مین رکھ تو ہمکو خوفون سے
اور نیک کر تو نگہبانو نکو اور رعیت کو - اور بڑھا تو ثواب واسطے اُس شخص کے جسنے کیا اس کام
نیک کو اس زمان مین اور جاری کیا اسکو - یعنے خوف کی چیزون سے ہمکو امن مین رکھ اور جو
حاکم ہم پر مقرر کیے جاوین وہ نیک نیت اور رحم دل ہون اُنسے کسیطرح کا اندیشہ اور ڈر نہو اور
رعیت کو بھی نیک کر کہ وہ بھی کسی طرح کا ظلم اور فساد نکرین خلاصہ یہ ہے کہ حاکم بھی نیک ہو

اور دعا یا بھی نیک ہو اور زیادہ کر ثواب اُس شخص کا جسنے آج کے دن میلاد شریف کی محفل کرکے لوگونکو جمع کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک سنوایا اور مٹھائی بانٹی یا کھانا کھلوایا پس اسکا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین بڑھاوے اور دونا کر اجر اُسکا اے اللہ ہمارے کر تو اس شہر کو اور تمام شہرون کو مسلمانون کے پناہ مضبوط مین - اور برسا تو ہمپر پانی رحمت کا کہ عام ہو جاوے پونہچنا بخشش کی تری کا اُسکی نیچی زمین اور اونچی زمین کو ہر جگہ کے - یعنے اس شہر کو اور تمام مسلمانون کے شہرون کو ہر ایک بلا اور فتنہ اور آشوب سے اپنے امن مین رکھہ - اور تمام دنیا کی پستی اور بلندی کی گھاٹیون مین اور پہاڑون پر اور شہرون اور دیہات مین جتنے رہنے والے تیرے مسلمان بندے ہین سب پر اپنی رحمت کی بخشش کر اور بخش تو بننے والے کو اس چادر منقش بوٹے دار مولدیہ کی جسکا نام جعفر ہی بیٹا حسین کا یہ وہ جعفر ہے کہ طرف شہر برزنجی کے ہے نسبت اسکی اور نشو و نما اُسکا - یعنے بخشدے تو اس مولد شریف کی کتاب کے تصنیف کرنیوالے کو جسکا نام محمد جعفر ہے وہ بیٹے ہین حسین مدنی کے وہ بیٹے ہین عبد الکریم شافعی مذہب والے مقام برزنج کے رہنے والے کے اور ثابت کر واسطے اسکے پونہچنا قرب مین تیرے اور پونہچنا امید اور آرزو کو - اور بنادے ساتھہ مقربین کے خوابگاہ اُسکی اور ٹھکانا اُسکا اور چھپادے تو اُسکو عیب اُسکا اور تنگدلی اُسکی اور ناتوانی اُسکی اور محتاجی اسکی یا اللہ اور بخشدے تو اس کتاب کے لکھنے والے کو اور پڑھنے والے کو اور بخشدے اُس شخص کو جسنے رکھے طرف اُسکے کان اپنے اور سنا اُسکو یا اللہ بخشدے تو اس کتاب کے ترجمہ کرنیوالے ابو المعالی سید شمس الدین احمد بلیغ

بیسوری کو سارے گناہ اُسکے اور چھپا دے تو اُسکے عیبون کو اور اُسکی تنگی اور ناتوانی
اور محتاجی کو اور پوری کر اُسکی مرادونکو اور دل کے مطالب کو اور کر تو اُسکو مقبول اور مقرب
اپنا یا اللہ بخشدے تو اُسکے ماں باپ اور بھائیون اور اقارب کو اور بخشدے تو اُسکے اُستادون
کو اور احباب اور خیر خواہون کو۔ یا اللہ بخشدے تو اُسکے پیر حضرت احمد بن علی جونپوری کو اور بخشدے
تو اس کتاب کے صحیح کرنیوالے اور پڑھنے والے اور سننے والے کو یا اللہ بخشدے تو اس شخص کو جو اس کتاب سے فیض اور برکات
حاصل کرے اور بخشدے تو اُسکو جو اس کتاب کے شائع کرنے میں کوشش کرے اور مسلمانونکو
فیض اور فائدے پونہچاوے یا اللہ رہائی دے تمام جہان کے مسلمان قیدیونکو اور ملادے اپنے خویش
اور اقارب سے بچھڑے ہوئے لوگونکو اور راہ دکھادے راستہ بھولے ہوئے مسافرون کو۔ اے اللہ
ہمارے درود اور سلام بھیج اُس شخص پر جو پہلے قابل ہو تجلی کا حقیقت کلیہ سے۔ اور رحمت
کاملہ اور سلامتی نازل کر تو اُنکی آل اور اصحاب پر اور اُسپر جو مدد کرے اُنکی اور دوست رکھے اُنکو
جبتک ہمنین کان اُسکی تعریف کے موتیون سے بالیان جڑاؤ کی۔ اور جبتک نہ پائیں
سینے محفلون بزرگ مولد شریف کے ہارون سے اُنکے زیور کو۔ یعنے جبتک اُن کی
تعریفین کانون سے سننے مین آئین اور سینون مین سمائین تب تک محمد مصطفیٰ صلے
اللہ علیہ وسلم پر اور اُن کی آل اور اصحاب پر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل کر۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اٰمِيْن

اشعار

چشمۂ فیض وکرم آبروِ اہلِ ولا — رونقِ باغِ صداقت ثمرِ اخوانِ صفا

اخترِ اوجِ شرف چودہری عبدالمالک — خوبیِ بزمِ وفا نزہتِ گوری پاشا

یہ وہ موضع ہے مضافِ ضلعِ باقرگنج — جو بریسال کے ماتحت ہے شہرہ اُسکا

چودہری صاحبِ مذکور ہیں کہ ہیں چراغ — جسکی پرتو سے ہوئی طبع کتاب ہذا

حق میں اُنکے یہ دعا کرتے رہو ویسے بلیغ — تا ترے دل کے مقاصد بھی خدا کردے روا

تا ابد زیست خدا اُنکو سلامت رکھے
اور جو دل کے مطالب ہیں کرے اُنکو عطا

خاتمۃ الطبع حمد بیحد خالق برحق کو ہے جسنے انسان کو خلعت لقد کرمنا بنی آدم سے سرفراز فرمایا اور شکر لاتعد منعم مطلق کو سزاوار ہے جسنے اہل ایمان کو تاج کنتم خیر امۃ سے ممتاز فرمایا جل جلالہ وعم نوالہ اور صلوٰۃ وسلام بیشمار اسکے رسول مقبول سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم پر جنکی ہدایت سے حق سبحانہ وتعالے کو پہچانا اسکی مرضی ونامرضی کو جانا اور انکی آل اطہار اور اصحاب اخیار پر اما بعد یہ رسالہ فیض مقالہ میلاد حضرت خیر العباد یعنی ترجمہ شرح اردو عقد الجوہر مؤلفہ علامۂ عصر فہامۂ دہر مولانا جعفر بن حسین برزنجی کا موسوم بہ لآلی ازہر جسکو عالم اجل فاضل اکمل مولانا ابو المعالی سید شمس الدین احمد میسوری متخلص بہ بلیغ نے بزبان اردو عام فہم ترجمہ کیا ہے حسب فرمایش مترجم محروح مطبع احمدی واقع چتپور برادر معظم عالیمنا جناب صاحب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب میں باہتمام جناب محمد عبد الصمد کے ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۰ تیرہ سو دس ہجریہ کو حلیۂ طبع سے آراستہ اور پیرایۂ اختتام سے پیراستہ ہوا

اشتہار

عاشقین جناب
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نوید تازہ ہی کہ رسالۂ
میلاد حضرت خیر العباد موسوم بہ عقد الجوہر تالیف لطیف علامۂ عصر فہامۂ
دہر مولنا جعفر بن حسین مدنی بن عبد الکریم برزنجی کا جو بزبان عربی فصیح
و بلیغ مستند و صحیح و مرصع ہی ترجمہ و شرح اسکی بزبان اردو عام فہم عالم کامل نحریر فاضل
مولنا ابو المعالی سید شمس الدین احمد بلیغ ساکن میسور نے کیا ہی اور بہ لآلی الزاہر ترجمۂ عقد جوہر موسوم
فرمایا ہی اور مطبع احمدی واقع کانپور مین چھپوایا ہی حق ترجمہ اسکا مصنف ممدوح
نے عاجز کو ہبہ کیا ہے کوئی صاحب بدون اجازت مترجم موصوف یا عاجز قصد طبع
اسکا نفرمائیں جسقدر نسخے مطلوب ہوں مترجم ممدوح یا میری دکان کتب واقع
کلکتہ قریب مدرسۂ عالیہ سے طلب فرمائیں۔

مشتہر
عاجز محمد یعقوب مالک مطبع احمدی
کانپور